# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

*Tuesday, February 22, 1994.*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty-five minutes past ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

---

*Recitation from the Holy Quran*

---

بسم اللہ الرحمان الرحیم

ان الذین یتلون کتٰب اللہ و اقامواالصلٰوۃ و انفقوا مما رزقنٰھم سراً
و علانیۃ یرجون تجارۃً لن تبور○ لیوفیھم اجورھم و یزیدھم
من فضلہٖ انہ غفور شکور○ والذی اوحینا الیک من الکتٰب ھو
الحق مصدقًا لما بین یدیہ○ ان اللہ بعبادہٖ لخبیر بصیر○ ثم اورثنا
الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہٖ و منھم مقتصد و
منھم سابق بالخیرات باذن اللہ ذالک ھوالفضل الکبیر○

( ۳۲ - ۳۰،۳۵ )

ترجمہ: بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے۔ بے شک وہ

# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

*Tuesday, February 22, 1994.*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty-five minutes past ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

---

*Recitation from the Holy Quran*

---

بسم الله الرحمان الرحیم

ان الذین یتلون کتٰب اللّٰه و اقامواالصلٰوة و انفقوا مما رزقنٰهم سراً
و علانیة یرجون تجارةً لن تبور○ لیوفیهم اجورهم و یزیدهم
من فضله انه غفور شکور○ والذی اوحینا الیک من الکتٰب هو
الحق مصدقاً لما بین یدیه○ ان اللّٰه بعباده لخبیر بصیر○ ثم اورثنا
الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد و
منهم سابق بالخیرات باذن اللّٰه ذٰلک هوالفضل الکبیر○

( ۳۲ ـ ۳۰،۳۵ )

ترجمہ: بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے ۔ بے شک وہ

بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبردار دیکھنے والا ہے پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا۔ یہی بڑا فضل ہے۔

POINT OF ORDER RE: HIGHJACKING OF SCHOOL

CHILDREN FROMPESHAWAR

**حافظ حسین احمد۔** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب چیئرمین۔** جی جناب حافظ حسین احمد صاحب' پوائنٹ آف آرڈر۔

**حافظ حسین احمد۔** جناب چیئرمین صاحب ! یہ گزشتہ 48 گھنٹوں کی جو اعصاب شکن صورتحال تھی جو بچے اغوا ہونے تھے پشاور سے ' پہلے تو ایم پی اے کا سنا تھا کہ اغوا ہو رہے ہیں اب بچوں تک یہ بات پہنچ گئی ہے ۔ اس کے متعلق ہم نے ایک تحریک التوا جمع کروائی ہے ترجیحی بنیادوں پر اس کو پہلے لے لیں۔

**جناب چیئرمین۔** تحریک کو دیکھ لیں گے مگر اب تو وہ واقعہ ختم ہو گیا ہے تو اب تحریک کیا----

**حافظ حسین احمد۔** نہیں جی' واقعہ ختم ہوا ہے تو کیسے ہوا ہے ۔ پشاور سے لے کر اسلام آباد تک اگر بحیثیت سینٹر کے بھی ہم بذریعہ سڑک سفر کریں تو ہماری دس جگہ پر گاڑی روکی جاتی ہے آپ وہاں سے آئیں گے تو اٹک کے اس پار سرحد پولیس روکتی رہتی ہے اس کے بعد جو رینجرز کے chains ہیں وہ روکتے ہیں اس کے بعد کسٹم والے روکتے ہیں ' ملیشیا والے روکتے ہیں اس طرف پنجاب کے جیالے پولیس والے ہیں وہ ہمیں روکتے ہیں ۔ اور اس کے بعد اسلام آباد میں داخلے کے وقت کئی بار ہماری تلاشی لی جاتی ہے تو اس واقعہ میں بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جن پر سے پردہ اٹھ جانا چاہیئے کہ کس طرح ہوا ۔ یہ جہاز تو نہیں تھا کہ وہاں سے انہوں نے ٹیک آف کیا اور آ کر پارلیمنٹ کے سامنے لینڈ ہوا۔

جناب چیئرمین - اس کو میں دیکھ لیتا ہوں جی۔ اس کو دفتر میں دیکھ کر پھر آپ کو بتاتا ہوں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب میری بھی ایک تحریک التواء ہے۔

جناب چیئرمین۔اسی واقعہ پر ہے؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جی ہاں اسی واقعہ پر ہے۔

جناب چیئرمین۔ اگر وزیر داخلہ صاحب اس پر کوئی سٹیٹمنٹ دے دیں آج یا کل تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے معاملہ حل ہوجائے گا۔ کیا خیال ہے آپ کا؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میرے خیال میں آپ اس کو رکھیں ۔ اس سے ہم مطمئن نہیں ہوں گے ۔

Syed Iqbal Haider. Sir, if you don't mind, let it come if the members are desirous of having discussion on this adjournment motion. Let it come today.

جناب چیئرمین۔ ابھی تو میں نے اس کو دیکھا ہی نہیں ہے ۔ اس کو پرسوں take up کرلیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ آج ہی کرلیں سر۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آج تو میں نے دیکھا ہی نہیں ہے کیا ہے وہ۔ باقی پھر ایجنڈے کا کیا کیا جائے گا؟

سید اقبال حیدر۔ سر باقی ایجنڈے پر بھی بات ہو جائے گی۔ ایک آدھ گھنٹہ اس پر بات ہو جائے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ابھی تو میں نے دیکھی بھی نہیں ہے کہ کیا تحریک التواء ہے تو اس کو پرسوں take up کر لیں گے ۔

سید اقبال حیدر۔ سر آج ہی ہو جائے تو۔ It will be resolved. آج ہی ہو جائے۔

## QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ چلیں پہلے وقفہ سوالات تو کریں۔ جی وقفہ سوالات۔ حافظ حسین احمد صاحب نمبر 31۔

آخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب پوائنٹ آف آرڈر!

جناب چیئرمین۔جی پوائنٹ آف آرڈر۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب میں motion move کرتا ہوں کہ جنرل بابر وزیر داخلہ اور اس کے رفقاء کو ہم مبارکباد دیتے ہیں کہ رات کو ایکشن ہوا ہے اور بڑا پرامن طریقے سے ہوا ہے۔ اس کے لیے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ نمبر 31 حافظ حسین احمد

31. *Hafiz Hussain Ahmad: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:-

(a) whether it is a fact that the ban on the sale of alcohol has been lifted;

(b) whether it is also a fact that a large number of alcohol manufacturing factories, bars and shops have started business particularly in Karachi and Interior Sindh, if so, its reasons; and

(c) whether it is also a fact that the Muree Browry has been preparing alcohol under the name of a foreign brand and selling in the open market, if so, its reasons?

(Reply not received.)

جناب چیئرمین۔ اس کا جواب نہیں ملا جنرل صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The answer to all

the three parts is 'no' because the ban has not been lifted. Secondly, there are only 7 vending bars and those hotels which have been specifically authorised for foreigners only are allowed to sell liquor to non-muslims or those holding permits on medical grounds or certain hotels where foreigners come and stay. The third item is that the Muree Browry does make a certain brand, now over here but that again is only sold through the 7 vending agents and is provided to the hotels where foreigners stay. So, there is no wholesale dor open sale of liquor nor it is being allowed to be sold freely and Muree Browry is making only one brand of bear.

Mr. Chairman: Hafiz Sahib, any supplementary question?

حافظ حسین احمد - جناب ضمنی سوال یہ ہے کہ نئے سال کے آغاز New year's night کو کتنی شراب فروخت ہوئی تھی اور کتنی پی گئی تھی۔ یہ سارے کیا غیر مسلم تھے؟

جناب چیئرمین۔جناب وزیر صاحب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔میں یہ نہیں contest کروں گا۔

It is true that a lot of Pakistanis drink and there is also a feeling, there is a school of thought if people are matured and they are allowed to drink, we would not have got the heroin and other things coming into the country. It is largely because of this that people are resorting to tincter and to heroin powder and other drugs and narcotics because of the ban on liquor.

جناب چیئرمین۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد - وزیر داخلہ صاحب اس مذہب کا نام بتائیں جس میں شراب حلال ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ بات اوقات کی ہے ' وقت کی ہے ۔

آج کل اس میں کوئی شک نہیں کہ کافی لوگ شراب پیتے ہیں۔

**جناب چیئرمین** ۔ وہ کیا شعر ہے کہ

زاہد شراب پینے دے مسجد میں بیٹھ کر
یا وہ جگہ بتا جہاں خدا نہ ہو

**میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر** ۔ میں یہی کہوں گا کہ اگر ہم تھوڑے liberal ہو گئے تو ہو سکتا ہے کہ کافی حد تک اس سے بچ سکیں۔

**حافظ حسین احمد** ۔ جی، میں اس پہ احتجاج کرتا ہوں کہ وزیر داخلہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم شرابی ہوں تا کہ ہیروئن نہ پئیں۔

**میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر** ۔ جی، میں نے یہ کبھی نہیں کہا۔ میں مذید وضاحت کر دوں کہ جس نے شراب پینی ہے وہ آج کل بھی پی رہا ہے اور کل بھی پی رہا تھا۔ کل اگر وہ سو روپے میں پی رہا تھا تو آج ہزار، پانچ سو میں پی رہا ہے ۔ وہ بند نہیں ہوگی۔ ہم کوئی بھی طریقہ نکالیں وہ بند نہیں ہو گی۔

**حافظ حسین احمد** ۔ جناب میں مہنگائی کی بات نہیں کر رہا ہوں ۔ میں شرعی مسئلہ پوچھ رہا ہوں۔

**جناب چیئرمین**۔ بہر حال جی، اگلا سوال نمبر 41 چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

41. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that national identity card series "E" was declared ineligible for the purpose of voting during the October 1993,elections, if so, its reasons?

Maj.Gen.(Retd.)Naseerullah Khan Babar: No.

**چوہدری شجاعت حسین**۔ جناب والا! وزیر داخلہ صاحب نے صرف "No." میں جواب دے دیا ہے ۔ میں ان سے درخواست کرنا چاہوں گا کہ اگر میں ان کو ثبوت مہیا کر دوں کہ NA

80 میں تحریری طور پر ریٹرننگ آفیسر نے دیا تھا کہ series 'E' جو ہے وہ قابل قبول نہیں۔ تو کیا یہ انکوائری کروانے کے لیے تیار ہوں گے؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جی بالکل' میرے پاس جو اطلاعات ہیں وہ یہی ہیں کہ ٹھیک ہے کہ series 'E' صرف خصوصی طور پر males کے لیے تھی

Series "E" was specifically for males. Initially in August it was not provided to the Election Commission, for whatever reasons, I am not aware. But later on, it was included for the election. And the serials that were included are Urdu A series, AA to AZ series. And females cards were B series BA to BR. E series, C series that is CA to CC series for males. So, E was definitely included and if he can bring evidence, positive evidence and proof, I will not hesitate to order enquiry into the matter.

چوہدری شجاعت حسین۔ کیا اس کی رپورٹ ہاؤس میں' اگلے اجلاس میں پیش کریں گے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ یہ میں آپ کو ابھی دے دیتا ہوں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ نہیں صرف series 'E' کے متعلق۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ بالکل' اسی میں لکھا ہوا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ نہیں جی series 'E' کے متعلق وزیر داخلہ صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ صرف 'No' میں دیا ہے اس لیے اس سوال کو دیکھتے ہوئے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر ثبوت مہیا کر دیا کہ اس series میں گجرات میں منع کر دیا گیا عملہ کو۔۔۔ تو اس کے متعلق انکوائری کروا کے ہاؤس میں پیش کرنے کے لیے تیار ہیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین۔ انکوائری کا تو انہوں نے کہا ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ میں دوسری بات کر دیتا ہوں کہ میرا جواب جو ہے ان کے سوال سے تعلق رکھتا ہے۔

The question is to state whether it is a fact that national identity cards series "E'

was declared ineligible, I have said that "no", that means that it was not.

چوہدری شجاعت حسین۔ تو میں کہتا ہوں کہ "سے" میں اسی کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس ثبوت موجود ہیں کہ یہ منع کیا گیا تھا۔ میں صرف "series 1" کی بات کرتا ہوں۔ باقی ABC کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ ان کو ثبوت دے دیں۔

**Maj. Gen. (Retd.)Naseerullah Khan Babar**: And I will order an enquiry.

چوہدری شجاعت حسین۔ تو کیا اس کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کر دیں گے؟

**Maj. Gen. (Retd.)Naseerullah Khan Babar**: You become the leader of that enquiry committee. I have no hesitation.

چوہدری شجاعت حسین۔ آپ کے اوپر ہمیں اعتبار ہے۔

**Maj. Gen. (Retd.)Naseerullah Khan Babar**: I can ask you to become the president of that enquiry.

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر 42 چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

42. ***Chaudhry Shujat Hussain**: Will the Minister of information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the date on which the previous Board of Directors of Pakistan Television Corporation Limited was disbanded by the Caretaker Government of Mr. Moeen Qureshi;

(b) the names of previous Directors with their date of appointment and qualifications, and reasons for terminating their tenure; and

(c) the date of appointment of new Directors, their names, qualifications and criteria for their appointment by Caretaker Government?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: (a) The previous Board of Directors of Pakistan Television Corporation was disbanded by the Caretaker Government on 17-10-1993.

(b) A list of the Directors of the dissolved Board of Directors showisng the requisite particulars is attached at Annexure 'A'. The Caretaker Government wanted to associate private sector to manage PTVC affairs.

(c) A list showing the date of appointment of new Directors, their names, and qualifications is placed at Annexure 'B'. The criterian of appointment rests with Article 83 of the Memorandum and Articles of Association of PTVC, where the Government of Pakistan "has the right to nominate Directors who shall hold office during the pleasure of the Government of Pakistan".

**Annexure 'A'**

NAMES OF THE DIRECTORS BEFORE DISSOLUTION

| S. No | Name | Qualification | Date of Appointment on PTVC Board |
|---|---|---|---|
| 1. | Mr. F.I. Malik, Secretary I&B/Chairman PTVC | M.A. M.P.A. (Harvard) | 26-07-1993 |
| 2. | Mr. Anwar Hussain, Deputy Managing Director | M.A | 08-04-1982 |
| 3. | Mr. Abdul Khaliq Awan, Director General, PBC/Director PTVC (*Ex Officio*) | M.A. M.P.A. (Harvard) | 25-07-1992 |
| 4. | Mr. Fazal Kamaal, Director PTV-2 | M.A | 01-07-1974 |
| 5. | Mr. Mutee-ur-Rehman Mirza, Finance Director | Chartered Actt. | 30-06-1979 |
| 6. | Mr. Nisar Hussain, Director PTV Academy. | M.A. | 29-06-1987 |
| 7. | Mr. Zaman Ali Khan, Director Programmes. | B.A. | 02-09-1987 |
| 8. | Mr. Zaheeruddin Bhatti, Director International Relations | B.Sc. | 23-12-1987 |
| 9. | Mr. Majid Khan, Director Sports | B.A. | 04-09-1988 |
| 10. | Mr. Akhtar Mahmood Dad, Director Engineering. | B.Sc. Engg. | 29-12-1990 |
| 11. | Mr. Mumtaz Hamid Rao, Director | B.A. LL.B | 06-03-1991 |

**Annexure 'B'**

## NAMES OF THE NEW DIRECTORS NOMINATED AFTER DISSOLUTION OF THE EXISTING BOARD ON 17-10-1993

| S. No. | Name | Qualification |
|---|---|---|
| 1 | Dr. D.K. Riaz Baloch, Chairman | Ex Caretaker Federal Minister for Industries, Labour etc. |
| 2 | Mr. Farhad Zaidi, Managing Director | B.Sc |
| 3 | Prof. Abdul Ali Khan, Director | Educationist |
| 4 | Mr. Imtiaz Hussain, Director | Corporate Law and Tax |
| 5 | Mian Habibullah, Director | Business |
| 6 | Mr. Ijazul Hassan, Director | Art |
| 7 | Mrs. Mumtaz Rashdi, Director | Eminent Scholar |
| 8 | Mr. F.I. Malik, Director | Federal Secretary Ministry of I&B |
| 9 | Qazi M. Alimullah, Director | Federal Secretary Ministry of Finance |

چوہدری شجاعت حسین۔ میں وزیر انفارمیشن سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ نگران حکومت نے جو پاکستان ٹیلی ویژن کا بورڈ 17 تاریخ کو ختم کیا تھا کیا یہ ان کی بددیانتی نہیں تھی کہ جانے سے ایک دن پہلے انہوں نے یہ بورڈ ختم کیا۔

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: The Board of Directors of the Pakistan Television Coporation was reconstituted on the 17th a day before the new Government was sworn in and the new Government cancelled the same notification and reinstated the prvious Board of Directors of the Ptv. So, the previous Board is now in existence and not the reconstituted Board. We have still. I hope the honourable Member is satisfied with this explanation.

چوہدری شجاعت حسین۔ میرا سوال یہ تھا کہ 17 تاریخ کو ان کو ختم کرنے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ 19 تاریخ کو تو وہ ریکوری کرکے اس ملک سے باہر جا رہے تھے۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ میں اس سوال کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ کیونکہ یہ سابقہ حکومت نے کیا تھا۔ آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ انہوں نے 17 تاریخ کو یعنی جانے سے ایک دن پہلے یہ بورڈ تشکیل دیا تھا ہم نے تو rectify کر دیا اور پہلے والے بورڈ کو بحال کر دیا۔

چوہدری شجاعت حسین۔ میں آپ کی بات نہیں کر رہا میں ان کی بات کر رہا ہوں۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ وہ تو ہال میں موجود نہیں ہیں ان سے کیسے پوچھ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر 43 جناب فضل آغا صاحب۔

43. *Syed Muhammad Fazal Agha. (on his behalf): Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the Radio Station-wise generation of funds during the last three years?

**Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal:**

STATION-WISE GENERATION OF FUNDS FROM ADVERTISEMENT
FROM 1990-91 TO 1992-93

(The figures given are in rupees)

| | 1990-91 | 1991-92 | 1992-93 |
|---|---|---|---|
| Peshawar | 35,88,340 | 40,36,400 | 5,102,372 |
| Islamabad Rawalpindi | 88,55,143 | 97,72,526 | 11,402,116 |
| Lahore | 93,04,520 | 79,88,060 | 10,829,512 |
| Multan | 45,14,596 | 41,21,499 | 6,143,552 |
| Hyderabad | 33,99,492 | 33,56,885 | 5,206,400 |
| Quetta | 11,61,703 | 12,10,956 | 1,561,920 |
| Karachi | 58,97,192 | 79,03,080 | 10,621,156 |
| Bahawalpur | 14,43,139 | 13,38,425 | 1,692,080 |
| D.I. Khan | 9,33,717 | 9,56,018 | 1,613,984 |
| Faisalabad | 15,27,533 | 9,98,507 | 1,301,768 |
| Khairpur | 14,92,553 | 14,23,404 | 1,874,304 |
| [illegible] | 4,17,934 | 3,61,162 | 390,480 |
| Turbat | 4,49,613 | 4,03,652 | 442,544 |
| Gilgit | 4,43,375 | 3,93,030 | 429,528 |
| Muzafarabad | 10,01,354 | 8,92,283 | |
| Khuzdar | 4,51,814 | 3,93,030 | 260,320 |
| Abbottabad | 62,990 | 53,112 | 52,064 |
| Sibbi | 34,370 | 31,867 | 39,084 |
| Total | 4,49,79,378 | 4,56,33,896 | 58,963,184 |

REVENUE GENERATED, AS PER DETAILS BELOW, THROUGH BRL FEE
(COLLECTION IS NOT DONE STATION-WISE)

| | | | |
|---|---|---|---|
| Punjab | 34,288,200 | 34,040,169 | 32,737,950 |
| NWFP | 3,026,841 | 3,665,786 | 3,683,751 |
| Sindh | 6,730,346 | 7,162,353 | 7,490,239 |
| Balochistan | 419,522 | 377,402 | 454,383 |

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال ہے ۴۴۔

44. *Syed Muhammad Fazal Agha: (on his behalf) Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to revise the quota of Baluchistan from 3.5 % to 5.14% in the Federal Service

Syed Iqbal Haider: No.

جناب منظور احمد خان گچکی۔ سپلمنٹری، جناب والا! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ 1990 کے بعد سی سی آئی کی میٹنگ ہوئی تھی جو اسمبلی فنگ کمیٹی کے نام سے مشہور ہے جس میں انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ 3.5 کی بجائے 5.14 ملازمتوں میں بلوچستان کا کوٹہ ہو گا۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ فیصلہ سی سی آئی کی میٹنگ میں ہوا تھا اور اگر یہ ہوا تھا تو کیا وجوہات ہیں کہ وزیر موصوف اس کا جواب "نہیں" میں دیتے ہیں

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! جو ضمنی سوال کیا گیا ہے اس میں بنیادی طور پر میں آپ کو بتا دوں کہ کوٹہ جو ہے وہ آبادی کی بنیاد پر فکس ہوتا ہے اور سی سی آئی کے ایوارڈ یا این ایف سی کے ایوارڈ کے اوپر نہیں ہوتا اب ہماری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ census کا عمل تیزی سے مکمل کیا جائے اس کے لئے ایک کمیٹی بھی مقرر کر دی گئی ہے۔ جونہی census کا عمل مکمل ہوگا اس کے بعد آبادی کی بنیاد پر تمام صوبوں کا صحیح جو ان کا حق بنتا ہے، وہ کوٹہ مقرر کیا جائے گا۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں اس پر بولنا چاہوں گا کہ 3.5 جو ہے وہ 1981 سے پہلے کا کوٹہ ہے۔ 1981 کے بعد آبادی بڑھی ہے اور آبادی کے مطابق 5.14 کوٹہ ہے لہذا جو 5.14 ہے یہ بھی آبادی کی بنیاد پر ہے اس لئے کہ اگر پاپولیشن نہ ہوتی تو ایک راؤنڈ فگر دیتے کہ 6 % اور 4% یہ جو ہوا ہے کہ آبادی اتنی بڑھی ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا کہنا یہ ہے کہ یہ 1981 کی پاپولیشن کے مطابق ہے اور سی سی آئی میں اس کا فیصلہ ہوا تھا۔

جناب منظور احمد خان گچکی۔جی ہاں

جناب چیئرمین۔ وہ یہ فرما رہے ہیں کہ 1981 کی census کے بعد کوٹہ 5.14 مقرر ہوا تھا۔

Syed Iqbal Haider: It was 3.5.

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ غلط ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, I can make one clarification. This question was raised by Mr. Bugti and Mr. Manzoor Gichki during the last tenure of Government also but they could not bring any evidence or proof in support of their contention. They kept persisting that the quota has now gone up to 5.14 but we said there is no record and whenm the next census comes about the quota will be [illegible]

Mr. M. Ibrahim: Sir, the Aslam Khattak Committee has decided that sir has been announced already

جی پاپولیشن بڑھی ہے یہ تو آن ریکارڈ ہے اب کس طریقے سے گورنمنٹ بیک آؤٹ کر رہی ہے کہ 5.14 نہیں ہے۔ ملازمتوں میں بلوچستان کی [illegible] بھی نمائندگی نہیں ہو رہی۔ 5% تو اپنی جگہ پر ہے میں کہتا ہوں اصولی طور اسلم خٹک کمیٹی کا یہ فیصلہ ہے اگر موجودہ اس 5.14 کو جو کہ پچھلی حکومت نے سی سی آئی میں اس کا فیصلہ کیا ہے اگر اس کو نہیں مانتے تو یہ الگ بات ہے But this has been decided and this has been announced by the previous Government. It has come in the Press and other other electronic media یہ کیسے کہتے ہیں کہ نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! معزز رکن کا یہ اصرار کہ اس طرح سے ہوا ہے۔ اسلم خٹک صاحب کی کمیٹی کے بارے میں میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا کیوں کہ یہ فیصلے Establishment Division کرتی ہے اور یہ سوال بھی Establishment Division سے متعلق ہے۔

مجھے نہیں معلوم کہ اسلم خٹک صاحب نے اپنی ذاتی حیثیت میں کیا commitment کی ہوگی۔ ابھی معزز وزیر داخلہ نے فلور پر گزارش کی تھی کہ پہلے بھی یہ سوال اٹھایا گیا تھا اور اس کے اوپر حکومت نے کہا تھا کہ اس کا کوئی ثبوت دیں اور ہمیں دکھائیں تو ہم اس پر غور کریں گے۔ ماضی میں بھی کوئی ثبوت نہیں ملا تھا ابھی بھی معزز رکن یہاں بات کر رہے ہیں۔ مگر آج میں کہتا ہوں کہ اس طرح کے ماضی کے فیصلے کا کوئی ثبوت ہے تو ضرور ہمیں مطلع کریں ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! میرا خیال ہے اس کے متعلق کابینہ کے اندر باقاعدہ discussion ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر آپ کے پاس ہے تو آپ ان کو دے دیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! باقاعدہ کابینہ نے فیصلہ کیا ہے دس سال کا اس میں ----

جناب چیئرمین۔ دیکھیں، فیصلہ کیا ہے تو اس کا کوئی ثبوت اخبار میں آیا ہوگا؟

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ یہ تو گورنمنٹ کے پاس ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ گورنمنٹ کے پاس نہیں ہے۔ ایسا فیصلہ نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں ایسا کوئی فیصلہ ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ کابینہ کے اندر جو فیصلہ ہوا ہے اس کا ریکارڈ نہیں ہے؟

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ 5.14 بلوچستان کا کوٹہ ہے۔ بہرحال اس کا کوئی ثبوت مل جائے: اسلم خٹک کمیٹی کا کوئی ثبوت-----

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! ریکارڈ پر اسلم خٹک کمیٹی کا کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہے کہ یہ جو بلوچستان کا کوٹہ ہے 3% سے بڑھا کر 5.14% کر دیا جائے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب والا اصولی طور پر کابینہ کے اندر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ دس سال کے بعد صوبائی کوٹہ بڑھایا جائے گا۔

سید اقبال حیدر۔ سر میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ کوٹہ بڑھایا جائے یہ تو مختلف بات ہے۔ That another thing, quota system should continue.

حافظ حسین احمد۔ جناب کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جو پرانا کوٹہ 3% والا ہے اس کو مکمل کرنے کے لیے عملدرآمد کرایا جائے گا یا کب ہو گا؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ ابھی اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ because I was looking after emplyment, Placement Bureau and things. I can go on record that, that quota has not been fulfilled. Unfortunately it has not been fulfilled and Manzoor Gichki will bear me out that --

نواب صاحب کو ہم نے کہا کہ ہمیں ایسے بندے دیں چاہے پروفیسر ہوں۔۔

We will take them directly into grade 20, 21, 22. He will also recall that we went out of the way to make Mr. Bizenjo in grade 22.

ایئر وائس مارشل چنگیزی کو گریڈ 22 دیا تھا۔۔

because we did want to give them their requisite quota in the services but the names never came forward because there is controversy again between the Pakhtoons, the Brohis and the Baluchis beause it has to be sub-divided like Sindh again, in the Sindh Urban and Rural that they could not bring about themselves to do so.

جناب چیئرمین۔ جی گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد خان گچکی۔ جناب اس وقت بھی یہ مسئلہ ہو گیا تھا۔ میں وزیر صاحب کی بات کو correct کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں اس قسم کا کوئی conflict نہیں ہوا تھا بروہی پشتون اور بلوچ Brohis are not diffferent, they are Baluchis یہ الگ بات ہے کہ کچھ لوگوں کی کوشش ہے کہ ان کو divide کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پشتون یا بلوچ اس میں جھگڑا ہی

نہیں ہے ۔ جھگڑا تو اس بات پر ہے اور سب کی ڈیمانڈ یہ ہے کہ 3.5% جو ہے یہ شروع سے چل رہا ہے اور آپ کے علم میں بھی ہے ۔ اس کے بعد نواز شریف گورنمنٹ نے اسے accept کیا ہوا تھا اور یہ جو میں بار بار کمیٹی کا حوالہ دے رہا ہوں It was an official committee اسلم خٹک کوئی privately بیٹھ گیا' اور اس نے ایک اعلان کر دیا۔ یہ papers میں اعلان ہوا ہے۔ جناب والا' اگر وزیر موصوف سمجھتے ہیں کہ ان کے علم میں نہیں تو I can bring that proof that has been announced by the previous Government.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہمارے پاس کوئی نہیں ہے۔ 3.5 % وہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ بلوچستان کا کوٹہ ابھی تک ہے اور ابھی تک fulfill نہیں ہوا ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے کہا ہے کہ اگر بلوچستان کے آدمی آ جائیں تو بھرتی کر لیے جائیں گے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! یہ جو 3.5% ہے یہ بھی implement نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین۔وہ کہہ رہے ہیں وہ مانتے ہیں ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ نہیں ہو رہا جی۔ معزز وزیر جو کہہ رہے ہیں پلیسمنٹ بیورو میں بھی وہ percentage نہیں ہے میں چیلنج کرتا ہوں کہ پلیسمنٹ بیورو کی جتنی بھی ملازمتیں ہوئی ہیں ان میں بھی وہ percentage نہیں تھا۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ اس میں تھا۔

3.5% we tried to keep. We tried to get as many applications from Baluchistan as possible and you will find that is one period in which Baluchistan had maximum appointments made in all the categories of services. We have tried also, even now when we came into Government this time, we have gone out of the way to promote one of their officer in grade 22, though in the normal procedure he would not have been promoted.

جناب منظور احمد گچکی ۔ جی. He has been promoted. وہ employment نئی تو نہیں ہوئی ہے۔ دیکھیں جی promotion تو الگ چیز ہوگئی کہ ایک آدمی 18 scale سے 19 scale میں گیا' یہاں تو ملازمت دینے والی بات ہے کہ فرض کریں بلوچستان کا کوٹہ دس بنتا ہے اور پانچ

آدمی ملازمت پر ہیں، آپ نے پانچ کو promote کر دیا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ دیکھو ہم نے promote کر دیا۔ ہم کہتے ہیں کہ پاکستان کے کسی بھی ادارے میں right from the Armed Forces اور نیچے تک کہیں بھی بلوچستان کا کوٹہ آپ مجھے بتا دیں--- یہاں تک کہ 3.5 فیصد، اگر وہ پورا ہے اور پانچ سال سے ہم مستقل یہاں رو رہے ہیں ۔ پچھلی پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں، اس کے بعد نواز شریف کی حکومت نے اور آپ کی موجودگی میں 3 سال سے ہر وزیر نے یہ ایشورنس دی ہے کہ جی ان کے محکمے میں کوٹہ کو پورا کیا جائے گا لیکن میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں--- اور پھر 6 مہینے کے بعد ہم نے ادھر دوبارہ سوال کیا ہے تو exactly ہمیں وہی figure دی گئی ہے اور اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ promotion کی بات کرتے ہیں کہ یعقوب بزنجو کو promote کر دیا گیا ہے، یعقوب بزنجو کو سکیل 20 سے سکیل 21 میں ترقی دی گئی ہے یا سکیل 21 سے سکیل 22 میں ترقی دی گئی ہے اور شاید بعد میں اس کو نکال بھی دیا گیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ promotion جو ہے وہ appointment نہیں ہوتی۔ ملازمتیں دلانے والی بات نہیں ہوتی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ تمام ملازمتوں میں، میرا اس وقت بھی یہ دعوی ہے--- وہ کہتے ہیں کہ ہم نے پلیس منٹ بیورو میں sufficient increase کر لیا تھا میں کہتا ہوں کہ پلیس منٹ بیورو میں 3.5 فیصد کیوں نہیں رکھا گیا۔ یہ میرا سوال ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ ہو گیا ہے اور آپ لسٹ نکال کر دیکھیں وہ 3.5 % نہیں ہے ۔

میجر جنرل (ریٹائر) نصیر اللہ خان بابر۔ میں اس کو ریکارڈ پر لا سکتا ہوں۔ I think he has mis-understood. I was only speaking in the context of all efforts having been made because in grade 21 and 22 also they have a quota, because they have to have a representation in all the grades in services that is where we went out of the way. As far as, Placemelnt Bureau is concerned, I can show him record that any application received from Baluchistan we have gone out of the way to include that.

جناب چیئرمین۔ بہر حال گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی کوٹہ پورا نہیں ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں پلیسمنٹ بیورو میں بھی کوشش کی ہے اور

اگر اب بھی آپ کے پاس آدمی ہیں جو گریڈ 21 اور 22 میں آ سکتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ لائیں۔ اگلا سوال نمبر .45۔

45. *Syed Ali Haider: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the total number of Afghan refugees on the country;

(b) the district-wise number of these refugees in the province of Sindh; and

(c) the arrangements being made by the government for their repatriation and the time by which the repatriation is expected?

Mr. Abdul aayyum Khan: (a) The number of registered Afghan Refugees in the country as on 31-12-1993 was as follows:-

| | | |
|---|---|---|
| (a) Rgistered. | | 1,610,423 |
| (b) Unregistered (Estimated figure) | | 4,73,491 |
| | Total: | 2,083,914 |

(b) The district-wise number of the Afghan Refugees in Sindh is as under:-

| Name of District | Registered | Un-registered |
|---|---|---|
| (i) Karachi Division. | 20,067 | --- |
| (ii) Karachi East. | --- | 22,304 |
| (iii)Karachi West. | --- | 13,151 |
| (iv)Karachi South | --- | 7,771 |
| (v) Karachi Central | --- | 25,093 |
| (vi) Hyderabad. | --- | 204 |

| | | |
|---|---|---|
| (vii) Badin. | --- | 7 |
| (viii) Mirpur Khas | --- | --- |
| (ix) Tharparkar | --- | --- |
| (x) Thatta. | --- | --- |
| (xi) Dadu | --- | --- |
| Total: | 20,067 | 68,570 |

(c) The UNHCR in collaboration with Government of Pakistan, World Food Programme (WFP), United Nations Office for the Coordidnation of Humanitarian Assistance (UNOCHA) is providing Rs.3300 in cash and 300 kgs. of wsheat to each registered Afghan Refugees family at the time of repatriation. The unregistered refugees, though not entitled to the repatriation grant, can avail themselves of the facility of sugbsidized transport provided gy the UNHCR through the International Organization of Migeration (IOM). As regards the repatriation time, no prediction can be made. Much will depend upon the internal situation of Afghanistan.

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری سوال۔

سید علی حیدر۔ سوال کا ایک حصہ تھا کہ صوبہ سندھ میں distict-wise افغان مہاجرین کی کیا تعداد ہے؛ اس میں جو ضلع وارتفصیل فراہم کی گئی ہے' اس میں سندھ کے کئی ایک اضلاع چھوڑ دیئے گئے ہیں اور وزیر اعظم کے ضلع لاڑکانہ کے بارے میں بھی اس میں اطلاع نہیں ہے اتنی لاپرواہی سے یہ جواب دیا گیا ہے۔ صوبہ سندھ میں 68000 غیررجسٹرڈ افغانی ہیں ' وہاں جو خالی زمینیں پڑی ہیں ان میں انہوں نے encroachment کیا ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ سوال کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں؟

سید علی حیدر ۔ جناب چیئرمین' میں سوال کی طرف آ رہا ہوں۔ مہاجرین سے encroachment خالی کرانے کے لیے، حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

**جناب چیئرمین۔** جواب کون دے گا؟ جی قیوم صاحب۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** پاکستان میں کل 2.084 ملین افغان مہاجرین موجود ہیں جس میں تقریباً" 88 ہزار سندھ میں ہیں اس میں کچھ رجسٹرڈ ہیں کچھ غیر رجسٹرڈ ہیں ٹوٹل 88,600 افغان مہاجرین ہیں ان میں سے زیادہ تر کراچی میں ہیں - یہ حقیقت ہے کہ کراچی میں رجسٹرڈ پناہ گزین صرف بیس ہزار ہیں اور غیر رجسٹرڈ 68 ہزار پانچ سو ستر ہیں ۔ naturally جب وہاں رجسٹرڈ ہی نہیں ہیں تو وہ scattered ہوں گے۔

**جناب چیئرمین۔** جی سید علی حیدر صاحب۔

**سید علی حیدر ۔** میرا سوال یہ تھا کہ سینکڑوں ایکڑ زمین پر جو encroachment کی ہوئی ہے اس کو خالی کرانے کے لیے کیا اقدامات زیر غور ہیں۔

**جناب چیئرمین۔** وہ فرما رہے ہیں کہ افغان پناہ گزینوں نے سندھ کی زمینوں پر جو encroachment کی ہوئی ہے اس کو خالی کرانے کے لیے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

**جناب عبدالقیوم خان۔** شہروں سے تقریباً" تیرہ کلو میٹر دور اس کے لیے بستیاں بنائی گئی ہیں اور ان میں مہاجرین آباد کیے گئے ہیں ۔ لیکن کچھ نہ کچھ شہروں کے اندر بھی ہوں گے اور حکومت کی کوشش ہے کہ وہ encroachment ختم کرے۔

**جناب چیئرمین۔** وہ کہتے ہیں کہ سندھ کی rural زمینوں پر بھی encroachment ہے۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** rural میں تو نہیں ہیں کراچی میں ہیں۔

**جناب چیئرمین۔** شہر میں ہیں۔

**سید علی حیدر۔** شہر میں بھی اور rural زمینوں پر بھی۔ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں قبضہ کیا ہوگا، انہیں اس بات کی اطلاع نہیں ہے وہ اپنا idea بتا رہے ہیں۔ جناب اس ایوان کی کمیٹی بنے اور وہاں جا کر پتہ کرے کہ ایک ایک refugee نے کتنے ایکڑ زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے اور صوبائی حکومت-----

**سید علی حیدر ۔** افغان مہاجرین صوبائی حکومت کا مسئلہ نہیں۔

**جناب چیئرمین۔** بہرحال وہ کہتے ہیں کہ encroachment صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے۔ ملک فرید اللہ خان۔

**حاجی ملک فرید اللہ خان۔** سر، میری گزارش یہ ہے کہ جو رجسٹرڈ مہاجرین ہیں ان کی تو سمجھ آتی ہے لیکن جو غیررجسٹرڈ ہیں ان کی قانونی حیثیت کیا ہے۔ اگر ان رجسٹر نہیں کیا جاتا تو کیوں نہیں کیا جاتا اور اگر وہ غیر رجسٹرڈ ہیں تو آیا وہ مہاجرین کے زمرے میں آتے ہیں یا نہیں آتے اور اس کے علاوہ I would humbly ask the honourable Minister to give the source of his information یہ جو unregistered مہاجرین ہیں اس کا ان کے پاس کیا ثبوت ہے کہ وہ کل پاکستان میں کتنے unregistered ہیں۔

**جناب چیئرمین۔** جناب قیوم صاحب۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** یہ تو مختلف طریقے سے انہوں نے unregistered کے fugure لئے ہوئے ہیں لیکن یہ صحیح ہے کہ اس میں کمی اور زیادتی کی possibility ہے۔

**جناب چیئرمین۔** اور دوسرا یہ پوچھ رہے ہیں کہ قانونی حیثیت کیا ہے؟

**جناب عبدالقیوم خان۔** جو unregistered ہیں وہ غیرقانونی ہی ہیں۔

**حاجی ملک فرید اللہ خان۔** اگر وہ غیرقانونی ہیں تو ان کو نکالنے کے لیے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔ If they are not refugees تو ان کو باہر نکالنے کے لیے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔

**جناب چیئرمین۔** جی جناب قیوم صاحب۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** انسانی ہمدردی کے تحت حکومت ابھی تک ان کے خلاف زیادہ کارروائی نہیں کر رہی ہے لیکن اگر کوئی اس قسم کی واردات ہو جائے جس طرح کل ہی ہوا تو naturally اس میں حکومت سختی اختیار کرے گی۔

**جناب چیئرمین۔** جناب ابراہیم صاحب۔

**جناب محمد ابراہیم خان۔** وزیر موصوف بتا رہے ہیں کہ انہوں نے انسانی ہمدردی

کے طور پر unregistered refugees رکھے ہوئے ہیں ۔ کابل کی جنگ میں اتنے جو زخمی پڑے ہوئے ہیں طورخم کے پاس۔ یہ تو زخمی نہیں ہیں؟ وہ زخمی ہیں ہسپتال کا علاج ان کو مطلوب ہے۔ ان کے لئے بارڈر کیوں seal کیا ہوا ہے اور وہاں ان کو انسانی ہمدردی کیوں نظر نہیں آتی؟

**جناب چیئرمین۔** جناب قیوم صاحب۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** جتنے بھی زخمی تھے ان کو حکومت نے باقاعدہ اجازت دی اور کافی تعداد میں ''تقریباً'' دو سو کے قریب پاکستان میں منتقل ہوگئے ہیں ۔ ایسا نہیں ۔ کہ زخمی ہوں اور ان کو ہم سرحد پار کرنے کی اجازت نہ دیں۔

**جناب چیئرمین۔** last question جی گچکی صاحب۔

**جناب منظور احمد گچکی۔** جناب والا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب بھی کوئی population shift ہوتی ہے یعنی اس قسم کی situation ہو تو ان کے لیے camps رکھے جاتے ہیں اور کیمپوں میں جس طرح انہوں نے کہا کہ درج شدہ اور غیردرج شدہ مہاجرین کو رکھا جاتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ درج شدہ کیمپس کی بجائے شہروں میں منتقل ہوگئے اور اس حد تک کہ انہوں نے جائداد خرید لی ہے جب کہ ان کو اس کی اجازت نہیں ہے، کاروبار کی بھی ان کو اجازت نہیں ہے اور ہمارے ہاں تو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ تک بھی ان کو دیا گیا ہے۔ ان تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ اس سلسلے میں کیا کارروائی کر رہے ہیں؟

**جناب چیئرمین۔** جی قیوم صاحب۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** جی معزز سینیٹر درست فرما رہے ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ ان کی چمڑی ہم سے ملتی جلتی ہے جس کی وجہ سے کئی لوگوں کو شناختی کارڈ اور اور پاسپورٹ مل چکے ہیں لیکن اتنی زیادہ تعداد نہیں ہے کہ جس سے پریشانی پیدا ہو جائے ۔

**جناب چیئرمین۔** شکریہ جی ۔ جتوئی صاحب۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** جناب میری گزارش صرف یہ ہے کہ حکومت نے بڑی محنت کی ہے اور یہ registered and unregistered مہاجرین کی تعداد دی ہے۔ بدین میں

سات کی تعداد صحیح ہے اسی طرح حیدر آباد میں 204 تعداد بتائی گئی ہے۔۔۔

**جناب چیئرمین۔** دادو میں کوئی نہیں ہے ۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** جناب خدا کا شکر ہے کہ وہاں مہاجرین ابھی تک نہیں پہنچے باقی وہاں پر مہاجرین نے قبضہ کیا ہوا ہے ۔ میری عرض جناب چیئرمین صرف یہ ہے کہ جب specific information ان کے پاس ہے تو یہ legalہیں اور ان کا یہاں settlement ۔۔۔۔۔۔اب تو وہاں کافر کی حکومت نہیں ہے وہاں مسلمانوں کی حکومت ہے ۔ اب کافر چلا گیا ہے تو ان کو بھیجنے کے لیے جب کہ ان کو پتہ بھی ہے کہ بدین میں 7 ہیں اور 204حیدرآباد میں ہیں اور پچیس ہزار کہیں اور ہیں تو ان کو نکال باہر کیوں نہیں کرتے؛

**جناب چیئرمین۔** جی ' جناب قیوم صاحب۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** انسانی ہمدردی کے تحت ہم نے اجازت دی ہوئی ہے جو رجسٹرڈ اعدادوشمار ہیں وہ صرف UNHCR اور World Food Programme جو accept کرتے ہیں ان کو ہی رجسٹرڈ گنواتے ہیں جو وہ نہیں مانتے اور ان کے علاوہ جو اعداد و شمار بن جاتے ہیں وہ غیررجسٹرڈ ہی کہلاتے ہیں۔

**جناب چیئرمین۔** وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ 7 آدمی جو بدین میں ہیں غیر رجسٹرڈ ہیں ان کو واپس کرنے کی کیوں کوشش نہیں کی جا رہی ہے ۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** ایسا تو نہیں ہے کہ وہ سات بدین میں ہیں ان کی تعداد لاکھوں میں نہیں ہے۔ صرف بدین میں 7 ہیں ۔

**جناب چیئرمین۔** وہ کہتے ہیں کہ یہ جو 7 ہیں کم از کم ان کے بارے میں بتائیں۔ جی جتوئی صاحب۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** جناب چیئرمین ' یہ غیر رجسٹرڈ مہاجرین جو ہمارے پاس موجود ہیں ' ایوان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ سارے کے سارے ہیروئن اور اسلحہ کے کاروبار میں ملوث ہیں ۔ یہ بات میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں ۔ اور ان کے کنکشن وہاں تک ہیں ان کو وہاں اس لیے رکھا گیا ہے اس لیے وہاں سے نہیں نکال رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی بہرہ ور سعید صاحب' آخری سوال۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب والا' میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ اب تک جو مہاجرین افغانستان سے آ رہے ہیں کیا ان پر پابندی ہے؛ اگر پابندی نہیں ہے تو ان کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں؛

جناب چیئرمین۔ جی جناب قیوم صاحب۔

Maj. Gen. (Retd). Nasirullah Khan Babar: I have just told him that this pertains to Ministry of Interior because all immigrants and things come under Interior. For that reason through the Torkham border only people with visas, sick people, are allowed.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Ali Haider No. 46

46. *Syed Ali Haider: Will the Minister for Information and Broadcastisng be pleased to state:

(a) the total amount of radio licence fee collected during the last five years with year-wise and province-wise break-up.

(b) the total amount colected on this account in Karachi and Hyderabad divisions, with year-wise break up in each district;and

(c) the total expenditure incurred on the collection of the said fee during the last five years with year-wise break-up?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: (a) The total amount of Radio licence fee collected during the last five years is given at Annexure 'A'.

(b) Year-wise break-up of figures of the amount collected in Karachi and Hyderabad during the last five years is given at Annexure 'B'.

(c) The statement of expenditure on the collection of Radio licence

fee during the last five years is given at Annexure 'C'.

Annexure 'A'

YEAR-WISE BREAK-UP OF BROADCAST RECEIVER LICENCE FEE COLLECTED DURING THE LAST FIVE YEARS—1988-89—1992-93 FROM THE PROVINCES OF PUNJAB, NWFP, SINDH AND BALOCHISTAN

| Year | Province | | | |
|---|---|---|---|---|
| | Punjab | NWFP | Sindh | Balochistan |
| 1988-89 | 26,105,430 | 2,353,583 | 5,555,465 | 282,570 |
| 1989-90 | 25,540,881 | 2,412,369 | 4,703,700 | 357,391 |
| 1990-91 | 34,288,200 | 3,026,841 | 6,730,346 | 419,522 |
| 1991-92 | 34,040,169 | 3,665,786 | 7,162,353 | 377,402 |
| 1992-93 | 32,737,950 | 3,683,751 | 7,490,239 | 454,383 |

**Annexure 'B'**

STATEMENT SHOWING DISTRICT-WISE TOTAL AMOUNT COLLECTION ON ACCOUNT OF BROADCAST RECEIVER LICENCE FEE IN RESPECT OF HYDERABAD AND KARACHI DIVISION DURING THE YEAR 1987-88 TO 1991-92.

| Hyderabad District P.O. Circle | Year | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | 1987-88 | 1988-89 | 1989-90 | 1990-91 | 1991-92 |
| Hyderabad. | 497,392 | 509,010 | 317,742 | 589,645 | 576,235 |
| Karachi District PO Circle. | 4,188,563 | 3,817,902 | 3,336,250 | 4,818,374 | 5,112,151 |

**Annexure 'C'**

STATEMENT SHOWING TOTAL EXPENDITURE OF PAKISTAN POST OFFICE ON COLLECTION OF BROADCAST LICENCE FEE FOR THE LAST FIVE YEARS—1988-89 TO 1992-93.

| Year | Expenditure |
|---|---|
| 1988-89 | 13,611,619 |
| 1989-90 | 14,603,353 |
| 1990-91 | 14,701,917 |
| 1991-92 | 15,991,903 |
| 1992-93 | 17,309,604 |

Mr. Chairman: Any supplementary.

سید علی حیدر ۔ اس سوال کے جواب میں ریڈیو لائسنس فیس کے جو اعداد وشمار مہیا کیے گئے ہیں اس میں یہ ہے کہ پورے ملک میں چار کروڑ ستر لاکھ روپے ریڈیو لائسنس فیس وصول ہوئی ہے اور اس پر اخراجات جو پاکستان پوسٹ آفس وصول کرتا ہے وہ ایک کروڑ تہتر لاکھ ہے اور net جو حکومت کو ملتا ہے وہ دو کروڑ ستر لاکھ ہے ۔ دیہاتوں میں جہاں بجلی نہیں ہے وہاں پر ریڈیو تعلیم کا ذریعہ بھی ہے اور تفریح کا بھی ۔ تو کیا حکومت کسی ایسی تجویز پر غور کر رہی ہے کہ دو کروڑ ستر لاکھ کی جو آمدنی ہے اس کو مزید کم کرے نیز ریڈیو لائسنس فیس ختم کرنے کے بارے میں کوئی تجویز ہے ؟

جناب چیئرمین۔جناب وزیر اطلاعات۔

جناب خالد احمد خان کھرل ۔جناب چیئرمین ۔ یہ فیس پہلے ہی بہت کم رکھی ہوئی ہے اور بہت ہی موزوں ہے اور ہر انسان اس کو ادا کر سکتا ہے اس لیے حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز نہیں ہے کہ فیس کو abolish کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی' حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد ۔ کیا وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ ریڈیو لائسنس فیس کے لیے کوئی انعامات دینے کا بھی پروگرام ہے یا نہیں؟

جناب خالد احمد خان کھرل۔ حافظ صاحب اس بات پر سوچا جا سکتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اچھی تجویز ہے جی' کہہ رہے ہیں کہ اس پر سوچا جا سکتا ہے ۔

Any other question. No question. Next question is No. 47 Syed Ehsan Shah Sahib.

47. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that the Raji Airline got repaird tyres and aircrfat from an ordinary shop which was not according to the required standard, if so, the action taken against that airline?

Mr. Aftab Shaban Mirani: It is ture that M/s. Raji Airlines got

Nose wheel tyres of their TU-154M aircraft repaird/assembled from a road side Tyre repair shop. Following action was taken against Raji Airline:-

(a) Both aircraft of Raji Aviation were grounded to carry out a "one time check" on all tyres fitted to the aircraft. On confirmation that no such wheel was fitted to the aircraft, the two aircrafts were released for operations.

(b) Director-General, CAA Uzbekistan (the owners of the aircraft leased to Raji Airlines) was requested to take appropriate action against Uzbek Aircraft Maintenance Engineer (AME) who failed in his duries and permitted this type of maintenance practice.

**جناب چیئرمین۔** ضمنی سوال جی۔

**جناب احسان شاہ۔** جناب والا: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ ٹائر واقعی کسی سڑک کے کنارے مرمت کیا گیا اور اس کے بعد یہ کارروائی کی گئی کہ جہازوں کو گراونڈ کیا گیا اور ان کو دوبارہ چیک کیا گیا کہ کوئی ٹائر کسی عام دکان سے تو repair نہیں ہوئے تو سوال یہ ہے کہ اس ائر لائن کے خلاف کیا اقدامات کیے گئے۔

**جناب چیئرمین۔** جی جناب وزیر پیداوار صاحب کیا یہ صحیح ہے کہ ٹائر انہوں نے سڑک کے کنارے پر ٹھیک کرایا۔

**برگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔** یہ ٹھیک ہے جی۔ جو front wheel تھا وہ CAA نے detect کیا تھا کہ انہوں نے وہاں سے repair کرایا ہے اس کی وجہ سے انہوں نے تین دن دونوں جہازوں کو ground کیا اور thoroughly چیک کیا۔ لیکن وہ ٹائر کسی جہاز کے ساتھ استعمال نہیں ہوا تھا یہ جہاز یہاں پر repair facilities نہیں لیتے وہ وہاں ہی repair ہوتے ہیں اور اسی اتھارٹی کو انہوں نے report کیا اور انہوں نے پھر دیکھا کہ CAA ان باتوں پر نظر رکھتی ہے اور اس وجہ سے بھی یہ detect ہوا۔

**جناب احسان شاہ۔** نہیں جناب یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے کہ ٹائر کو روڈ پر کسی عام دکان سے مرمت کروایا ہے اور جہاز میں لگایا ہے۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ اس کے خلاف

کیا اقدامات کیے گئے ہیں۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ lease agreement ان کے operation کا ہے۔ ان کی سول ایوی ایشن کو ہم رپورٹ کرتے ہیں اور وہ اس پر ایکشن لیتے ہیں۔ میں ہاؤس کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ یہ دونوں جہاز جو ابھی operation میں نہیں ہیں ان کی lease terminate کر دی گئی ہے۔

جناب احسان شاہ۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ اس وقت operation میں نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کی lease terminate کر دی گئی ہے۔

جناب احسان شاہ۔ اس ٹائر کی وجہ سے۔۔

جناب چیئرمین۔ جس وجہ سے بھی کی ہے۔

جناب احسان شاہ۔ اس جرم میں اس کو کیا سزا دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ فرما رہے ہیں کہ lease terminate ہو گئی ہے۔

جناب احسان شاہ۔ یہ تو ازبکستان اور ان کا مسئلہ تھا۔ CAA سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے جناب۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے کیا کارروائی کی ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Can I say something because I was dealing with Russian equipments.

ہیلی کاپٹر جو ہمارے پاس تھے، ان کو غالباً روس کا علم نہیں ہے وہاں یہ کام ہوتا ہے سب اسی طریقے سے repair ہوتے ہیں بلکہ یہاں تک تھا کہ جب ہم نے ان سے ہیلی کاپٹر خریدے تو وہ spare parts بھی لوہے کے وزن کی بدولت بیچتے تھے۔

They had no inventories, they had no price fixation, they just sell them as weight of steel. So that was their level of technology and it is quite common with them to carry out repairs in this manner.

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے جی، ڈاکٹر صاحب۔

Dr. Bisharat Elahi: After what the honourable Minister has just said, I would like to find out how safe are these aircrafts which have been leased and brought to Pakistan by this private Airline?

Maj . Gen . (Retd . )Naseerullah Khan Babar: But for maintenance if there is maintenance fault that is personal , individual fault , otherwise as far as the Russian equipment is concerned, it is at cheap price, it is very economical in price and very good equipment because they alway maintain that they are making the equipment only for themselves. They do not have sales in mind and that is why they have the best of quality.

Mr. Chairman: Thank you. Akhunzada Behrawar Saed Sahib.

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔جناب والا، یہ جو راجی ائر لائن ہے اس کا لائسنس کسی جیالے کو دیا گیا ہے یا راجیو کے رشتے دار کو؟

سید اقبال حیدر۔ یہ آپ کی حکومت کا کارنامہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر 48 سید احسان شاہ صاحب۔

48. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Defence be pleased to (a) the number of private Airlines allowed in Pakistan indicating also the number of planes with each airline and their models, separately in each case; and

(b) the criteria being followed by Civil Aviation Authority to judge the condition of planes and hours of their flight?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) Presently 12 sponsors hold

valid airline operatisng licences and five airlines have started their operations in the Private sector. Their details are as follows:

| Name of Airline | Number of Plane | Model | Year of Make |
|---|---|---|---|
| Hajvairy | 7 | 5II. 86 | 1984, 1986, 1990 |
| | | 1 TU 154 | 1988 |
| | | 1 L410 | 1984 |
| Aeroasia | 4 | AC I-11 | 1982, 1983, 1985 |
| | | | 1987 |
| Raji | 2 | TU 154 | 1993 |
| Bhoja | 1 | B 737 | 1980 |
| Shaheen | 2 | B 737 | 1984 |

(b) CAA's Flight standards and Airworthiness Divisions through close surveillance ensure that high standard of safety are met at all times. The main features of CAA's current policy regarding age of aircraft to be acquired by private airlines for operation in Pakistan are as follows:

(i) Maximum age for Western aircraft has been restricted to 15 years.

(ii) Maximum age for aircraft of East European Origin has been restricted to 10 years

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

سید احسان شاہ۔ جناب والا! سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مغربی ملکوں کے جہازوں کی عمر کی حد 15 سال تک محدود کر دی گئی ہے اور مشرقی یورپ کے جہازوں کی عمر 10سال تک محدود کر دی گئی ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

برگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ جیسا کہ ابھی وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا ہے کہ

چونکہ ان کی مرمت اتنی اچھی نہیں ہوتی اور مغربی جہازوں کو مرمت کی سہولت بھی ہے اور اچھے بھی ہیں اس لیے 15 سال پابندی ان کے لیے رکھی ہے اور مشرقی یورپ کے جہازوں کے لیے پابندی 10 سال رکھی ہے۔

سید احسان شاہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر دنیا کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھا جائے تو سب سے کم accidents روسی جہازوں کے ہوتے ہیں بہ نسبت امریکہ یا دوسری کمپنیوں کے۔ اب ان کے ریکارڈ کو دیکھا جائے تو یہ جہاز میں سمجھتا ہوں ان سے بہتر ہیں۔ تو اس پہ 10 اور 15 سال کی پابندی کیوں لگا دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ فرما رہے ہیں کہ مرمت کے مطابق مغربی جہازوں کی مرمت بہ نسبت مشرقی جہازوں کے بہتر ہوتی ہے۔

سید احسان شاہ۔ جناب مشینیں تو ایک جیسی ہیں۔ بات spare parts کی ہوتی ہے۔ جب نئے spare parts ڈالے جاتے ہیں تو چیز نئی ہو جاتی ہے جیسا کہ گاڑیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ زیادتی کیوں ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, these are actually not the final life-times because all parts/components of an aircraft are life-time components. Some will go for five hundred hours and they are all changeable. These ten years and fifteen years are when you have to have major overhaul, when you x-ray the entire fuselage, I think this the fuselage life and even these, today we are having aircrafts which have been flying since 1968-69, they are still in service but they have to have complete overhaul and that is the thing. As far as the sophistication is concerned, the West has got much more sophisticated equipment, so they have a long life. Since the have less sophisticated, they have shorter life for overhaul.

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین۔

4465 (97) Senate (5)

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ PIA کے پاس کوئی ایسے جہاز ہیں جن کی عمر ختم ہو چکی ہے اور وہ ابھی تک چل رہے ہیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: As I have said the Prime Minister is flying in an aircraft today which has gone last night which is dated back to 1968, so that is still in service because as I explained, all components are life-time, they have life of hundred hours, one thousand hours and then those things are changed. So, the aircraft has no life-time as fore-see as such.

چوہدری شجاعت حسین ۔ کیا یہ وہی جہاز ہے جو وزیر اعظم صاحبہ استعمال کر رہی ہیں جس کے متعلق بہت زیادہ شور ہوا کرتا تھا۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر ۔ نہیں یہ وہ جہاز نہیں ہے ۔ یہ ضیاء الحق صاحب کا تحفہ ہے ۔ میں بتاتا ہوں یہ 1968 کی ventage کا ہے ۔ اس پر کروڑوں روپے ضیاء الحق نے ضائع کیے تھے ۔ میں یہی کہوں گا کہ 1968 والے aircraft پر پیسے ضائع کرکے internal decoration کرائی گئی تھی۔

And per force both the tenures we have been flying this aircraft, though it is not cleared for a lot of air fields, it is not cleared because of the volume of the sound/noise.

جناب چیئرمین ۔ جی جناب اعجاز جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ جناب میری گزارش ہے کہ آج انہوں نے بڑے کامریڈ بن کر جواب دیئے ہیں ۔ روس کے بارے میں بڑی باتیں کی ہیں۔ میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں ۔ میرے کامریڈ بھائی یہ ذرا بتا دیں کہ جو ایم پی اے پشاور لے گئے تھے وہ روسی ہیلی کاپٹر میں لے گئے تھے یا امریکن ہیلی کاپٹر میں۔

جناب چیئرمین ۔ کہہ رہے ہیں کہ پشاور جو آپ گئے تھے روسی ہیلی کاپٹر میں گئے

تھے یا امریکن ہیلی کاپٹر ہیں۔

میجر جنرل (ریٹارڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ وہ امریکن ہیں -- اور وہ فلڈ ریلیف کے لیے آئے تھے اور وہ بھی 1992 سے یعنی Vietnam کے ventage کے ہیں

جناب چیئرمین۔ لیکن safe ہیں۔

Maj.Gen.(Retd.)Naseerullah Khan Babar: They are safe

Mr. Chairman: Behrawar Saeed Sahib, last question.

Akhunzada Behrawar Saeed: May I ask the Interior Minister that the aircrafts now used are fit enough to carry the MPAs who are in custody, from here to Peshawar

جناب چیئرمین۔ جی sorry, میں آپ کا سوال نہیں سمجھا۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت ان کی custody میں راولپنڈی میں جو MPAs ہیں ان کے لیے جو جہاز استعمال کر رہے ہیں کیا وہ fit ہے ان کو پشاور تک پہنچانے کے لیے؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ اور یہ بھی بتائیں کہ فرنٹیئر ہاؤس میں بھی 12 بیٹھے ہوئے ہیں ان کو آپ کیسے لے جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ اگلا سوال۔ جی جناب گچکی صاحب فرمائیے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو چھ ائر لائنز ہیں ان میں سے کسی کو بین الاقوامی پرواز کے لیے اجازت ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ کیا ان ائر لائنز کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ یہاں سے امارات تک ان کی پروازیں ہوں؟

برگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ جہاں تک انٹرنیشنل فلائٹس کا تعلق ہے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ جب تک ان کی services approve نہیں ہوتیں ان کو ایک ٹائم پر پرواز کی اجازت نہیں دی جاتی۔---- اسی طرح سے جو ریگولیٹری روٹ ہیں اس میں بھی پہلے ان کی

performance دیکھی جاتی ہے اور پھر ان کو اجازت دی جاتی ہے ۔ دوسرا جو آپ نے فرمایا ہے کہ کمپنی سے امارات تک، جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ جب ان کا time scale پورا ہوگا اس وقت ان کو شامل کیا جائے گا۔ ابھی کوئی ایسی اجازت نہیں ہے ۔

**جناب چیئرمین**۔ ابھی کوئی اجازت نہیں ہے جی۔ حافظ صاحب آخری سوال۔

**حافظ حسین احمد** ۔ جناب جو پرائیویٹ ایئر لائنز ہیں ان میں سے کس نے دس ہزار روپے میں عمرہ کرانے کے لیے حکومت کو پیش کش کی ہے کوئی درخواست دی ہے کہ وہ عازمین کو دس ہزار روپے میں سعودی عرب بھیجیں گے جب کہ پی آئی اے بیس ہزار روپے لیتی ہے ۔

**میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر**۔ جنہوں نے کیا تھا وہ دکان بند کرکے چلے گئے ہیں۔

Hajvairi is 27 crores in deficit We are holding an inquiry against them. They were the ones who had offered but they have packed up their business.

**حافظ حسین احمد**۔ وزیر دفاع صاحب عمرہ پر جا رہے ہیں ان کو چھوڑیں جی۔

**جناب چیئرمین**۔ نمبر 49 جناب احسان شاہ صاحب۔

49. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the terms and conditions on which private airlines were allowed to operate on the regulatory routes in Pakistan;

(b) the names of airlines which are operating flights on regulatory routes; and

(c) the names of airlines which are not operating flights on these routes indicating also the action taken against such airlines?

Mr. Aftab Shaban Mirani: (a) Private sector airlines are required

to operate 10% of their total domestic operations, calculated on the basis of available seat kilometer per week on regulated routes.

(b) M/s. Aero Asia and M/s. Hajvairy Airlines are operating on the regulated routes.

(C) (i) Raji Airlines which has ceased all operations on 15 December, 1993 and two new private airlines M/s. Shaheen and M/s. Bhoja Airlines that have commenced operations with effect from 7 November and 2 December, 1993 respectively, are not operating on regulatory routes.

(ii) These airlines will be required to operate on the regulated routes by the time limit set [illegible] these operations. They will not be allowed additional operations till such [illegible]

سید احسان شاہ - اس میں کوئی ڈس کریمنیشن نہیں ہے اور جنرل صاحب بھی آج بالکل تیاری کے ساتھ آئے ہیں اگر اور کسی دوست کو سوال کرنا ہو تو وہ کر سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین - شکریہ جی ۔ اگلا سوال ملک فرید اللہ خان صاحب ۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب آپ نے 49 ۔ پر سوال کرنا ہے ۔ فرمائیے ۔

چوہدری شجاعت حسین - وزیر دفاع کا محکمہ آج دو وزراء نے سنبھال رکھا ہے اس لئے میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا پرائیویٹ ائر لائنز کو پاکستان سے انٹرنیشنل روٹ پر جانے کے لیے کوئی پالیسی ہے ۔

جناب چیئرمین - جی ، کوئی ایسی تجویز یا پالیسی ہے کہ پرائیوٹ ائر لائنز کو اجازت دینی ہے یا ایسا کوئی مسئلہ زیر غور ہے ؟

برگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - میں نے پچھلے سوال کے جواب میں عرض کیا تھا اس کے لیے کچھ شرائط ہیں اگر وہ اس پر پورا اتریں گے تو پھر ان کے لیے ہو سکتا ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین - یہ نہیں کہا ہے کہ ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا ۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں ہو سکتا ہے [illegible] کی کچھ شرائط ہیں اگر وہ پوری کریں تو ہو سکتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 50 ملک فرید اللہ خان صاحب۔

50. *Haji Malik Faridullah Khan: Will the Minister for States, Frontier Regions and Kashmir Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a tubewell was completed by the Irrigation department (NWFP) under the five-point programme in Sadrawn (Turkhuts), Bannu;

(b) whether it is also a fact that the tubewell has not been taken over by the department despite repeated reminders; and

(c) whether the Federal Government will direct the Irrigation department to take over the charge of the said tubewell?

Mr. Abdul Qayyum Khan: (a) Yes.

(b) The tubewell has not been taken over by the department for want of sanction of the government, for the posts Tubewell Operator, *Chowkidar* and Helper.

(c) When the posts are created the Irrigation Department will take over the charge of this tubewell.

Malik Faridullah Khan: Sir, may I ask the honourable Minister of state that this tubewell was completed in 1986, so for good 8 years, why the SAFRON could not get the sanction of these necessary posts?

اور ابھی تک اس کو تحویل میں کیوں نہیں لیا گیا کیونکہ 8سال کافی عرصہ ہے۔

and would he like to fix responsibility of this negligence?

Mr. Chairman: Yes, Qayyum Sahib.

Mr. Abdul Qayyum Khan: Sir, it was completed 8 years back. The

tubewell has not been taken over by the department for want of sanction of the Government for the posts of Tubewell Operators, Chowkidars and Helpers. Firstly, it was given to the Home Department and Tribal Authority but they did not sanction the posts. Now, again, the Governor has ordered for the ban on the posts and the order was that no posts of Chowkidar or Operator would be sanctions for the Irrigation Tubewells or to the Public Health Engineering Tubewells. They were executed in the FATA. The Government will no longer accept the recurring charges of the maintenance.

لیکن اس کے بعد دوبارہ دوسرے آرڈر کے تحت آرڈر ہو گئے ہیں جس میں فیڈرل گورنمنٹ چوکیدار بھی اور ہیلپر بھی دے گی۔

**جناب چیئرمین۔** یعنی اب وہ sanction ہو گئی ہیں۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** نہیں، ابھی تک staff sanction نہیں ہوا۔

**جناب چیئرمین۔** آپ کہہ رہے ہیں کہ وفاقی حکومت اب sanction کرے گی۔

**جناب عبدالقیوم۔** نہیں، مرکزی حکومت کے پاس گورنر نے پھر یہ آرڈر کر دیئے ہیں۔ The Governor, NWFP was pleased to withdraw his aforesaid order vide their communication on 5th January, 1993. تو اب اس پہ یہی ہے کہ جیسے ہی ban ختم ہو جائے گی اور اس کو اپریٹر اور چوکیدار کی پوسٹ دے دیں گے تو یہ ٹیوب ویل کام کرنا شروع کر دے گا۔

**جناب چیئرمین ۔** جی ملک فرید اللہ خان صاحب۔

**حاجی ملک فرید اللہ خان۔** گزارش یہ ہے کہ میرا سوال ہی already یہ ہے کہ آٹھ سال ہوگئے ہیں، ban تو ابھی ایک یا ڈیڑھ سال سے ہوگا، آٹھ سال ہو گئے ہیں tubewell complete ہو گیا ہے اس پر حکومت کا دس لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے ۔ اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ " تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود" By the time they get the sanction of these class IV وہ ٹیوب ویل بیٹھ جائے گا۔

**جناب چیئرمین۔** تو ابھی تک یہ ٹیوب ویل نہیں چل رہا؟

**حاجی ملک فرید اللہ خان۔** جناب والا' ٹیوب ویل بنا ہوا ہے ' tubewell بالکل in order تھا اور وہ بند پڑا ہوا ہے کیونکہ اس کا اپریٹر نہیں ہے اس کا کوئی لینے والا نہیں ہے۔ The tubewell was completed by the Irrigation Department or FATA DC. I don't know یہ پانچ نکاتی پروگرام سے بنا ہے ' آٹھ سال اس کو ہو گئے ہیں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ Those who are responsible for the negligence, would the honourable Minister like to fix up responsibility اور یہ کس کی ذمہ داری ہے ٹیوب ویل خراب ہو جائے گا تو کل کہیں گے جی خراب ہو گیا ہے' گورنمنٹ نے ban کیا ہوا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کا ban ہے۔ اس میں تو ban کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ جس وقت ٹیوب ویل کا پی سی ون بنتا ہے اس کے ساتھ پی سی فور بھی دیا جاتا ہے' I don't understand this logis, sir. until and unless the PC1 is approved تو وہ پھر کیسے اس سکیم کو execute کرتے ہیں

**جناب چیئرمین۔** جی منسٹر صاحب۔

**جناب عبدالقیوم خان۔** اس میں غفلت ضرور ہوئی ہے ' جیسا کہ فرید اللہ صاحب فرما رہے ہیں ' اس میں غفلت ہے ۔ ابھی سے نہیں ہے آٹھ سال سے ہے ۔ بہرحال اس کی باقاعدہ ہم انکوائری کریں گے۔

**جناب چیئرمین۔** شکریہ ۔ جناب بہرہ ور سعید صاحب۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔** جناب والا' آٹھ سال کے عرصے میں حکومت کو یا گورنر صاحب کو کوئی favourites نہیں ملے کہ اس پوسٹ پر بھرتی کرتے؟

**معزز رکن ۔** یہ کیا بات ہوئی؟

**اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔** عجیب سی بات ہے ۔ اپریٹر نہیں ہے ' چوکیدار نہیں ہے ' یہ کیسا مسئلہ ہے سمجھ میں نہیں آتا۔ ان کو چوکیدار بھی نہیں ملتا' اپریٹر بھی نہیں ملتا ۔ ان کے کوئی favourites نہیں ہیں۔

**جناب چیئرمین۔** بہرحال انہوں نے فرما دیا ہے کہ کوئی بھی نہیں ملتا۔ جی منسٹر صاحب۔

**جناب عبدالقیوم خان**۔ اس میں باقاعدہ جو نشست ہوئی ہے اس کے متعلق میں نے کہہ دیا ہے کہ اس کی ہم انکوائری کریں گے۔

**جناب چیئرمین**۔ انکوائری کریں گے۔ جی ابراہیم صاحب۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید**۔ یہ ذمہ داری گورنر کی ہے وہ صدر کی نمائندگی کرتا ہے۔

**جناب چیئرمین**۔ وہ کہہ رہے ہیں انکوائری کریں گے ۔ جس کی ذمہ داری ہے پتہ چل جائے گا۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید**۔ ایسا کیوں ہوتا ہے کسی غریب کو یہ نہیں دے سکتے ۔ اس مسئلے کو confuse کرتے ہیں۔

**جناب چیئرمین**۔ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ انکوائری کریں گے ' انکوائری سے پتہ چل جائے گا کہ کس کی ذمہ داری ہے۔

**سید اقبال حیدر**۔ معزز رکن نے سوال تو بہت اچھا اٹھایا ہے کہ واقعی گزشتہ ۸ سال میں آپ ہی کی حکومت کے من پسند گورنر ہوا کرتے تھے من پسند وزراء اور من پسند ہی صدر ہوتے تھے۔ ساری شکایتیں آپ کو اس وقت کرنی چاہئیں تھیں ۔ اب جب وہ چلے گئے تو ہمیں یہ سب کچھ آپ سے ورثے میں ملا ہے ۔

**جناب چیئرمین**۔ شکریہ' جی ابراہیم خان صاحب۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید**۔ جناب عالی' ہمارے زمانے میں وہ تھرڈ پارٹی کے لیے کام کرنے والے نہیں تھے جس طرح موجودہ ہیں۔ اس واسطے اس وقت آپ لوگوں نے جو وہاں رکھا ہوا ہے ' کام ان کو کیا ہے ' اس کو اونرشپ دے دو۔

**جناب چیئرمین**۔ شکریہ' جی ابراہیم صاحب۔

**جناب محمد ابراہیم خان**۔ جناب عالی' میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گورنر صاحبان تو ہمیشہ من پسند ہی ہوتے ہیں کسی کے ' یہ کوئی ایسی تقرری تو نہیں ہے کہ وہ کسی انتخاب کے تحت آتے ہیں یا elected ہوتے ہیں ۔ گورنر ہمیشہ من پسند ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ایک

ٹیوب ویل عوام کی بہبود کے لیے، پینے کے پانی کے لیے، آب پاشی کے لیے، کسی غرض سے بنتا ہے۔ آخر یہ کتنی بڑی پوسٹ ہے ایک چوکیدار اور ایک آپریٹر کو وہاں رکھنا، عوام کو آٹھ سال پینے کے پانی سے کیوں محروم رکھا گیا؟

**جناب چیئرمین۔** بہرحال ان کے نوٹس میں آ گیا ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی انکوائری کریں گے۔

**جناب محمد ابراہیم خان۔** یہ بتا دیں کہ کیا عوام کے ساتھ یہ بڑی زیادتی نہیں ہے؟

**جناب چیئرمین۔** اس چیز کو مانتے ہیں، مانتے ہیں، اگلا سوال پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

51. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Railways be pleased to state whether it is a fact that the Ministry of Railways (Railway Board) is being merged with the Ministry of Communications and the Railway Board is being amalgamated into Railway Administration, if so the reasons the reasons thereof and the steps taken by the government to protect the service rights of employees of existing set up, including their seniority, shifting and accommodation etc, into the new set-up?

Syed Iqbal Haider: Ministry of Railways (Railway Board) is not being merged with the Ministry of Communications. As such question for protection of the service rights of the employees of the Ministry of Railways (Railway Board) including their seniority, and accommodation etc., in the new set-up does not arise.

Mr. Chairman: No supplementary question. Next question.

52. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that government servants who intend to visit Bangladesh are required to obtain N.O.C. from the Ministry of Interior, as in the

case of their visits to India, if so, its reasons?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Yes, since a comparatively large number of government servants, some of whom are serving in sensitive departments, visit Bangladesh each year to meet their relatives in that country, it was decided to regulate such travel by prescribing the conditions of prior permission from the Ministry of Interior.

Mr. Chairman: No supplementary. Next question.

53. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that Pakistan Navy has sent back six U.S. frigates on the expiry of lease; if so, the alternate arrangements, if any, made by the Government to replace these frigates?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (i) Yes.

(ii) Six U.K. origin Type 21 frigates are being acquired.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا' میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو 6 فریگیٹس خریدے جا رہے ہیں کیا ان کا آرڈر پلیس کر دیا گیا ہے؛ اگر کر دیا گیا ہے تو اس کی فنانسنگ کے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ منسٹر فار پروڈکشن۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ placement of order کے متعلق سوال کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ وہ فرما رہے ہیں کہ یہ جو 6 U.S. origin کے آپ frigates خرید رہے ہیں ان کا order کر دیا گیا ہے۔ اگر کر دیا گیا ہے تو کیا اس کی financing کے انتظامات کیے گئے ہیں؟

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ جناب اس کے orders place کر دیئے گئے ہیں۔ 6 جہازوں کی total cost 300 million Dollar آنے کی۔ اس میں cost کی modernisation.upgradation

crew training and transportation is also included. یہ سب کی سب اس میں included ہیں اور ان میں سے دو جہاز پاکستان میں پہنچ چکے ہیں۔ دو جہاز اسی سال آئیں گے امید ہے کہ جون، جولائی تک پہنچ جائیں گے اور باقی دو بھی آ جائیں گے میں ان کی [illegible] دے سکتا۔

**چوہدری شجاعت حسین۔** میرا سوال Financing سے متعلق تھا۔

**جناب چیئرمین۔** انہوں نے Financing کے انتظامات کے متعلق بھی پوچھا تھا۔ ان تین سو ملین ڈالر کی فنانسنگ کیسے ہوئی ہے۔ کوئی قرضہ لیا ہے، کوئی supply on credit ہے، کیا ہے، وہ یہ پوچھ رہے ہیں۔

**برگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔** اس کی [illegible] اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ بعد میں مہیا کر دوں گا۔

**جناب چیئرمین۔** اس وقت ان کے پاس تفصیل نہیں ہے۔ جی کمانڈر خلیل صاحب۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, I don't want to go into the validity of these particular types of frigates but would the Minister be able to tell us that the fuel that is being used in these particular ships is not available Pakistan?

**جناب چیئرمین۔** کیوں جی، یہ صحیح ہے کہ ان کا fuel پاکستان میں نہیں مل رہا؟

**برگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔** اس کے متعلق [illegible] میں کچھ عرض نہیں کر سکتا، پتہ کرکے عرض کروں گا۔

**جناب چیئرمین۔** ڈاکٹر محمد ریحان سوال نمبر 54۔

54. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the number of employees working on daily wages and contract basis in PTV Corporation with break-up; and

(b) the time by which their services will be regularised?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: The number of employees

working in PTV Corporation on daily wages is 327 while 12 employees are working on contract basis. Break-up is appended at Annexures 'A' and 'B' respectively.

(b) Their services will be regularised in due course in accordance with the recruitment policy announced by the Government.

Annexure 'A'

DETAIL OF POSTS AGAINST WHICH DAILY WAGES HAS BEEN ENGAGED ALONGWITH PTV'S PAY GROUPS AND EQUIVALENCE WITHS THE BPS....

| Sl. No. | Name of Post | No. of Posts | PTV Pay Group. | Govt.BPS. |
|---|---|---|---|---|
| 1. | Data Entry Operator | 7 | 2 | 8 |
| 2. | TV Inspector | 3 | 3 | 12 |
| 3. | Leady Searcher | 4 | 3 | 12 |
| 4. | Stenotypist | 6 | 3 | 12 |
| 5. | Telephone Operator | 5 | 3 | 12 |
| 6. | Cableman | 18 | 1A | 4 |
| 7. | Despatch Rider | 1 | 2 | 8 |
| 8. | Lift Operator | 1 | 2 | 8 |
| 9. | Typist-cum-Junior Clerk | 61 | 2 | 8 |
| 10. | A/C Helper | 1 | 1A | 4 |
| 11. | Helper | 15 | 1 | 4 |
| 12. | Jamadar | 18 | 1 | 4 |
| 13. | Mali | 10 | 1 | 4 |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 14. | Naib Qasid | 40 | 1 | 4 |
| 15. | Security Guard | 31 | 1 | 4 |
| 16. | Mast Mechanic | 1 | 2 | 8 |
| 17. | Cook | 5 | 1 | 4 |
| 18. | Diesel Mechanic | 6 | 2 | 8 |
| 19. | Driver | 33 | 2 | 8 |
| 20. | Mechanic | 1 | 2 | 8 |
| 21. | A/C Mechanic | 2 | 2 | 8 |
| 22. | Cameraman | 2 | 5 | 16--17 |
| 23. | Associate Cameraman | 2 | 4 | 16 |
| 24. | Producer | 1 | 5 | 16--17 |
| 25. | Associate Designer | 3 | 4 | 16 |
| 26. | Make-up Artist | 2 | 4 | 16 |
| 27. | Lady Make-up Artist | 2 | 4 | 16 |
| 28. | Translator | 4 | 4 | 16 |
| 29. | Urdu Typist | 3 | 2 | 8 |
| 30. | Assistant Electrician | 3 | 2 | 8 |
| 31. | Junior Clerk | 1 | 2 | 8 |
| 32. | Studio Hand | 13 | 1A | 4 |
| 33. | Calligraphist | 2 | 4 | 16 |
| 34. | Associate Engineer | 1 | 4 | 16 |
| 35. | Security Assistant | 2 | 4 | 16 |
| 36 | .Khatib | 1 | 3 | 12 |
| 37. | Painter | 2 | 2 | 8 |
| 38. | Boom Operator | 5 | 2 | 8 |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 39. | Cleaner | 1 | 1 | 4 |
| 40. | T.P. Operator | 1 | 2 | 8 |
| 41. | Duty Officer | 2 | 3 | 12 |
| 42. | Store Clerk | 1 | 3 | 12 |
| 43. | Programmes Assistant | 1 | 3 | 12 |
| 44. | Script Producer | 1 | 5 | 16--17 |
| 45. | Carpenter | 2 | 2 | 8 |
| | | Total: | | 327 |

Annexure 'A'

## DETAIL OF THE POSTS AGAINST WHICH CONTRACT EMPLOYEES ARE WORKING

| Sl.No. | Name of Post | No. of Posts | PTV Pay | Govt. BPS Group |
|---|---|---|---|---|
| 1. | Senior A/C Engineer | 1 | 6 | 17 |
| 2. | Research Officer | 1 | 5 | 16-17 |
| 3. | Kitchen Mate | 5 | 1 | 4 |
| 4. | Cook | 3 | 1 | 4 |
| 5. | Helper | 1 | 1A | 4 |
| 6. | Jamadar | 1 | 1 | 4 |
| | | | Total: | 12 |

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر محمد ریحان۔

Dr. Muhammad Rehan: When is the Government going to implement its recruitment policy. What has been said in answer to part (b) of my question that the services will be regularised in due course in accordance with the

recruitment policy announced by the Government. So, my supplementary is when they are going to implement their policy?

**جناب چیئرمین۔** منسٹر فار انفارمیشن۔

**جناب خالد احمد خان کھرل۔** جناب چیئرمین، میں آپ کی وساطت سے معزز رکن کو یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ جو 327 افراد daily wages پہ رکھے ہوئے ہیں یہ جس حکومت نے ان کو زبردستی ٹیلی ویژن کے محکمے میں as a matter of patronage and favouritism ملازم کروایا ہوا ہے۔ ٹیلی ویژن کا ادارہ ان کا وزن sustain نہیں کر سکتا لیکن پھر بھی ہم کوشش کریں گے کہ ان لوگوں کو on compassionate grounds جب بھی as and when ریکروٹمنٹ پالیسی وضع ہوگی اس میں accomodate کر لیا جائے لیکن یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے دھاندلی کا کہ ٹیلی ویژن جیسے ادارے پر جو کہ self-sustained, commercially operate کرنا چاہتا تھا، مجھے بحیثیت وزیر کے سمجھ نہیں آتی کہ میں ان آدمیوں کا کیا کروں۔ یہ سارے کے سارے بیکار بیٹھے ہیں، زیادہ تر ان میں سے فارغ بیٹھے ہیں۔

**جناب چیئرمین۔** شکریہ جی۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید۔** جناب والا، ان کی خبریں بارہ منٹ ہوتی ہیں آدھ گھنٹے میں سے تو اب یہ اٹھارہ منٹ کروا دیں۔

**چوہدری شجاعت حسین۔** پوائنٹ آف آرڈر سر۔

**جناب چیئرمین۔** جی چوہدری صاحب۔

**چوہدری شجاعت حسین۔** جناب والا، میری وزیر موصوف سے گزارش ہوگی کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کا کیا کروں، یہ ان کو خبرنامہ سنایا کریں۔

**جناب چیئرمین۔** ڈاکٹر بشارت الہی صاحب۔

**ڈاکٹر بشارت الٰہی۔** جناب چیئرمین، میرے سوال کا جواب جو پارٹ (بی) میں ہے

It says their services will be regularised in due course in accordance with the recruitment policy announced by the Government. Is the policy to be

annoduneed or it has already been announced?

Mr. Chairman: Honourable Minister for Information.

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: Mr. Chairman Sir, the policy is to be announced. It has not yet been announced.

Mr. Chairman: Next question No. 55. Dr. Rehan Sahib.

55 *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for States and Frontier Regions and Kashmir Affairs be pleased to state:

(a) The amount of leasae rent paid to the land holders of villages Azakhel Bala, Azakhel Payan, Pirpai of District Nowshera occupied by Afghan refugees;

(b) The steps taken by the Government to streamline the procedure for timely payment of lease rent to land owners:and;

(c) whether there is any proposal under consideration of the government to increase the existing lease rent rate, if so, its details?

Mr. Abdul Qayyum Khan: (a) So far no amount of land compensation for the land occupied by the Afghan Refugees at villages Azakhel Bala, Azakhel Payan and Pirpai of District Nowshera has been paid.

(b) The procedure is fully streamlined and the Commissioner, Afghan Refugees NWFP, follows the laid down procedure while processing cases of land compensation.

(c) No.

ڈاکٹر محمد ریحان - جناب والا! جواب میں بتایا گیا ہے کہ ابھی تک کوئی compensation نہیں دی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 15 سال گزرنے کو ہیں اور وہاں پر چھوٹے چھوٹے مالکان ہیں اور ان کی چھوٹی اراضی کے قطعات ہیں آخر کیوں اس معاملے میں

غفلت برتی جا رہی ہے؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, this happened to be my village. In the elections also I encountered a lot of these things. People came up with applications. What they required, they required 'Fard'. SAFRAN is willing to pay the money. The only hinderance at the moment is the lack of 'Fard' on which we have to put the Tehsildar and the Patwaris to prepare all the 'Fards' because we want payment to be made to each individual. There are a lot of widows, there are a lot of poor people, if they get it collectively they will not get their shares. So, in order to get a fair share for everyone, we required the 'Fard' for all people. bout 60 % of the work has already been done on the 'Fard' and I think all compensation will be paid. Some people, undoubtedly were paid during the period of 89-90 who brought their 'Fard' and applications and I think they were paid at that point of time.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ بابر صاحب مہربانی کرکے بتا دیں یہ پارٹ "س" کے بارے میں جو میں نے پوچھا ہے کہ whether there is any proposal under consideration of the government to increase the existing lease rent? قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور جواب صرف دیا گیا ہے کہ "No." تو کیا اس پہ بھی حکومت غور کرے گی کہ یہ جو موجودہ نرخ ہیں اس کے مطابق ان کو compensation مل جائے گی؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: That is also again decided on the type of land

وہاں جو زمین تھی وہ سب بنجر تھی بلکہ ان کی زمینیں اب develop ہو گئیں۔

because a lot of tube wells have been sunk in that area by UNHCR and other agencies. So, they will get better developed land. But the only point is that the Revenue department assesses the value of the land on the condition of the land

as it was obtaining at the time of requisitioning.

Mr. Chairman: Thank you.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ کیا بابر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ اس معاملے کو finalise کرنے میں کتنا عرصہ لگے گا؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: In fact I am also under great pressure like he is, because he is also a Senator from Nowshera. That is why I have asked the D.C. again to change the Patwari of that area because he wants money. That is the general complaint against that man that he wants money and that is why he is delaying. So, we have asked to change the Patwari so that the entire work is done at priority. SAFRON is not reluctant to pay the money. They have the money and payment will be made as soon as possible.

Mr. Chairman: Next question No.56. Mir Abdul Jabbar Sahib.

سوالات کا وقت پورا ہوگیا ہے۔ جی سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب والا! آج کے سوالات میں میرا ایک سوال نمبر 65 تھا کہ Placement Bureau کی recommendation پر کتنے لوگ رکھے گئے تھے۔ اس کا جواب تھا obviously wrong because they say 1634. You will recall that in 1991 the same question was asked and the answer given was that 23000 people were recruited on the recommendation of Placement Bureau. So, I wish to if you can give one minute to the Minister to say otherwise, it is a point of privilege which will have to be raised as motion because---

جناب چیئرمین۔ اس کا جواب کون دے رہا ہے؟ اس کو کوئی clarify کرنا چاہے گا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں۔

جناب چیئرمین۔آپ کہہ رہے ہیں کہ صحیح ہے ۔ دیکھیں جی۔۔

This is a correct answer and if you want to take it up, you can take it up---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہم نے یہ [illegible] کہا۔ وہ جو چیز بنانا پڑتے ہیں

بنائیں۔ Time is over. Everything is over. We are not able to reply it. یہ تو rules of

procedure کی abuse ہے اس کے بعد اگر کوئی چیز بنانا چاہتے ہیں بنائیں۔

Mr. Chairman: So, the time is over. So, all the other questions and answers will be taken as read and placed on the table of the House.

+57. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister Incharge of Establishment Division be pleased to state:

(a) the total number of government employees in BPS- 17 and above given extension in services after retirement during the regime of Mr. M. Nawaz Sharif; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to do away with this practice?

Syed Iqbal Haider: (a) The number of officers so re-employed The under Section 14 of Civil Servants Act, 1973 is 57.

(b) No. The Cabinet discussed the question of contractual re-employment on 22-11-1993 and decided that no extension in service would be given to any civil servant in future, except in very few cases in which civil servants would be re-employed on contract on the basis of their expertise and usefulness to government.

58. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Interior be pleased to state:

---

+ The Question Hour being over the remaining questions and answereswere placed on the table of the House.

(a) The total number of motor-cycle lifting incidents occurred in the limits of Secretariat Police Station, Islamabad, during the last two years, indicating also the date, registration numbers and place of the incidents separately; and

(b) whether it is a fact that a number of bikes have been stolen from the parking lot of the Parliament House, Islamabad, if so, the steps taken by the government for the recovery of the stolen bikes?

**Maj. Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar:** (a) (i) 06.

(ii) Detail at Annex 'A'

Annex 'A'

## ISLAMABAD CAPITAL TERRITORY

### STARRED SENATE QUESTION NO. 94 MOVED BY SYED FASEIH IQBAL, SENATOR

| S. No. | Name of P.S. | FIR No. Dated & U.S | Place of Incidents | Stolen | Recovered | Present Position |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1. | Secretariat | FIR No. 8 Dt. 19-1-93 U.S 379 PPC & 14 Hadd Ord., 1979. | Quaid-e-Azam University | Rs. 15,000.00 | — | Un-Traced |
| 2. | Secretariat | FIR No. 92 Dt. 17-6-93 U.S 379 PPC & 14 Hadd Ord., 1979. | Bari Imam | Rs. [illegible] | — | Un-Traced. |
| 3. | Secretariat | FIR No. 135 Dt. 19-9-93 U.S 379 PPC & 14 Hadd Ord., 1979. | Parliament House | Rs. 30,000.00 | — | Pending with Police. |
| 4. | Secretariat | FIR No. 142 Dt. 28-9-93 U.S 379 PPC & 14 Hadd Ord., 1979. | Parliament House | Rs. 7,000.00 | — | Pending with Police |
| 5. | Secretariat | FIR No. 68 Dt. 9-6-92 U.S 379 PPC & 14 Hadd Ord., 1979. | Chak Shehzad | Rs. 8,000.00 | | Un-Traced. |
| 6. | Secretariat | FIR No. 112 Dt. 23-9-92 U.S 379 PPC & 14 Hadd Ord., 1979. | T&T Office | Rs. 20,000.00 | — | Un-Traced |

(b) Two motor cycles and one bike were stolen and FIRs have been registered . Efforts are being made to trace out the culprits and recovery of the stolen property.

59. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) The number of Pakistan Armymen killed or injured in Somalia so far and the amount of compensation paid to the families of martyres and injured persons; and

(b) the steps taken by the Government for the protection of Pakistan's troops in Somalia?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) (i) 33 personnel were killed and 100 injured in Somalia.

(ii) The Army personnel, who get injured, are awarded disability pension according to the degree of invalidment suffered by them, whereas those who embrace Shahdat, get the following benefits in the country:

Special family pension: 60 % Pay per month.

Children Allowance

Officers-- Rs. 100-200 per month per child depending upon the age.

JCOs/ORs-- Rs. 70 to 130 ---do---------------

(iii) In addition to these benefits, UN is also supposed to Pay the compensation to the deceased/injured personnel which is being worked out as under:

| Rank/Category | Death | Invalidment | Injury |
|---|---|---|---|
| Officers (US $) | 50,000 | 30,000 | 20,000 |
| Rs: | (1506,500) | (903,900) | (602,600) |
| JCOs/ORs (US $) | 40,000 | 20,000 | 15,000 |
| Rs: | (1205,200) | (602,600) | (4,51,950 |

(b) Pakistan has arranged enhanced armoured protection of Pakistani troops in Somalia besides supply of other security equipment through the UN authorities.

59. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the number of railwlays accidents occurred during the period from January, 1990 to date indicating also the total loss of life and property sustained;

(b) number of employees against whom the action has been taken; and,

(c) The steps taken by the government to prevent recurrence of such accidents in future?

Syed Iqbal Haider (a) During the period from 1st January, 1990 to December, 1993, the number of all kinds of Railway accidents were 513. A total of 454 persons were killed and 968 injured in these accidents.

The Railway administration suffered a loss of Rs. 106.1 million to its property on account of these accidents.

(b) The number of Railway staff against whom action was taken during the period from 1st January, 1990 to December, 1993 is 743

(c) In order to improve safety of train operation and minimise Railway accidents Railway Administration has taken following immediate steps:-

(i) Night and vigilance inspections by officers and Inspectors have been intensified.

(ii) Training of operating staff which had hitherto received less attention is being vigorously pursued.

(iii) A task force has been constituted to impart on the job training to the field staff regarding observance of safety rules.

(iv) Finalization of accident inquiries and awarding of deterrent punishments to the staff held responsible.

60. *Mr. Yousouf Shaheen: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the total number of employees working in the Press Information Department, Pakistan Television Corporation and Pakistan Broadcastisng Corporation with province-wise break-up; and

(b) whether quota was observed while making all these recruitments?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: (a) The total number of employees working in the Press Information Department, Pakistan Television Corporation and Pakistan Broadcasting Corporation are:

(i) Press Information Department -- 839

(ii) Pakistan Television Corporation -- 5195

(iii) Pakistan Broadcasting Corporation -- 4412

Province-wise break-up is placed at Annexures I, II & III.

**Annexure I**

# PROVINCE-WISE BREAK-UP OF EMPLOYEES OF PRESS INFORMATION DEPARTMENT

| Total number of employees | Province-wise Break-up | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | Punjab | Sindh | | Baluchistan | N.W.F.P. | A.K | FATA/NA | Remarks |
| | | Urban | Rural | | | | | |
| 2 | | 1 | 1 | | | | | |
| 8 | 5 | | — | | 3 | — | — | |
| 24 | 11 | 2 | | 1 | 5 | | 1 | |
| 54 | 25 | 3 | 10 | 5 | 7 | 1 | 3 | |
| 65 | 26 | 08 | 02 | 08 | [illegible] | 01 | 02 | 03 |
| 24 | 14 | 03 | 02 | 02 | 02 | | 01 | — |
| 28 | 14 | 04 | 02 | 02 | 03 | 01 | 02 | |
| 37 | 20 | 02 | 02 | 07 | — | 02 | 03 | |
| 83 | 39 | 08 | 05 | [illegible] | 22 | 02 | 03 | — |
| 01 | | | 01 | | | | | |
| 05 | 02 | | | 02 | 01 | | | |
| 72 | 39 | 10 | 05 | 06 | 08 | 02 | 02 | |
| 04 | | | | 01 | 03 | | | |
| 100 | 62 | 14 + 1 = 15 | 05 | 06 | 07 + 2 = 09 | 02 | 01 | |
| 94 | 50 | 14 | 04 | 09 | 3 | 03 | 04 | 01 |
| 14 | 08 | 01 | | 02 | 01 | 01 | 01 | — |
| 31 | 21 | 06 | | — | 02 | | 02 | — |
| 184 | 102 | 24 | 06 | 20 | 06 | | 06 | — |

**Annexure II**

## PROVINCE-WISE BREAK UP OF PTVC AS ON 1-11-1993

| Punjab | Sindh(U) | Sindh(R) | NWFP | Baluchistan | A.J.K. | FATA/ FANA | Total |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | 1 | | | | | | 1 |
| 7 | .. | | | | | | 9 |
| 20 | 13 | 1 | 1 | .. | . | — | 35 |
| 57 | 17 | 3 | 15 | 3 | | 1 | 93 |
| 95 | .. | 8 | 39 | 5 | 1 | | 158 |
| 221 | 42 | 14 | 39 | 15 | 4 | 3 | 338 |
| 414 | 120 | 28 | 110 | 34 | 9 | 3 | 718 |
| 637 | 145 | 32 | 169 | 60 | 10 | 13 | 1066 |
| 340 | 91 | 29 | 86 | 62 | 7 | - | 616 |
| 527 | 136 | 56 | 180 | 120 | 40 | 11 | 1070 |
| 88 | 22 | 17 | 44 | 23 | 2 | 1 | 197 |
| 465 | 58 | 53 | 164 | 38 | 97 | 19 | 894 |
| 2871 | 677 | 241 | 723 | 360 | 170 | 52 | 5195 |

**Annexure III**

## STATEMENT SHOWING PROVINCE WISE BREAK UP OF FBC EMPLOYEES (ACTUAL) AS ON [illegible]

| Total number of employees | Punjab | Sind (Rural) | Sind (Urban) | N.W.F.P. | Baluchistan | NA/ FATA | Azad Kashmir | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 4112 | 2332 | 216 | 779 | 364 | 231 | 90 | 191 | 1 |

(b) Every effort is made to observe the Provincial/Regional quota prescribed by the Government while making recruitment against direct quota.

61. *Mr. Basheer Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state the time specified under the rules for the issuance of an ordinary and urgent passport?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: On introduction of revised policy linked with police verification system the time schedule for delivery of a passport has also been revised. In ordinary cases, the date of delivery is given on the 30th day from the date of deposit of application. However, the following categories of persons, including their dependents family and children who are exempted from police verification are delivered passports on urgent or ordinary fee, the same day or on the 8th day of the deposit respectively :-

(i) Senator/MNAs/MPAs and Councillors of local bodies

(ii) Government servants/retired government servants.

(iii) Employees of autonomous/ semi-autonomous/ local bodies/Corporations/State owned Industries.

(iv) The persons holding pasport issued prior to 1979.

(v) Educational Certificate (not below the matriculation standard) in case of applicant who passed Matriculation before 1980.

(vi) Property documents held by the applicant in his own name prior to 1979. The acceptance of these documents is subject to the entire satisfaction of the issuing authority for which he will be held responsible.

(vii) Businessmen holding membership of Chamber of Commerce and Industry since 1979

(viii) Journalists holding Accredition Cards issued by Provincial or Federal Government.

62. *Mr. Basheer Ahmad: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that police verification is compulsory for renewal of passport in the country?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Yes

63. *Syed Fasecih Iqbal: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to stat e the details of areas of Baluchistan where the programmes of PTV are not seen and the steps taken by the Government in this regard?

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: PTV's programmes are not seen are partially covered by TV signal in the following areas of Baluchistan:

1. Zhob
2. Wadh
3. Qilla Saifullah
4. Muslim Bagh
5. Dera Bugti
6. Maiwand
7. Noshki.
8. Ziarat
9. Kharan
10. Panjgoor
11. Turbat
12 13 Uthal. Bela

14. Dukki

15. Pasni

According to P.M's directives steps are being taken to bring most of these areas under PTV signal by installing Video Playback Centres at the following places during the current Five Year Plan

1. Zhob

2. Wadh

3. Dera Bugti.

4. Maiwand

5. Ziarat

6. Panjgoor

7. Turbat

8. Bela

9. Pasni

10. Dukki

64. *Lt. Gen (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Interior be pleased to state whether the Government is considering the implementation of "Summer Time" in Pakistan?

Maj.Gen.(Retd.)Naseerullah Khan Babar: No.

65. *Mr. Sartaj Aziz: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) the total number of persons appointed grade-wise in the Federal Government and its autonomous bodies or banks on the recommendations of the Placement Bureau between the period from December 2, 1988 to August 1990;

(b) the total number of such persons grade-wise, whose services were terminated after 6 August 1990 and the reasons for such terminations;and

(c) the number of such persons which have been or being reinstated and whether they fulfil the required criteria of qualifications and age limit?

**Syed Iqbal Haider:** (a) According to information available in the Establishment Division the total number of persons appointed BS-wise in the Federal Government and its autonomous bodies or banks on the recommendations of the Placement Bureau between the period from 2-12-1988 to 6-8-1990 is as folows:

| | |
|---|---|
| BS-1---5 | [illegible] |
| BS-6 | [illegible] |
| BS-7 | [illegible] |
| BS-8 | [illegible] |
| BS-9 | [illegible] |
| BS-10 | [illegible] |
| BS-11 | [illegible] |
| BS-12 | [illegible] |
| BS-13 | [illegible] |
| BS-14 | [illegible] |
| BS--15 | [illegible] |
| BS-16 | [illegible] |
| BS-17 | [illegible] |
| BS-18 | [illegible] |
| BS-19 | [illegible] |
| BS-20 | [illegible] |

| | |
|---|---|
| BS-21 | 000 |
| BS-22 | 001 |
| Total: | [illegible] |

(b) According to information available in the Establishment Division the total number of such persons BS-wise whose services were terminated after [illegible]-8-1990 is as follows:

| | |
|---|---|
| BS-1---5 | 147 |
| BS-6 | 001 |
| BS-7 | 057 |
| BS-8 | [illegible] |
| BS-9 | 018 |
| BS-10 | [illegible] |
| BS-11 | [illegible] |
| BS-12 | [illegible] |
| BS-13 | 001 |
| BS-14 | 045 |
| BS-15 | 003 |
| BS-16 | [illegible] |
| BS-17 | 138 |
| BS-18 | 020 |
| BS-19 | 007 |
| BS-20 | 001 |
| BS-21 | [illegible] |
| BS-22 | 001 |
| | [illegible] |

There services were terminated under Cabinet decision dated 12-11-1990 and 3-12-1990 relating to appointments made through the Placement Bureau.

(c) The number of persons who have since been reinstated upto 25-1-1994 in line with High Court decision in Sh. Mudassar Ahmad, Customs Inspectsor Vs. Government of Pakistan (WP No.8508 of 1990) and Atif Mahmood Shaikh Vs. Government of Pakistan (WP 1 of 1991) on adhoc basis to be regularised through Department Selection Committees/FPSC is as under:

| | BS-1--16 | BS-17 and above | Total |
|---|---|---|---|
| Ministry/Divison | 454 | 42 | 496 |
| Atonomous Bodies | 50 | 76 | 126 |
| Total: | 504 | 118 | 622 |

66. *Mr. Yousaf Shaheen: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the year-wise break-up of advertisements issued through PID by all the Ministries/Departments of the Federal Government to the Newspapers/Periodicals (including Sindh Newspapers/Periodicals), during the period from July, 19 to June 1993 indicating also the names of the newspapers/periodicals and the amount paid to them separately in each case?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: The statement regarding advertisements released to the newspapers/periodicals (including the Sindhi papers), through PID by Ministries and Federal Government Departments, is given in Annexure-I.

*(Annexure has been placed in the Senate Library)*

67. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Federal Area is included in the province of Punjab . or the purposes of service quota; and

(b) whether it is also a fact that the Bahawalpur Division has been given preference in theervices, if so, its reasons?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes.

(b) As Bahawalpur Division was under represented in the Federal Services as well as corporations and autonomous bodies under the administrative control of the Federal Government, it was decided in 1975 that while filling vacancies in the Punjab quota, some preference may be given to persons of Bahawalpur domicile if they are other-wise qualified and eligible.

68. *Mr. Basheer Ahmad: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the time by which the Airport Security Force will issue the V.I.P. Airport entry passes to the Members of Parliament; and

(b) whether there is any proposal under consideration of government to allow entry into the V.I.P lounges of various airports to the members of Parliament on the I.D. Cards issues by the Senate and N.A. Secretariats?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) VIP passes have already been issued to the members of the Parliament. All passes issued, for 1992, during 1992-93 are valid upto 28th February, 1994 and by that time fresh passes will be issued.

(b) No.

69. *Abdur Rahim Khan: (a) Will lthe Minister for Defence be pleased to state:

(a) the number of posts of pilots lying vacant in P.I.A. indicating also the reasons for not filling these posts and the time by which these will be filled in; and

(b) the month-wise details of the extra payments being made by the PIA to the pilots in position for performing extra duties during the last two years?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) 45 posts of Cadet Pilots are lying vacant in PIA as no induction of Cadet Pilots during the period from 1982--85 was made. This resulted in future accumulation of vacancies coupled with normal attrition. The posts were advertised by PIA in September, 1993 and applications were duly received. Recruitment process will be initiated after the ban is lifted. The process would take approximately three months.

(b) The extra payments on performance of extra duties are calculated and disbursed to the Crew on quaterly basis according to the Pakistan Airline Pilots Association (PALPA) Agreement. Quarterly details for the lasat two years are given as under:-

| Period | Pak Rs. |
|---|---|
| July.91 to Sept. 91 | 3,899,740 |
| Oct. 91 to Dec.91 | 3,557,060 |
| Jan.92 to Mar.92 | 3,736,400 |
| Apr.92 to Jun.92 | 4,161,560 |
| Jul 92 to Sept. 92 | 4,285,620 |
| Oct.92 to Dec.92 | 3,921,710 |
| Jan.93 to Mar.93 | 4,806,425 |
| Apr.93 to Jun.93 | 7,229,764 |
| Total two years: | 35,598,279 |

70. *Malik Haji Faridullah Khan: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) The quota prescribed for FATA and Northern Areas for recruitment as Section Officers in the Federal Secretariat; and

(b) the number of Section Officers belonging to FATA and Northeren Areas working at present in the Federal Government?

Syed Iqbal Haider: The quota prescribed for FATA/NA for initial recruitment as Section Officers in the Federal Secretariat is 4% of the total vacancies meant for direct recruitment.

(b) Presently 21 Section Officers belonging to FATA/NA are working in the Federal Government.

71. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the steps taken by the Government to protect the rights of the provinces in maintaining regional/provincial quota?

Syed Iqbal Haider: It is incumbent upon all the Ministries/Divisions/Attached Departments of the Federal Government to observe the provincial/regional quotas presersibed vide the Establishment Division's O.M. No. 8/9/72-TRV/R-2, dated 31st August, 1973 (Annex-I). These quotas are operative and are being followed. The Establishment Division has, as late as the 8th January, 1994 issued a circular emphasizing upon all that the quotas should be strictly followed. (Annex-II)

Annex-I

GOVERNMENT OF PAKISTAN

CABINET SECRETARIAT

(Establishment Divison)

No. F.8/9/72-TR-V. *Rawalpindi, the 31st August*, 1973

OFFICE MEMORANDUM

PROVINCIAL/REGIONAL QUOTAS FOR RECRUITMENT TO THE CIVIL POSTS UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT

The question of revision of the Provisional/Regional quotas for recruitment to the civil posts under the Federal Government has been under consideration of Government for some time. It has been decided that with immediate effect the following merit and provincial/regional quotas shall be observed in filling vacancies reserved for direct recruitment to posts under the Federal Government which are filled on all Pakistan basis:-

| | |
|---|---|
| Merit quota. | 10% |
| Punjab (including Federal area of Islamabad) | 50% |
| Sindh (including Karachi) | 19% |
| The share of Sindh will be further sub-allocated in the following ratio | |
| Urban areas namely Karachi, Hyderabad and Sukkur. | 40% of 19% or 7.6% |
| Rural areas i.e., rest of Sindh excluding Karachi, Hyderabad and Sukkur. | 60% of 19% or 11.4% |
| N.W.F.P | 11.5% |
| Baluchistan | 3.5% |

| | |
|---|---|
| Northern Areas & Currently Administrated Tribal areas | 4% |
| Azad Kashmir | 2% |

Sd/-

(WAQAR AHMAD)

*Secretary to the*

*Government of Pakistan*

To

All Ministries & Divisions, their

Attached and Subordinate Offices.

---

Copy to. Secretary, Federal Public Service Commission, Karachi.

Copy also forwarded to the Chief Secretaries, Provincial Governments.

Annex-II

GOVERNMENT OF PAKISTAN

CABINET SECRETARIAT

(Establishment Division)

No. F4/3/90-R.2. *Islamabad, the 8th January, 1994.*

OFFICE MEMORANDUM

SUBJECT:-- *Observance of Regional Quota on recruitment.*

The undersigned is directed to state that the Prime Minister has been pleased to direct that the Provincial/Regional quotas on recruitment should be observed very strictly. Vacancies alongwith the regional quota should be advertised properly in the national/regional press, particularly the vacancies for the backward areas be advertised through the regional press adequately. Further, in cases of bifurcation of quota as "Urban/Rural", the vacancies should be advertised

adequately in the respective areas separately.

2. Ministers/Divisions are requested to ensure strict compliance of the above directive of the Prime Minister by all concerned including the organizations, departments, corporations etc., under their administrative control.

Sd/-

(M. YAHYA QURESHI)

*Deputy Secretary* (R.I)

*Tele: 817091*

All Secretaries/

Additional Secretaries Incharge

Government of Pakistan.

72. *Qazi Hussain Ahmad: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that the Caretaker Government of Dr. Moeen Qureshi reduced Pakistan maritime limits from 200 miles to 12/6 miles if so, the losses sustained by the country by the reversal of earlier maritime limits?

Mr. Aftab Shahban Mirani: No decision of reducing Pakistan sea limits from 200 miles to 12/6 miles was taken by the Cabinet during the period of caretake Government of Dr. Moeen Qureshi.

73. Transferred to the Prime Minister's Secretariat.

74. *Qazi Hussain Ahmad: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is afact that the Railway authorities have detected illegal allotments of railway lands in Westridge area Rawalpindi, if so, the number of plots allotted illegally and the steps taken by the Government to recover these

plots and cancel unauthorized allotments; and

(b) the action proposed to be taken against the persons responsible for these illegal allotments?

Syed Iqbal Haider: (a) An excess area of 1,4824 acres was directed to have been occupied by the Rawalpindi. Railway Employees Cooperative Housing Society in Westridge area Rawalpindi over and above the authority leased area to the Society. 28 plots on this excess area were allotted by the society to its members. The excess area has since been resumed by the Railway Administration.

(b) Enquiry into this affair has been conducted and action against those held responsible is under contemplation.

75. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to inform the House:

(a) the terms of reference of Justice (Retd.) Samdani Commission and the work done by the Commission since its formation;

(b) whether the Commission has submitted any report so far; and

(c) whether it is a fact that the commission is being wound up without allowing it to complete its work, if so its reasons?

Syed Iqbal Haider: (a) The terms of reference are:-

(a) To review and propose action in cases of corruption referred to it against the public servants through the Establishment Division.

(b) To investigate the system in the Federal Government dealing with the prevention of corruption and suggest reforms.

The Commission has given an interim report with regard to the terms of

reference (b) above. The report is being presently studied by the Government.

(b) As above

(c) No.

76. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether there is a regular linkage between SUPARCO and Meteorological Department for providing timely information on meteorological developments and cyclonic movement in the country; and

(b) whether it is a fact that while SUPARCO was monitoring movements of the cyclone in the second week of November last, the Meteorological Department was not aware of this movement if so, the remedial steps being taken in this regard.

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) No, because both the organisations have different spheres of responsibilities.

(b) No. Pak. Met. Deptt. had started monitoring the cyclone movement w.e.f. 12-11-1993 before SUPARCO.

77. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the number of persons working as on 1-10-1993 on contract basis in different categories of posts in the Federal Government and its corporations, autonomous and semi-autonomous bodies;

(b) the numnber of contracts cancelled specifying the categories of the posts; and

(c) the number of persons re-employed on contract after serving the

notices of termination of contracts with reasons thereof?

Syed Iqbal Haider: (a) As on 1-10-1993, the number of such persons is 148.

(b) The number of contracts terminated as on 29-1-94 is 70 (details annexed).

(c) The number of such persons is fifteen (15). They were re-employed on the basis of their expertise and usefulness to the Government.

Annexure

LIST OF BS-WISE OFFICERS/OFFICIALS ON CONTRACT WHOSE SERVICES HAVE BEEN TERMINATED---AS ON 29-1-1994

| | |
|---|---|
| BS-22 | 06 |
| BS-21 | 03 |
| BS-20 | 26 |
| BS-19 | 09 |
| BS-18 | 02 |
| BS-17 | 06 |
| BS-16 | 01 |
| BS-13 | 01 |
| BS-12 | 01 |
| BS-11 | 04 |
| BS-9 | 02 |
| BS-7 | 01 |
| BS-6 | 01 |
| BS-5 | 01 |

| | | |
|---|---|---|
| BS-4 | | 03 |
| BS-1 | | 03 |
| | TOTAL: | 70 |

78. *Mr. Alam Sher Khan: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the percentage of quota for FATA fixed for appointments in the Islamabad Police Department along with the details of persons at various levels working in the said Department from FATA.

Maj. Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: Nil.

| Rank/PBS | FATA |
|---|---|
| Constables (B-5) | 51 |
| Head Constable (B-7) | --- |
| Assistant Sub-Inspector (B-9) | 01 |
| Subs-Inspector (B-14) | 01 |
| Inspector (B-16) | 02 |

79. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the increase in the income of PIA by adding further one class; and

(b) whether it is a fact that the execute class does not remain vacant on Islamabad-Quetta-Karachi route?

Mr. Aftab Shaban Mirani:(a) PIA's domestic revenues stood at Rs. 261 million in September, 1993. After the introduction of Executive Class in October, 1993 the revenues registered upward increase as follows:

80. *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) the number of permits issued by the Federal and Provincial Government of N.W.F.P., separately, for exporting different kinds of goods to Afghanistan showing also the quantity, kind and value of each permit during the last five years with year-wise break-up: and

(b) the number, date and other particulars of the Notifications, if any, through which the above authority of the Provincial Government of N.W.F.P. was suspended/withdrawn during the said period?

(Reply not received).

81. *Malik Haji Faridullah Khan: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that some industrial units in FATA (D.C.) have been sold if details: and

(b) whether it is also a fact that these industrial units were sold without the approval of Privatisation Commission, if so, its reasons?

Mr. Abdul Qayyum Khan: (a) Yes. So far 5 industrial units of FATA DC have been sold. Details are as under:-

| Name of Unit. | To whom sold | Sale Price Rs. (M) |
|---|---|---|
| 1. Bara Cigarette Factory Bara. Khyber Agency. | Haji Mohammad Ayub Afridi | 10.300 |
| 2. Tochi Valley Match factory. Miranshah North Waziristan Agency | M/s Waziristan Enterprises (Pvt) Ltd. Miranshah. | 14.00 |
| 3. Oil Expelling and Refining Unit at Khar, Bajaur Agency. | Haji Shamsul Tabraz of Dir | 9.00 |
| 4. Kurram Fruit Products Sadda, Kurram Agency | Frontier Corps. NWFP. | 4.75 |
| 5. Mir Ali Looms Unit Mir Ali. North Waziristan Agency. | — do — | 3.10 |

(b) Yes. The notification regarding constitution of Privatisation Commission has not been extended to FATA. Besides, clause 10(2)-e of FATADC Regulation 1970 authorises the Board of Director to dispose off any unit.

(b) Yes. The notification regarding Constitution of Privatisation Commission has not been extended to FATA. Besides, Clause 10 (2)-e of FATA DC Regulation 1970 authorises the Board of Director to dispose off any unit.

LEAVE OF ABSENCE

**جناب چیئرمین** - چھٹی کی درخواستیں - سید مزمل شاہ صاحب نجی وجوہات کی بنا پر مورخہ 13 تا 15 فروری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے - اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا ایوان ان کی درخواست منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین** - جناب فتح محمد خان صاحب ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 13 تا 15 فروری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے - اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا ایوان ان کی یہ درخواست منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین** - میر نبی بخش ذوکی صاحب نے ذاتی وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین** - سردار آصف احمد علی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی بنا پر آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

ADJOURNMENT MOTIONS

**اخونزادہ بہرہ ور سعید** - جناب والا! میں نے حافظ صاحب سے درخواست کی ہے کہ میرے والا پہلے لیا جائے - انہوں نے کہا ٹھیک ہے آپ کا پہلے لیا جائے -

**جناب چیئرمین** - میرے خیال میں ٹائم ہے سارے آ جائیں گے۔

جناب اخونزاد بہرہ ور سعید۔ میرے والا پہلے لیا جانے تو اچھا ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ آ جائیں گے ۔ پہلا ہے جی حافظ صاحب کا نمبر 2۔

حافظ حسین احمد۔ میں نے عرض کیا تھا کہ تحریک التوا، بچوں سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین ۔ وہ تو ابھی میرے پاس آئی بھی نہیں ہے ۔ میں نے دیکھی بھی نہیں ہے ۔

حافظ حسین احمد۔ آئی ہے جی ' کیوں جی منسٹر صاحب۔

سید اقبال حیدر ۔ اگر معزز رکن لانا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ ایڈجرنمنٹ موشن کہاں ہے جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آج ہی لے لیں ۔

جناب چیئرمین۔ اگر کوئی اعتراض نہیں ہے تو پھر ٹیک اپ کر لیتے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میرا بھی ٹیک اپ کر لیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا بھی اس کے بارے میں ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میرا سندھ کی تقسیم کے بارے میں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اگر یہ ہو سکے گا تو پھر وہ نہیں ہو سکے گا ۔ آخر آدھا گھنٹہ تو ہے ۔ طارق چوہدری صاحب آپ کا بھی ہے ۔ جی جناب حافظ صاحب اپنا پڑھ دیں۔ اصولی طور پر تو 236 کی موشن کی بھی ضرورت ہے ۔

to take it out of turn. So, I take it that the House is agreeable to suspension of the rules to allow this motion to be taken up. Correct! O.K.

*(The motion was carried)*

RE: ALLEGED HIJACKING OF SCHOOL CHILDREN FROM PESHAWAR.

حافظ حسین احمد ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری

طور پر زیر بحث لایا جائے ۔ تمام قومی اخبارات کے مطابق پشاور ماڈل سکول کے طلبا کو تین افراد نے اغوا کیا اور جس میں سکول کے بچے اور اساتذہ ساتھ تھے بس کے ڈرائیور کو بے بس کرکے پشاور سے پارلیمنٹ ہاؤس اسلام آباد لایا گیا ۔ یہ اہم مسئلہ ہے اس لئے جاری کارروائی کو روک کر اس پر بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین۔ گچکی صاحب۔

جناب منظور محمد گچکی ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کے اجلاس کی معمول کی کارروائی روک کر تمام اخبارات میں شائع ہونے والی اور قومی نشریاتی ادارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشر ہونے والے قومی مسئلے پر فوری بحث کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ بیس فروری 1994 کو پشاور پبلک سکول کے بچوں سے بھری ہوئی بس کو اساتذہ سمیت اغواء کیا گیا اور تین ہائی جیکرز پشاور سے اسلام آباد تک بغیر کسی رکاوٹ کے پارلیمنٹ ہاؤس کے عین سامنے تک لے آئے ۔ ہماری قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے کوئی نوٹس نہ لیا یہ سرکاری مشینری کی بہت بڑی ناکامی ہے ۔ اس پر فوری بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین۔ طارق چوہدری صاحب آپ بھی اپنی تحریک پڑھ دیں۔

جناب محمد طارق چوہدری ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ پشاور سے بچوں اور اساتذہ سمیت سکول بس کو اغواء کرکے غیر ملکی افراد اسلام آباد لے آئے اور پورے راستے میں کہیں بھی چیک نہیں کیا گیا ۔ یہ واقعہ سیکورٹی ایجنسیوں کی انتہائی نا اہلی اور غیر ذمہ داری کا مظہر ہے ۔ لہذا سینٹ میں اس کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے تاکہ ایوان مستقبل میں ایسے واقعات کے تدارک کے لئے بہترین تجاویز مرتب کر سکے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: Let the discussion take place today only and the Chairman be pleased to fix time for debate on this issue today.

جناب چیئرمین۔ جتوئی صاحب۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** جناب یہ مسئلہ تو کل حل ہوا ہے۔ اپوزیشن نہیں ہے تو پھر اٹھایا جائے۔

**جناب چیئرمین۔** میری عرض سنیں۔ اگر اپوزیشن نہیں ہے ممبران چاہتے ہیں کہ اس کو ایڈمٹ کیا جائے تو ایڈمٹ ہو جائے گا۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** کرلیں لیکن آج اس کو شروع کر لیتے ہیں۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔** آج ہی ڈسکشن ہو جائے۔

**جناب خالد احمد خان کھرل۔** جناب یہ تو بہت اہم مسئلہ ہے اس کو اپوز کیوں کرتے ہیں اس کو تو آج کرنا چاہیئے۔ یہ قومی مسئلہ ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے۔ یہ ریزولیوشن یہاں پیش ہوا۔ سارے پاکستان میں ہنگامہ تھا۔ اس لئے براہ کرم یہ بہت اہم معاملہ ہے، اہمیت کا معاملہ ہے اس لئے اس کو ابھی لیا جائے۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ مسئلہ اہم نہیں ہے۔ پاکستان اہم ہے یا یہ مسئلہ اہم ہے۔ جناب میں یہ کہتا ہوں کہ وہاں پر سندھ کی تقسیم کی بات کی گئی ہے۔ پاکستان کی تقسیم کی بات ہے اگر وہ آپ آج نہیں اٹھاتے تو میں سمجھتا ہوں پاکستان کو توڑنے والوں کو موقع ملے گا۔ جناب انہوں نے move کر لیا ہے۔ in order ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت چونکہ اپوزیشن نہیں ہے اس پر ڈسکشن کل کی جائے۔ پرسوں کی جائے کوئی ضروری نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین۔** آپ یہ بھی تو جانتے ہوں گے کہ ایک دفعہ اگر ایڈجرنمنٹ موشن ایڈمٹ ہو جائے تو دوسرا ٹیک اپ نہیں ہو سکتا، یہ بھی تو رولز میں لکھا ہوا ہے۔ یہ آپ کے رولز میں لکھا ہوا ہے۔

once an adjournment motion is admitted then no other adjournment motion is taken up on that day.

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** جناب، میں اس پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ important motion وہ ہے جس میں division کی بات کی گئی ہے سندھ کے اندر، اور کیونکہ

یہ کھلے عام بات کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ ختم ہو چکا ہے، آپریشن وہاں پر ہوا ہے، بچے release ہونے ہیں۔ ہمیں پتہ ہے ہماری سیکورٹی ایجنسیز کیا ہیں، ہمیں پتہ ہے۔

Mr. Chairman: So then you want it to discuss it today.

قاضی حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! یہاں پر طریقہ تو یہ ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشن سے پہلے پریویلج موشن آتی ہیں۔ اور یہ تحریک استحقاق اگر ایک دن پہلے دے دی جائے تو وہ in order ہوتی ہے یعنی ضروری ہے کہ وہ اس پر آجائے اور میری تحریک استحقاق کل دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کس سلسلے میں ہے؟

قاضی حسین احمد۔ وہ جو یہاں پر آپ نے اس پر رولنگ بھی دی تھی یہ جو سٹیٹ بنک کے اختیارات میں کمی کا جو آرڈیننس ہے کہ یہ منی بل نہیں ہے اور وہاں پر سینٹ کی قرارداد کے باوجود صدر صاحب نے اس پر دستخط کر دیئے ہیں اور سینٹ کی قرارداد موجود ہے اس کے اوپر۔

جناب چیئرمین۔ یہ کل ملا ہے اس کو process کرکے پرسوں اس کو take up کر لیں گے۔ انشاء اللہ آج تو یہ سے آئے ہیں اور ایڈمٹ بھی ہو چکا ہے اس پر بحث شروع کرتے ہیں۔ سب کی رائے ہے آج کی جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ حافظ صاحب فرمائیے۔

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب، جب بھی ملک میں جمہوریت پنپنے لگتی ہے اور جمہوری ادارے قائم ہوتے ہیں تو پھر ملک میں مختلف سطح پر بحران پیدا کیے جاتے ہیں۔ ہماری تاریخ میں طیارے اغواء ضرور ہوئے اب تو بسیں بھی اغواء ہونے لگی ہیں۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے مجھے تو حیرت ہے بعض ساتھی کہتے ہیں مسئلہ تو ختم ہو گیا، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت جو صورتحال ہے، سیاسی صورتحال ملک کی اور اس کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد کی جو سیاسی صورتحال ہے اور افغانستان میں اندرونی سطح پر جو صورتحال ہے اس کے تناظر میں کہیں یہ اقدام کسی بھیانک سازش کا تو نتیجہ نہیں۔

جناب چیئرمین صاحب، آپ کو تو شاید تجربہ نہیں لیکن جو بھی ممبران پارلیمنٹ پشاور

سے اسلام آباد تک by road آتے ہیں تو انہیں تقریباً" پانچ' چھ جگہ پر روکا جاتا ہے ' گاڑیوں کو روکا جاتا ہے ان کی تلاشی لی جاتی ہے ' ان کی شناخت کی جاتی ہے ۔ کم از کم مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک بس جس میں بچے ہوں اور اس میں مسلح افراد ہوں اور وہ پشاور سے چل پڑے اور سیدھے پارلیمنٹ ہاؤس تک پہنچے' اسے نہ اٹک کے پل پر اس طرف کسی نے روکا نہ انہیں کسٹم والوں نے روکا ' نہ رینجرز والوں نے روکا ' نہ کسی اور فورس نے روکا۔ حتیٰ کہ اسلام آباد میں جہاں آپ داخل ہوتے ہیں وہاں بھی چوکی بنی ہوئی ہے۔ پارلیمنٹ کے اس طرف شاہراہ جمہوریت پر بھی چوکیاں بنی ہوئی ہیں ۔ آخر ہمیں یہ بتایا جائے کہ یہ فورسز کیا کرتی رہیں ؟ یہ مذاکرات ضروری تھے کہ کہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے آ کر کیے جاتے۔ اگر انہوں نے اغوا کیا تھا تو کیا انہیں اٹک کے پل پر نہیں روکا جا سکتا تھا؟ کیا انہیں راستے میں نہیں روکا جا سکتا تھا؟ اس کے لئے کوئی تدبیر نہیں کی جا سکتی تھی ۔ جناب چیئرمین صاحب ' ہم سمجھتے ہیں کہ مسئلہ یہ نہیں کہ وہ تین جو اغواء کنندگان تھے وہ مارے گئے اور بچے رہا ہوئے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر جب کہ کل صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی میں تحریک عدم اعتماد پر ووٹنگ ہوگی اس پر بحث ہوگی اس وقت ایک دن' دو دن پہلے اس قسم کے اقدامات کے پیچھے کون سے ہاتھ ہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں تک افغانستان کی اندرونی صورتحال کا تعلق ہے یقیناً" وہاں بھی کچھ جو مغربی طاقتیں ہیں وہ نہیں چاہتیں کہ وہاں امن و امان ہو اور مسلمان متحد ہوں اور وہاں پر امن و سکون ہو۔ اور اس صورت حال میں کہیں ایسا تو نہیں کہ افغانستان اور پاکستان کے تعلقات کو اس حوالے سے خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ کیا یہ بھی ممکن نہیں کہ اس کے ذریعے افغانستان کے عوام اور افغان مہاجرین کے خلاف ایک نفرت پیدا کی جائے ار اس کے نتیجے میں آپس میں ایک خانہ جنگی کی راہ ہموار کی جائے۔

جناب چیئرمین صاحب' یہ اس قسم کے واقعات ہیں ' کشمیر کا مسئلہ ہے یعنی کون سے اقدامات ہیں جو ان تمام اہم چیزوں سے توجہ ہٹانے کے لئے کئے گئے جو کچھ کیا گیا ہے اس کے بارے میں پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیا جائے اور عوام کو اعتماد میں لیا جائے کہ یہ کس طرح آئے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اخبارات کے ذریعے ہم پڑھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے جی انہیں نیند آ رہی تھی وہ خواب آور گولیاں مانگ رہے تھے ۔ جناب کیا ان کو مارنا ضروری تھا ۔ ہمارے ہاں تو یہ ہے کہ لیاقت علی خان کو جو مارا گیا تو فوری طور پر قاتل کو مارا گیا ۔ اس سلسلے میں یہ تحقیق بھی کی

جائے کہ آخر ان کو زندہ پکڑنے کی کیوں کوشش نہیں کی گئی اور اگر کوشش کی گئی تو کس حد تک کی گئی۔ یہ تمام ایسی باتیں ہیں جن سے پردہ اٹھنا چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر سیر حاصل بحث ہونی چاہیئے۔

**جناب چیئرمین**۔جناب منظور گچکی صاحب۔

**جناب منظور احمد گچکی** ۔ جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس قدر اہم تحریک التواء ہے کہ شاید بہت کم اس قسم کی تحریک التوا اس ایوان میں پیش ہوئی ہوں ۔ جناب والا! پرسوں ساڑھے سات بجے پشاور سے ایک بس اغوا کی گئی اور ساڑھے بارہ بجے کے قریب پانچ جگہ راستہ پوچھنے کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے پہنچ گئی۔ اور خود انہوں نے بتایا کہ ہم نے اغواء کر لیا ہے اور سب لوگ گئے کہ بھئی کس طریقے سے ان سے بات چیت کی جائے ۔

جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کہ جب پشاور سے اسلام آباد کی طرف آتے ہیں تو مختلف جگہوں پر چیکنگ ہوتی ہے ۔ یعنی اس حد تک کہ اگر کوئی بارات وہاں سے آئے تو دولہا اور دلہن کو بھی باہر کھڑا کرکے اور اس گاڑی کی تلاشی لی جاتی ہے ۔ کسی کے پاس اگر کوئی گھڑی ہو تو اسے بھی اتروا لیا جاتا ہے ۔ کسی کے پاس کوئی کمبل ہوخریدا ہوا تو بھی اس سے چھین لیا جاتا ہے ۔ لیکن اتنے بجے پشاور سے یہاں تک پہنچتے ہیں ، کسی ادارے نے کہیں اسے نہیں روکا اور ساڑھے چار گھنٹے کے سفر کے بعد ' اتنا طویل فاصلہ طے کرنے کے بعد خود ہائی جیکرز نے بتا دیا کہ ہم نے بس کو اغوا کر لیا ہے اور ہماری demand accept کی جائے۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ بڑی غیرذمہ داری کا مظاہرہ صوبائی گورنمنٹ نے کیا ہے وہ اس قابل نہیں ہی نہیں ہے اس لئے کہ یہ پشاور شہر میں ہوا ہے اور پھر اغوا کرنے والے پورا راستہ طے کرکے یہاں تک آئے اور پھر پنجاب میں داخل ہوئے، پھر اس کے بعد فیڈرل ٹیریٹری میں enter ہوئے تو جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اتنا فاصلہ طے کرنے کے بعد اور چھ سات گھنٹے یا چار گھنٹے کے بعد اگر کسی صوبائی حکومت کو یہ پتہ نہ ہو تو میں حیران ہوں کہ وہ law and order situation کو کیسے روک سکتی ہے ۔

جناب والا! ہم اس وقت بھی کہتے تھے کہ افغان مہاجرین کو آپ پناہ دیں گے ، افغان مہاجرین کو آپ سپورٹ کریں گے تو اس کا logical result یہی ہوگا کہ جب وہ وہاں آپس میں

لڑ کر تھک جائیں گے تو اس کے بعد بندوقوں کا رخ پاکستان کی طرف ہوگا اور آپ کو چین اور آرام سے یہ بیٹھنے نہیں دیں گے یہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ میرے خیال میں ہمارے سیاسی رہنماؤں اور سیاسی کارکنوں کا کہ جو اس مسئلے کو چھیڑنا نہیں چاہتے تھے افغانستان کے مسئلے کو۔ ہم اس وقت بھی کہتے تھے کہ خدا کے لئے آپ intervene نہ کریں ان کو اپنے مسئلے کو settle کرنے دیں۔ آج کیا ہے جناب والا! پہلے تو کافر اور مسلمان لڑ رہے تھے بقول ان کے اب تو سارے مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ افغانستان کی لڑائی اقتدار کی لڑائی تھی وہاں اس طرف بھی مسلمان تھے اور اس طرف بھی مسلمان تھے۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ نجیب جو ہے وہ کافر ہوگیا تھا تو حکمت یار یا یونس خالص یا ربانی جو ہے وہ صرف مسلمان ہیں۔ مسلمان تو سارے تھے۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس کا logical result یہی ہوگا اور وہ ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ خدا کے لئے intervene نہ کریں۔ ٹھیک ہے moral support آپ دے دیں لیکن جس طریقے سے آپ intervene کر رہے ہیں وہ آپ کے گلے میں پڑ جانے گا۔ بالکل یہی ہوا اور بقول شاعر

ع کس نے کہا تھا برلب دریا بنایئے۔

آپ نے تو بنا لیا اور اب آپ اس کو بھگت رہے ہیں۔ جناب والا! یہ اکیلا واقعہ نہیں ہے اگر بلوچستان کی صوبائی حکومت، سندھ کی صوبائی حکومت، سرحد کی صوبائی حکومت اور پنجاب کی صوبائی حکومت یہ تمام data ان کو دے دیں کہ کتنی vehicles چھینی گئیں؟ کتنے لوگ اغوا کئے گئے؟ اور کتنے لوگوں کو بارڈر کے اس پار لے جایا گیا؟ میں سمجھتا ہوں کہ سینکڑوں لوگ ہوں جن کو باقاعدہ اغوا کیا گیا۔ ان سے تاوان مانگا گیا۔ اور اس کے علاوہ کتنے vehicles ہیں جو بارڈر کے اس طرف ہیں اور کتنے لوگ ہیں جو قتل کئے گئے تو جناب والا! اس کا logical end یہی ہوتا ہے۔ لیکن مجھے حیرانگی اس بات کی ہے کہ کس دیدہ دلیری سے پشاور شہر سے اسلام آباد شہر تک پہنچے، اٹک بھی کراس کر لیا، نوشہرہ بھی کراس کر لیا، دوسرے شہروں کو بھی کراس کر لیا۔ ان تمام شہروں کو کراس کرنے کے بعد یہاں تک پہنچتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں لوگ صرف اقتدار کی جنگ میں مصروف ہیں ان کو کوئی پرواہ نہیں ہے کہ عوام کو کس طریقے سے protection دی جائے۔ اس وقت وہ اقتدار کی جنگ میں مصروف

ہیں انہیں اس بات کا کوئی خیال نہیں ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت serious مسئلہ ہے اس کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے ۔ میں سمجھتاے ہوں کہ اگر خدانخواستہ کل دو معصوم بچوں کو یا ایک کو یا بہت سے لوگوں کو نقصان ہوتا تو اس کی ذمہ داری کس پر تھی ؟ اس وقت پھر کیا کہا جاتا؟ میں سمجھتا ہوں کہ ذمہ دار لوگوں کو --- ذمہ دار ہم بھی ہیں اس لئے کہ ہم اس ایوان میں بیٹھتے ہیں اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم حکومت پر جائز تنقید کریں۔ چاہے وہ فیڈرل گورنمنٹ ہو یا پروونشل گورنمنٹ ہو۔ اور اگر وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر وہ اس قابل نہیں ہیں کہ اگر وہ تحفظ نہ دے سکیں بچوں کو اور لوگوں کی عزتوں کے محافظ نہ ہوں اور ان کی جان و مال کو تحفظ نہ دے سکیں تو پھر ایسی حکومت کا کیا فائدہ ہے؛ فیڈرل گورنمنٹ اس کی ذمہ دار ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اس قابل نہیں ہے اگر ذمہ دار صوبائی حکومت ہے تو وہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ لیکن کیا یہ کوئی مذاق ہے کہ چار گھنٹے اور دو سو تین سو میل کا سفر نے کرنے کے بعد کوئی کسی کو پوچھتا نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں جناب والا! کہ اس پر پورے ایوان میں بحث کی جائے۔

**جناب چیئرمین۔** یہی بحث تو ہو رہی ہے ۔

**جناب منظور احمد گچکی۔** جی ہاں۔

**جناب چیئرمین۔** جناب طارق چوہدری صاحب۔

**جناب محمد طارق چوہدری۔** شکریہ جناب چیئرمین' حافظ صاحب اور گچکی صاحب تو ابھی مزید بحث کا مطالبہ اور تقاضا کر رہے ہیں انہیں شروع میں یہ نہیں بتایا گیا کہ بحث شروع ہو چکی ہے لہذا وہ سمجھ رہے تھے کہ وہ ابھی admit کروانے کے لئے argue کر رہے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ شاید انہیں دوبارہ موقع دے سکیں گے۔ جناب چیئرمین! ہمارے ملک کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا یہ سنگین واقعہ تھا جو گزرا ہے اور مجھے انتہائی دکھ ہے کہ آج ایسے موقع پر اپوزیشن لیڈر کو یہاں موجود ہونا چاہیئے تھا بلکہ یہ تحریک انہی کی طرف سے آنی چاہیئے تھی اور participate ہونی چاہیئے تھی۔ مجھے افسوس ہے اپوزیشن لیڈر اس موقع پر موجود نہیں ہیں حتیٰ کہ میرے دوست بہرہ ورسعید نے بھی اس میں participate نہیں کیا بہرحال یہ ان کی اپنی مرضی ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔جناب میں اس پر بات کروں گا کہ یہ کتنی بڑی سازش ہے۔

**جناب محمد طارق چوہدری۔** حالانکہ لیڈر آف دی ہاؤس بالکل فارغ تھے۔ اب کوئی زیادہ مصروفیت بھی نہیں ہے۔

**جناب محمد ابراہیم خان۔** جناب اس ایوان میں ہمارے ایک وزیر صاحب تشریف فرما ہیں۔دوسرا وزیر جو ہے وہ شمالی علاقہ جات کا ہے۔

**جناب چیئرمین۔** نہیں اس کے علاوہ دو ہیں قیوم صاحب بھی ہیں۔

**جناب محمد ابراہیم خان۔** جو وزیر داخلہ ہیں وہ اس کے ذمہ دار ہیں باقی نہیں۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ بحث کو سنیں اور جو اصل واقعات ہیں ان پر اپنا تبصرہ کریں کہ کیا واقعات ہیں۔

**جناب چیئرمین۔**وہ آرہے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں یہ نوٹ لے لیں گے۔ جی جناب طارق صاحب ' آپ نے نئی بحث شروع کرادی ہے۔

**جناب محمد طارق چوہدری** ۔ جناب جہاں اس میں بہت ہی افسوسناک پہلو ہے وہاں کسی حد تک اطمینان کا پہلو بھی ہے۔ وہی چیز ہمارے لئے ' ان بچوں کے لئے رحمت بن گئی جو ہماری سیکیورٹی ایجنسیوں کی کمزوری تھی۔ ایک تو یہ کہ ان اغواکنندگان نے اس بس کو پشاور سے اغوا کیا اور اسلام آباد لے آئے۔ وہ اغوا کرکے اسے قبائلی علاقہ یا افغانستان بھی لے جا سکتے تھے بہرحال یہ ہمارے لئے ایک اطمینان کا پہلو ہے کہ وہ ادھر آئے لیکن اس میں ایک حیرت انگیز بات یہ ہے کہ وہ خفیہ ادارے ' وہ سیکیورٹی کی ایجنسیات جو سیاستدانوں کے بارے میں تو پل پل کی خبریں رکھتے ہیں ہمارے تو فون بھی ٹیپ کیے جاتے ہیں ہمارے تو چلنے پھرنے پر بھی نگاہ رکھی جاتی ہے لیکن ان کی غیرملکیوں کے اوپر نگاہ نہیں ہے۔ تخریب کاروں پر ان کی نگاہ نہیں ہے۔ پاکستان کو disturb کرنے والوں پر ان کی نہ نگاہ ہے نہ ان کو ان سے کوئی سروکار ہے اور سیکیورٹی ایجنسیوں کو نہ تو بروقت اس کا پتہ چل سکا ہے حتیٰ کہ بچوں کے اغوا ہو جانے کے بعد بھی اس وقت تک کسی کو خبر نہ ہوئی جب تک کہ وہ اسلام آباد میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے آ کر کھڑے نہیں ہوگئے اور انہوں نے خود approach کرکے نہیں بتایا کہ ہم نے آپ کی بس

کو اغوا کر لیا ہے ۔ اس طرح سے سیکورٹی کی ایجنسیوں نے انتہائی غیرذمہ داری کا مظاہرہ کیا ہے یوں لگتا ہے کہ باقی پورے ملک میں ہمارا سیکورٹی کا نظام پوری طرح collapse ہو چکا ہے یہاں کسی کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے ۔ یہاں پولیس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے ۔ ہر شخص کی جان اور مال کو اس کی اپنی جان کے اوپر چھوڑ دیا گیا ہے کہ اس کی جتنی حفاظت کر سکتا ہے کر لے، ہم سے کچھ نہیں ہو تا ہے ۔ تو ان پر ہم جو اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں وہ عملاً" ضائع کر رہے ہیں ۔ اس میں یہ بات جہاں پر انتہائی تکلیف دہ ہے وہاں پر یہ بات کافی حد تک اطمینان کا باعث ہے کہ جب وہ بس یہاں پر آ گئی تو جس طرح سے اس کو handle کیا گیا، جس طرح سے بڑے صبر اور تحمل کے ساتھ ان کے ساتھ negotiations کی گئیں ، میں یقیناً" وزیر داخلہ صاحب کو بھی مبارک باد دوں گا انہوں نے یقیناً" بڑے صبر کے ساتھ، بڑے ضبط کے ساتھ اپنی طویل عمری کے باوجود ان کے ساتھ بڑی لمبی گفتگو کی اور بڑے صبر کے ساتھ بہت سارے بچوں کو رہا کروانے میں کامیاب ہوگئے۔ فوج اور ایس ایس جی کے جوان بھی یقیناً" مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بھی بہت صحیح طریقے سے اس کو handle کیا اگر راستے میں پولیس یا کوئی دوسرا ادارہ ان کو روکتا تو ممکن ہے کہ حالات اس سے کافی مختلف ہوتے کیونکہ نہ ان کے پاس اتنے سیکورٹی کے انتظامات ہیں نہ ان کے پاس اتنا صبر و ضبط اور تحمل ہوتا اور نہ ان کے پاس اتنی عقل ہوتی تو یہ mishap بھی ہو سکتا تھا اس لحاظ سے یہ اطمینان کا پہلو ہے کہ یہاں تک آ گئے اور یہاں پر اس کو بہتر طریقے سے handle کر لیا گیا ۔ جناب چیئرمین! اس کا اختتام اگرچہ بہتر طریقے سے ہوا ہے لیکن جس طرح اس کا آغاز ہوا ہے اور جس طرح وہ اپنے آغاز سے وہاں سے اغوا کرکے تین گھنٹے سفر کرکے اسلام آباد پہنچے ہیں اور ان کو کسی جگہ پر کوئی چیک نہیں کیا گیا ہے پہلے سے پاکستان میں کوئی وارننگ نہیں ہے کہ ایسا کوئی واقعہ ہو سکتا ہے یہ یقیناً" ہمارے لئے بہت تشویش کا باعث ہے اور حکومت کو اس بات پر پوری توجہ دینی چاہیئے ، پوری سنجیدگی کے ساتھ توجہ دینی چاہیئے کہ ہماری ایجنسیاں جو ہیں وہ کس حد تک ناکام ہو چکی ہیں ، کس حد تک غیرموثر ہو چکی ہیں ، کس حد تک غیرذمہ دار ہو چکی ہیں اور ان کا پھر سے ہمیں سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینا چاہیئے۔ میں اسی پر ختم کرتا ہوں۔

**جناب چیئرمین۔** شکریہ ، اور جو جو بولنا چاہتے ہیں وہ ذرا اپنے نام دے دیں ۔ آپ بھی بولنا چاہتے ہیں، نام دے دیں کیونکہ کچھ نام ہیں، کچھ نہیں ہیں۔ جو جو بولنا چاہتے ہیں ان

کے نام لکھ لئے جائیں ۔ رضا ربانی صاحب ' ہر ایک کو زیادہ سے زیادہ دس منٹ بولنے کی اجازت ہوگی ' کوشش کریں اس سے کم ہو تاکہ سب کو موقع مل جائے۔ سب مجھے نام دے دیں میں کوشش کروں گا کہ سب کو موقع مل جائے ۔ کیونکہ میرے پاس جو لسٹ ہے اس میں رضا ربانی صاحب کا نام ہے لیکن باقی بھی دے دیں تاکہ میں سب کو موقع دے سکوں۔ یہ جو chamber attendant ہوتے ہیں ان کو اپنا نام لکھ کر دے دیا کریں تاکہ وہ سارے یہاں پر آ جائیں پھر ہم سارے نام consolidate کرلیں گے ۔ ضروری نہیں کہ آپ خود ہی آئیں۔ سب کے لکھ رہے ہیں انشاء اللہ سب کے لئے کوشش کریں گے ۔ رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب چیئرمین ! سب سے پہلے تو میں آپ کا نہایت شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم مسئلے پر بولنے کی دعوت دی ۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے اور اس واقعہ کے حقائق کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں پوری قوم کو ریڈیو ' ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعے اس کا پورا علم ہے لہذا میں اس معزز ایوان کا زیادہ وقت جو ہے وہ factual واقعات پر نہیں لوں گا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ بہتر یہ ہوگا کہ اس کی جو تھوڑی سی background ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بالخصوص اس کا جو ٹائمنگ ہے ان کے اوپر اپنا اظہار خیال کروں۔

جناب والا ! پاکستان میں جتنی بھی ترقی پسند سیاسی قوتیں تھی انہوں نے اس وقت آمر ضیاء نے اپنی افغان پالیسی کا آغاز کیا تو پاکستان کی تمام ترقی پسند اور محب وطن قوتوں نے اس وقت اس بات کو باور کروایا تھا کہ یہ پالیسی جو ضیاء آمر pursue کر رہا ہے اس کے دور رس نتائج پاکستان کی سیاست اور پاکستان کے معاشرے اور پاکستان کی معیشت پر پڑیں گے۔ اور ہم نے دیکھا کہ اس پالیسی کی وجہ سے اس ملک کے اندر gun-running شروع ہوئی۔ اس وقت کی افغان پالیسی کی وجہ سے اس ملک کے اندر ڈرگ کا کاروبار مزید فروغ پایا۔ اس وقت کی افغان پالیسی کی وجہ سے اس ملک کی body politics کے اندر terrorism کا عنصر شامل ہوا اور یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج جو حزب اختلاف ہے وہ اس وقت ضیاء کی اس پالیسی کی حمایت میں پیش پیش تھی اور یہاں تک کہ قومی اسمبلی میں لیڈر آف دی اپوزیشن نے نہایت فخر کے ساتھ کہا ہے کہ I am the heir to Zia's legacy جناب والا! اس پورے واقعہ کے پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے اب ہمیں یہ دیکھنا

ہے کہ جو واقعات کل یا پرسوں رونما ہوئے وہ کیا بات تھی۔ آپ کو سب سے پہلے اس بات کو
بھی دیکھنا ہوگا کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا کہ جب دو یا تین دن کے بعد vote of no
confidence سرحد اسمبلی میں ووٹنگ کے لئے پیش ہونے والا تھا اور ساتھ ساتھ جناب والا! آپ
کو حقائق بھی مدنظر رکھنے ہوں گے کہ پاکستان اور افغانستان کے بارڈر پر جو scenario ابھر رہے
ہیں تو آپ کو اس بات کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا کہ کسی قسم کی movement بارڈر کے اوپر اور ارد گرد
possible نہیں ہے۔ دوسری طرف ہمیں یہ بات بھی مدنظر رکھنی ہے کہ امن و امان قائم
رکھنا essentially صوبائی حکومت کا کام ہے اور ہمیں اس بات کا بھی علم ہے کہ پشاور سے لے
کر پنجاب کے بارڈر تک روزانہ بھی checkings ہوتی ہیں ویسے بھی check posts بنی ہوئی ہیں
اور بالخصوص اٹک پل کے اوپر خاص چیکنگ ہوتی ہے لیکن آج کل تحریک عدم اعتماد سرحد
اسمبلی کے اندر table ہو چکی ہے اس وقت سرحد حکومت کی نظر تمام major roads کی طرف
ہے تاکہ MPAs کی movement کو کسی نہ کسی صورت میں روکا جا سکے۔

جناب یہ بات یہاں پوچھی جا سکتی ہے کہ وہ کیا واقعات و حالات تھے جن
کی وجہ سے ایک پوری بس جس کے اندر بچے اور اساتذہ موجود ہیں اور اس کے اندر تین fully
armed hijackers موجود ہیں وہ تمام کی تمام چیک پوسٹس کو کراس کرتے ہوئے اسلام آباد
پہنچتی ہے۔ جناب والا! میں یہاں کسی کے اوپر الزام تراشی نہیں کرنا چاہتا میں یہاں پر سمجھتا
ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے یہ میرا حق بنتا ہے کہ میں پاکستان کے عوام کے سامنے کم
سے کم وہ تمام circumstances سامنے رکھوں تاکہ وہ خود اس کا نتیجہ نکال سکیں تاکہ پھر وہ خود
اس ہائی جیکنگ کا اندازہ لگا سکیں کہ اس ہائی جیکنگ کے پیچھے کون سے ہاتھ کارفرما تھے۔

جناب والا! یہاں پر ایک اور بات آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا وہ یہ کہ
نہایت ہی افسوس کی بات ہے اتنا اہم واقعہ ہوتا ہے قوم کے بچے اغوا کیے جاتے ہیں
ایک open balatant act of terrorism ملک کے اندر commit کیا جاتا ہے لیکن اپوزیشن اس
موقع پر خاموش رہتی ہے لیڈر آف دی اپوزیشن جو کہ ویسے تو ہر چھوٹی موٹی بات پر بولنے کی
عادی ہیں اپنی statements جاری کرتے رہتے ہیں لیکن اس اہم ترین واقعہ پر خاموش رہتے ہیں
اور لیڈر آف دی اپوزیشن کوئی پالیسی سٹیٹمنٹ جاری نہیں کرتے بلکہ ان کی پارٹی بھی کوئی بیان
جاری نہیں کرتی۔ اس کے برعکس آپ دیکھئے تو یہ بھی نظر آئے گا کہ جو callous remarks

Deputy Leader of the Opposition نے دو دفعہ اقبال احمد خان صاحب کے سامنے کہا تھا، وہ پنجابی کا محاورہ تھا جو یہاں پر ان کے ریمارکس تھے کہ یہ مذاکرات جو ہیں منسٹر سے شروع نہیں ہونے چاہئیں تھے lower level سے شروع ہونے چاہئیں تھے۔ اگر lower level سے شروع ہوتے تو کہتے کہ جی اس کو تو callously treat کیا گیا ہے۔ بچوں کی زندگی کا سوال تھا اس کو منسٹری کی لیول پر نہیں کیا گیا۔ ویسے تو پنجابی کا idiom جو ہے کہ "آنا گن دی ہلدی کیوں آئی ہے" والا حساب ہے کہ اگر وہاں سے شروع ہوتا ہے تب بھی criticism اگر کسی اور لیول سے شروع ہوتا ہے تو تب بھی "criticism" میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اس ریمارکس نے اپوزیشن کی پوزیشن کو thoroughly expose کر دیا ہے اور یہ بات "show" کرتی ہے کہ سوائے اقتدار کی ہوس کے اپوزیشن جو ہے وہ پاکستان کی غریب عوام کے ساتھ، پاکستان کے مظلوموں کے ساتھ اور پاکستان کی future generation کے ساتھ کسی قسم کا کوئی لگاؤ نہیں رکھتی ہے۔ میں یہاں پہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دوں گا اس بات کے کہنے کا کہ افواج پاکستان اور فیڈرل گورنمنٹ کو خراج تحسین پیش کروں کہ انہوں نے جس طرح اس مسئلے کو handle کیا اور بچوں کو فوری طور پر ہائی جیکرز سے release کروایا میں سمجھتا ہوں کہ اس اقدام نے پاکستان گورنمنٹ کے اس stand کو بڑے واضح الفاظ کے ساتھ expound کیا ہے کہ پاکستان کی حکومت یا پاکستان بحیثیت قوم یہ جو ہے terrorism کو برداشت کرنے کے لئے کسی صورت میں تیار نہیں ہے، چاہے وہ internal terrorism ہو یا وہ foreigners پاکستان کے اندر آ کر کسی قسم کی terrorism کریں ہم پاکستان کی soil کو کسی صورت میں terrorists اور terrorism کے لئے کسی قسم کی پناہ گاہ نہیں بننے دیں گے۔ آخر میں ایک بار پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی قاضی حسین احمد۔

قاضی حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں تحریک التواء پیش کرنے والوں سے بھی اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ بھی کہ یہ اپنی نوعیت کا سنگین ترین واقعہ ہے، اور اس نے پوری قوم کو ایک shock سے دو چار کیا تھا۔ ہوائی جہازوں کی ہائی جیکنگ کے واقعات ہمارے ملک میں ہوتے رہتے ہیں اور اس کے نتیجے میں بھی بڑا صدمہ پہنچا ہے لیکن ہوائی جہازوں کے مسافروں اور ہوائی جہازوں کے سیکورٹی کے انتظامات

ممکن ہیں ، ہو سکتے ہیں لیکن بسوں کے اغواء کا جو واقعہ ہے یہ اتنا سنگین ہے کہ بسوں کی سیکیورٹی کا انتظام نہیں ہو سکتا، یہ ممکن نہیں ہے۔ اور جس انداز سے اس بس کو اغوا کیا گیا ہے تو اس بات کا خدشہ لوگوں میں پیدا ہو گیا ہے کہ سڑک کے اوپر سفر بھی محفوظ نہیں رہا ۔ اور اگر تین آدمی جو پسٹل سے مسلح ہیں اتنی بڑی کارروائی کر سکتے ہیں تو اس کے نتیجے میں لوگوں کو ایک خوف محسوس ہوا ہے کہ اس کے بہت خوفناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ مرکزی حکومت کو بھی اور صوبائی حکومت کو بھی اس بات کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ کوتاہی ہوئی ہے، بس اغواء ہوئی ہے صبح کے وقت اور پھر اس نے 100 میل کا سفر طے کیا ہے ، راستے میں check posts ہیں اور ان کے اوپر کوئی چیک نہیں کیا گیا ہے ، کسی کو پتہ نہ چلا کہ بس کس طرف گئی ہے ۔ اس کی بنیادی وجہ ہی یہ ہے کہ انتظامیہ صوبہ سرحد کی مفلوج ہے اور انتظامیہ اس لئے مفلوج ہے کہ مرکزی حکومت اس کو مفلوج کرنے میں ملوث ہے۔ مرکزی حکومت کو اپنی یہ ذمہ داری محسوس کرنی چاہیئے ۔ اس کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ صوبہ سرحد کی انتظامیہ مفلوج ہے اور وہاں کی صوبائی حکومت اگر کچھ کرنے کے قابل نہیں ہے تو اس کی بنیادی وجہ ہی مرکزی حکومت کی پالیسی ہے انہوں نے اس کو مفلوج کیا ہے اور پھر پنجاب میں تو مرکزی حکومت کی اور اسی پارٹی کی حکومت ہے اور جس طرح کہا گیا ہے کہ اٹک پر اس کا چیک نہ ہونا جبکہ اخبار میں آیا ہے کہ بچے ہر جگہ اور ہر چیک پوسٹ پر پرزے پھینکتے رہے ہیں کہ ہمیں اغواء کرکے لے جایا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد یہاں پر جو اسلام آباد پہنچنے کی جو ڈیلنگ ہے اس میں یہ بخل ہوگا کہ اگر ہم اس کا اعتراف نہ کریں نہ اس میں personally جنرل نصیر اللہ بابر جو ہمارے قابل فخر soldier ہیں پاکستان آرمی کے ، میں پیپلز پارٹی کا نہیں کہتا ، میں کہتا ہوں کہ ہماری آرمی کے ایک ریٹائرڈ قابل فخر soldier ہیں اور افواج پاکستان کا جو رول ہے اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور بخل سے کام لیں گے تمام لوگ اگر اس کا اعتراف نہیں کریں گے ۔

جناب چیئرمین! بس جب اغوا ہوئی ہے میں لاہور میں تھا اور مجھے چند گھنٹے میں اطلاع اس لئے ہوئی کہ میرے برادرنسبتی اس سکول میں پڑھاتے ہیں اور اسی بس میں تھے اور وہ بھی بچوں کے ساتھ اغواء ہوئے اور مجھے اپنے بھائی پر فخر ہے کہ اس کو کئی دفعہ پیشکش کی گئی اور جنرل نصیر اللہ بابر صاحب نے بھی کہا اور دوسرے ہائی جیکرز نے بھی کہ وہ جا سکتے ہیں لیکن انہوں نے انکار کیا ۔ انہوں نے کہا کہ نہیں میں اپنے بچوں کے ساتھ رہوں گا ۔ اور وہ آخر میں

نکلے ہیں ۔ اپنے برادرنسبتی قاضی شفیق اللہ کی وجہ سے۔ مجھے اطلاع وہاں پر ہوئی کہ بس اغوا، ہوئی اور پتہ نہیں ہے کہ کس طرف گئی ہے ۔ کچھ دیر کے بعد اطلاع ہوئی کہ شنید ہے کہ بس قبائلی علاقے کی طرف گئی ہے۔ آگے مہمند ایجنسی کا علاقہ ہے اس طرف جانا ممکن نہیں ہے ایجنسیوں پر پھاٹک ہیں اور پھر اغوا کرنے والے شمالی کابل کے شمال کی طرف کے رہنے والے تھے اس علاقے سے بھی ناواقف تھے اور یہ جلال آباد کو بھی نہیں جا سکتے تھے طورخم پھاٹک کو بھی عبور نہیں کر سکے اس لئے ان کی یہ مجبوری تھی کہ وہ اس طرف لے آئیں ۔ اور وہ مقصد جو انہوں نے بیان کیا وہ بھی اسی وقت حاصل ہو سکتا تھا کہ وہ اسلام آباد لے آئیں راستہ ہی ان کا اسلام آباد تھا لیکن یہ حیرانگی کی بات ہے کہ وہ اسلام آباد کیسے پہنچے ہیں ۔ پنجاب کی حکومت اور سرحد کی حکومت کی انتظامیہ دونوں کی کوتاہی اس میں شامل ہے ۔ یہ اطلاع پشاور میں پھیل گئی تھی کہ بس انک کراس کر گئی ہے اور قبائلی علاقہ کی طرف نہیں گئی۔ بس نے انک کراس کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی خاص ایجنسی یا کچھ لوگوں کی نظر میں تھی ورنہ اس طریقے سے اطلاع نہ ملتی کہ وہ اس طرف نہیں گئی وہ انک کی طرف گئی ہے اور پھر انک کے پل کو اس نے کراس کیا ہے ۔ اس کی تحقیق ہونی چاہیئے۔

پھر اس سلسلے میں جناب رضا ربانی صاحب نے بھی اور منظور گچکی صاحب نے بھی اس حوالے سے افغان پالیسی کو ہدف بنایا ہے اور رضا ربانی صاحب نے تو آمر ضیاء کہا ہے اور میں کہتا ہوں اس پر کیوں تلخی کرتے ہیں آپ اگر کسی کو گالی دیں گے تو پھر آپ کے لیڈر کو بھی ملے گی۔ اور اس کے نتیجے میں تلخیاں بڑھیں گی اور آپ کوئی خدمت نہیں کر رہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں آپ کو بتاتا ہوں کہ افغان پالیسی جنرل ضیاء الحق کی پالیسی نہیں تھی یہ جنرل نصیر اللہ بابر موجود ہیں بنفس نفیس کہ یہ آپ کے جناب ذوالفقار علی بھٹو کی پالیسی تھی۔ آپ ان سے پوچھیں انجینئر گلبدین حکمت یار کس سن میں آیا ہے استاد برہان الدین ربانی کس سن میں آیا ہے۔ استاد برہان الدین ربانی 1974 میں میرے پاس آئے تھے اور میں نے ان کو اپنی جگہ پناہ دی تھی۔ اور اس کے کچھ ماہ تقریباً 8 ماہ بعد انجینئر گلبدین حکمت یار آئے ۔ یہاں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی ، NAP پر یہ الزام ہے میں نہیں کہتا میں ان پر الزام نہیں لگاتا لیکن ان پر الزام ہے کہ اس زمانے میں وہ صوبہ سرحد میں دھماکے کر رہے تھے اور ان کے مقابلے میں یہاں پیپلز پارٹی کو وہاں کسی کی ضرورت تھی۔ انجینئر گلبدین حکمت یار یا جو بھی

ہے۔ جنرل نصیر اللہ بابر بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ اس زمانے میں یہاں آتے تھے۔ اور یہاں پر جب جنرل محمد ضیاء الحق کے انقلاب میں جب وہ برسر اقتدار آئے تھے تو پانچ ہزار رجسٹرڈ افغان مجاہدین ان کے حوالے کئے گئے۔ جنرل صاحب آئی جی ایف سی تھے۔ نصر من اللہ وہاں چیف سیکرٹری تھے اور جناب ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم تھے اور ان تینوں کے علاوہ صوبہ سرحد کی حکومت کو بھی پتہ نہیں تھا کہ یہ افغان مہاجرین کس طرح آئے ہیں۔ یہ الگ داستان ہے۔ جنرل نصیر اللہ بابر یہاں موجود ہیں۔ آپ کو بتا دیں گے۔ لیکن یہ پالیسی جنرل ضیاء الحق کی نہیں تھی۔ اگر یہ کوئی discredit ہے تو بھی آپ کے کھاتے میں جاتا ہے اگر credit ہے تو بھی اس میں آپ کا کوئی حصہ ہے۔ سلسلہ نہیں ہے لیکن کچھ ہے۔ اس کی ابتداء آپ لوگوں نے کی تھی تو اس لئے بہت زیادہ تلخی گھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم آپس میں مل جل کر جو بھی بات کریں قومی مصلحت میں ہو۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں تمام افغانوں کو متہم کرنا اور ان کو ملیا میٹ کرنا اپنے پورے کئے کرائے پر پانی پھیرنے کے برابر ہے۔ جناب استاذ برہان الدین ربانی نے اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ جناب وزیر اعظم افغانستان انجینئر گلبدین حکمت یار نے اس کی مذمت کی ہے۔ افغانستان کے سفارتخانے نے اس کی مذمت کی ہے۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ آپ نے ہمارے افغان باشندوں کے ساتھ سفارتخانے میں مداخلت کی ہے اور اس کی sanctity کو آپ نے مفلوج کیا ہے کسی نے یہ نہیں کہا ہے اس لئے یہ جتنی بھی افغان پالیسی سے ہم کو ایک بہت بڑی اہمیت ہے نتیجے بھی ہیں اور افغانستان میں امن قائم ہوگا انشاء اللہ ضرور قائم ہوگا اور اس امن کے قیام کے بعد ہی یہ یک جان ہو چکے ہیں یہ دونوں ملک ہیں اور یہ دونوں قومیں یہاں یک جان ہو چکی ہیں اور ہمیں ان میں کسی قسم کے ایسے کسی trap میں نہیں آنا چاہئے کہ ہمارے افغانستان کی حکومت اور افغان قوم اور افغانوں کے ساتھ تعلقات خراب ہوں۔ یہ ہماری دفاعی ضرورت بھی ہے۔ ہماری تاریخ ایک ہے۔ ہماری ثقافت ایک ہے ہماری زبان ایک ہے آپ افغان بارڈر پر کھڑے ہو کر نہیں کہہ سکتے کہ یہ الگ قوم ہے اور وہ الگ قوم ہے۔ آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس طرف مسلمان ہیں، اس طرف مسلمان ہیں۔ اس طرف مہمند ہیں اس طرف بھی مہمند ہیں اس طرف ملا گوری ہیں، اس طرف بھی ملا گوری ہیں اس طرف زدران ہیں اس طرف زدران ہیں قبیلے ایک ہیں۔ زبان ایک ہے۔ کلچر ایک ہے، ثقافت ایک ہے۔ علاقہ ایک ہے مذہب ایک ہے۔ یہ لسانی بنیادوں پر بھی تقسیم نہیں ہونا چاہئے۔ پاکستان

کو بھی اور افغانستان کو بھی۔ اور یونین کی بنیاد پر اس پورے علاقے میں بہت امکانات ہیں آپس میں ملنے کے اور اکٹھے ہونے کے اور ان امکانات سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے خلاف سازش ہو رہی ہے اور اس سازش میں کچھ لوگ ملوث ہو رہے ہیں۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ وہ اس trap میں نہ آئیں اور جو بہت بڑی تحریک بڑے امکانات کے ساتھ شروع ہو چکی ہے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں عزم کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ آگے بڑھیں۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔ جناب اعجاز علی خان جتوئی۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ سب سے پہلے تو یہ معاملہ prove کرتا ہے کہ law and order situation کس حد تک پہنچ چکی ہے۔ دوسرے دوستوں نے یہاں پر کہا کہ ایک صوبائی حکومت کا اس میں failure ہے جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف ایک صوبائی حکومت بلکہ دو صوبائی حکومتیں آتی ہیں اور ایک فیڈرل حکومت آتی ہے۔ فیڈرل حکومت اس طرح آتی ہے کہ اٹک کی پوسٹ پر کسٹم کی جو چیک پوسٹ ہے وہ فیڈرل حکومت کے تحت ہے اور میں سمجھتا ہوں اسی طرح سے کئی انجینیئرز، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے جناب چیئرمین کہ کل خدا نے خیر کی ہے کہ بچے سلامت نکل آئے وہاں سے اور اس میں جناب نصیر اللہ بابر صاحب نے بڑی کوشش کی ہے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں لیکن اگر یہ واقعہ اس کے برعکس ہوتا --- ہماری political polarization دیکھیں کہاں تک پہنچی ہے کہ ہماری سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے پر الزام تراشی میں اس حد تک گئی ہیں کہ اس خالص law and order situation کو بھی ہم نے جو ہمارے ہاں سیاسی پارٹیوں کے اندر ہے اس کو ہم یہاں لائے ہیں کیا محترم آفتاب احمد شیرپاؤ صاحب اگر آج سرحد کے وزیر اعلیٰ ہوتے تو کیا یہی الزامات اس طرح لگتے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ مشترکہ ذمہ داری ہے فیڈرل گورنمنٹ کی اور دونوں صوبوں کی انتظامیہ کی۔ پوڑے ڈیڑھ سو میل کا سفر کوئی مذاق نہیں ہے۔ بس دس جگہوں پر رکی ہوگی اور اندر جو لوگ بیٹھے تھے وہ ہتھیاروں سے لیس تھے اور دن کا ٹائم تھا۔ اس کے بعد میں جناب چیئرمین! یہ سمجھتا ہوں کہ law and order situation جس حد تک گئی ہے وہ بھی ذرا قابل غور ہے۔ ایک طرف تو ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے اور صوبائی مسئلے میں فیڈرل

گورنمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے ۔ جناب چیئرمین! کیا سندھ کے اندر 1992 سے فیڈرل گورنمنٹ نے direct rule نہیں کیا ہوا۔ 1992 سے فوج وہاں operate کر رہی ہے تو کیا یہ فیڈرل گورنمنٹ کا عمل نہیں ہے ۔ وہاں پر بھی جو law and order situation ہوتی ہے کیا اس سے فیڈرل گورنمنٹ بری الذمہ ہے؟ جناب چیئرمین! میں یہ نہیں کہتا کہ حکومت کی ذمہ داری ہے یہ state کی ذمہ داری ہے کہ state کے اندر جتنے constitutional rights جو protections کے ہیں شہریوں کے وہ ان کو مہیا کریں اور سب سے بڑا اگر کوئی constitutional protection ہے وہ تحفظ ہے اگر وہ تحفظ ہمیں نہیں دے سکتے ۔ اور اگر ہم سکولوں میں بھی محفوظ نہیں ہیں ، ہم سڑکوں پر بھی محفوظ نہیں ہیں ، زمینوں میں محفوظ نہیں ہے تو پھر کونسی جگہ ہے جہاں ہم محفوظ ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ جنرل ضیاء الحق کی پوری tenure اگر آپ دیکھیں اس نے پاکستان کے اندر جو حالات پیدا کئے اس کی آئندہ کئی نسلیں اس کی فصل کاٹیں گی جو انہوں نے بویا ہے لیکن جنرل ضیاء الحق سے پہلے جناب چیئرمین! ایوب خان بھی تھے ۔ یحییٰ خان بھی تھے ، کل کے ضیاء الحق کا کوئی ایک منظور نظر ہے تو پرسوں والے ایوب خان کا کون سا منظور نظر تھا۔ اس ایوب خان کے ساتھ تعاون کرنے والے کون تھے ؟ میں سمجھتا ہوں کہ وقت آ گیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے چہروں سے پردے اٹھائیں۔ اگر 30 سال گزرنے کے بعد ہندوستان کی تقسیم کے حقائق ہمارے سامنے آج آ رہے ہیں ۔ 30 سال کی پرانی لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی ڈائری کو اگر برٹش لائبریری سے نکال کر اگر لوگ کتابیں لکھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی 47 سال کی تاریخ کا موازنہ بھی کریں کہ ہم نے یہاں کیا کیا ہے ؟ اور ہماری کئی حکومتوں نے اور کئی بڑے بڑے لوگ جن کے بڑے چرچے ہوتے ہیں کہ وہ بڑے بڑے لوگ بڑی محنت کرکے آئے ان کے چہرے بھی کھلنے چاہئیں کہ وہ اصل میں کون تھے اور کیا تھے؛ ہم تو قاضی صاحب کے نہایت ہی مشکور ہیں انہوں نے یہاں بتا دیا کہ یہ ضیاء الحق کی افغان پالیسی مرحوم بھٹو کے وقت میں طے ہوئی تھی۔ اس طرح اگر دیکھیں گے تو ہماری الطاف حسین صاحب 1971 میں آئے تھے تو یہ بھی ان کے کھاتے میں جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جیسا کہ شروع میں میں نے عرض کیا کہ ہماری political polarisation اس حد تک چلی گئی ہے کہ ہم ہر موقع کو اسی context میں

دیکھتے ہیں جو ہمیں suit کرتا ہے ۔ جناب چیئرمین ! ہم تو پہلے بھی کہتے تھے کئی حکومتوں کے متعلق--- یہ ایوان گواہ ہے کہ ہم کہتے رہے ہیں ۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم جب زندہ تھے ہم تین ممبر تھے اس ہاؤس میں ' طارق چوہدری صاحب اس ایوان میں موجود ہیں ' جاوید جبار صاحب اس ایوان میں نہیں ہیں' یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم تین ہوتے تھے 1987 کے اس ایوان میں اور ہم اپوزیشن میں تھے اس وقت ہم یہ کہتے تھے کہ ڈرو اس وقت سے جب اس بندوق کا رخ جو آج کابل کی طرف تم بھیج رہے ہو ' جس طرح سے آج تم کابل میں جھگڑے کروا رہے ہو ۔ اس بندوں کا رخ اگر اسلام آباد کی طرف ہوا تو خدانخواستہ پھر تم کھڑے بھی نہیں ہو سکو گے۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں ہماری جو سیاسی تاریخ ہے یہاں پر individual لوگوں نے جو role ادا کئے ہیں یا dictators نے یا سیاسی جماعتوں نے جو role ادا کئے ہیں آج اس کی سب سے بڑی living example آپ کو سندھ میں نظر آئے گی۔ اور اس کے بعد باقی ملکی حالات آپ کے سامنے ہیں آخرکار ہم کیا اکیسویں صدی میں اس طرح جائیں گے کہ یہاں ہمارے پاس total anarchy ہے ۔ law and order کو maintain کیا جا سکتا ہے نہ ہمارے شہریوں کے لئے کوئی تحفظ ہے ' نہ ہمارے شہریوں کو بنیادی سہولتیں میسر ہیں ۔

جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی حکومت کی اولین constitutional responsibility ہے تو وہ ہے protection of citizens and giving them fundamental rights' یہاں پر ہمیں عجیب تماشے نظر آتے ہیں ۔ اگر آج ہم political party کے طور اپوزیشن میں ہیں تو ہمارا ایک رویہ ہے ۔ اگر آج ہمیں اپوزیشن میں حکومت victimize کرتی ہے تو ہم ان courts پر بھی بولنا شروع کر دیتے ہیں ۔ جناب چیئرمین! کہ انہی عدالتوں کو جن کو ہم نے یہاں oppose کیا تھا 12th amendment کہ ہم ان خصوصی عدالتوں کو نہیں مانتے اور اس وقت جو ہمارے دوست اب حکومت میں بیٹھے ہیں وہ ہمارے ساتھ تھے ہم یہی کہتے تھے کہ ہم 12th amendment کو نہیں مانتے ۔ ان کو اس وقت محترمہ kangroo courts کہتی تھیں آج ان courts میں کون سے پر لگ گئے ہیں آج ان courts میں کون سا سونا آ گیا ہے کہ وہ courts acceptable ہوگئی ہیں جس court میں اگر بےنظیر بھٹو اگر trial ہوتی ہے تو وہ kangroo court ہے اور جس court میں مرتضیٰ بھٹو کا trial ہوتا ہے وہ kangroo court نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں یہ dual standards ہیں ۔ یہ رویے ہمیں

یدیل کرنے چاہئیں۔ آپ کو کہیں line draw کرنی پڑے گی۔ یہ line draw کرنی پڑے گی۔ یہ
political confrontatio کی طرف جس طرح سے ہم جا رہے ہیں - یہ polarisation' یہ اتنی
confrontatio' میں سمجھتا ہوں آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم بیٹھ کر اپنے مسائل طے
کریں کہ ہم نے ملک کو کس طرح چلانا ہے - ہمیں اسلک کو آگے کس طرح لے جانا ہے -
نرل ضیاء الحق کے دور میں اگر worst victimization ہوئی ہے تو سندھ میں ہوئی ہے - ہمارے
س تو بڑی عجیب situation ہے - جناب چیئرمین ! اسوقت اگر آپ دیکھیں تو جنرل ضیاء الحق
ساحب نے M.Q.M. create کی- جنرل ضیاء الحق نے کیاکیا نہیں کیا - لیکن ہم آج بھی آپ
کے ساتھ اس بات پر تیار ہیں کہ آئیں کڑوی گولی کھاتے ہیں - آیئے اکٹھے ہو کر چلیں ورنہ اس
طرح سے کام نہیں چلے گا - یہ اس نے کیا ' یہ اس نے کیا- اگر دو ہمارے ممبران نے یہ
motion move کی ہے تو ہمیں بڑی خوشی ہے - یہ کہہ دینا کہ اپوزیشن نے اس مسئلے پر
motion move نہیں کی میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک قسم کی تہمت ہے کہ motion move
نہیں کی - جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارےدو معزز ممبران نے
motion move کی ہے اور ہم سب کو موقع ملا ہے کہ ہم اپنے views express کریں- ہم اس
کو بھی اس حد تک لے جاتے ہیں کہ نہیں یہ اپوزیشن اور حکومت کا معاملہ ہے - جناب چیئرمین!
میں سمجھتا ہوں نمبر ایک ذمہ داری overall سب سے پہلے وفاقی حکومت کی ہے اگر وہ صوبوں کی
ذمہ داری نہیں لیتی اور کہتی ہے کہ آپ آج سے خودمختار ہیں تو ہمیں خوشی ہوگی ' ٹھیک ہے
بھئی آپ کر لیں لیکن .کیا صوبے فیڈریشن کا حصہ نہیں ہیں اور وہاں جو حکومت موجود ہے کیا وہ
elected government نہیں ہے - یہاں کل اگر آپ کا vote of no-confidence ہو جاتا ہے '
ہمیں خوشی ہوگی- بالکل اس کو آپ لائیں constitutional and democratic طریقے سے لائیں
لیکن آپ یہ کہہ دیتے ہیں کہ صابر شاہ کی حکومت تھی اسی کا سارا قصور ہے - میں سمجھتا ہوں نہیں
جناب اس میں پھر بھٹو صاحب بھی آتے ہیں ' اس میں محترمہ کی اپنی حکومت بھی آتی ہے
جس میں اتنی چیک پوسٹیں کراس کی ہیں بس نے اور آخر کار یہاں پارلیمنٹ ہاؤس تک پہنچی ہے-
جناب چیئرمین ! اگر یہا ں سے دیکھیں تو اس طرف سے باہر نکلنے میں بھی دو تین pickets نظر
آئیں گی - راولپنڈی تک جانے کے لئے تین pickets ہیں - یہاں سے کراس کرکے جاتے ہیں-
ہر گاڑی کو پولیس والے روک کر دیکھتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری security agencies

اور ہماری agencies جو ذمہ دار ہیں responsible constitutionally to maintain law and order اور میں سمجھتا ہوں کہ کلیتاً تینوں حکومتوں پر ذمہ داری آتی ہے کہ اس ذمہ داری کو قبول کریں۔ political confrontation میں ہم ایک دوسرے کے اوپر نہ جائیں کہ تمہارا دہشت گرد خراب ہے، میرا دہشت گرد درست ہے۔ شکریہ۔

**جناب چیئرمین۔** اخونزادہ بہرہ ور سعید۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید۔** بہت شکریہ جناب، بسم اللہ الرحمان الرحیم، جناب والا ! یہ مسئلہ جو اس وقت زیر بحث ہے واقعی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جناب قاضی صاحب نے اس کے کئی پہلوؤں پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ میرا نکتہ نگاہ ان دو صاحبان سے جو ابھی پیش کر رہے تھے، ذا ہٹ کر ہے۔ صبح سویرے جب سوالوں کا وقفہ چل رہا تھا، میں پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھا اور میں نے جنرل بابر صاحب کو مبارکباد پیش کی۔ اس لئے کہ انہوں نے اس مشن کی تکمیل بخوبی سر انجام دی جس مشن کی ابتداء بھی انہوں نے کروائی تھی، خواہ اس کو کسی نے appreciate نہیں کیا انہوں نے یہی سمجھا کہ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ جناب میرا یہ پختہ عقیدہ ہے جس وقت سے افغانستان میں جہاد کامیاب ہوا ہے اس وقت سے یا اس سے پہلے ہندو لابی بڑی ہوشیار ہے، یہودی بڑے ہوشیار ہیں اور دوسرے غیر مسلم ممالک بھی بڑے ہوشیار ہیں کہ کسی طریقے سے افغانستان میں امن نہ ہو۔ افغانستان اور پاکستان ایک دوسرے کے قریب تر نہ آئیں اور ایک دوسرے کے ساتھ شیر و شکر نہ ہوں۔ اس میں وہ خود بھی ملوث ہوتے ہیں اور ہمارے اپنوں میں سے بھی، ان کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ جناب والا! ایسا بھی وقت تھا کہ جب یو این او میں پاکستان کے داخلے کا مسئلہ تھا تو اس وقت صرف افغانستان نے اس کی مخالفت کی تھی۔ لیکن جب اس پر تنگی کا وقت آیا، جب ایک سپر پاور نے اس پر حملہ کیا تو جنرل ضیاء الحق نے، خدا وند کریم ان کو جنت میں جگہ دے، ڈنڈے کے ساتھ اور ایسے اسلحہ کے ساتھ افغانوں کی مدد کی اور وہ روس کے ساتھ ٹکرا گئے۔ اور اس سپر پاور کو افغانستان سے نکال دیا۔ کیا یہ ان کا جرم ہے کہ اس نے روس کو یہاں سے نکال کر دنیا کو بتا دیا کہ روس کا جو ریچھ ہے ایسا نہیں ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔

اب میرا یہ دعویٰ ہے کہ اس حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کسی طریقے

سے بھی افغانستان میں امن نہ ہو ۔ افغانستان کے ساتھ ہمارے تعلقات خراب تر ہو جائیں۔ اس طرح سے اگر یہ خراب تر ہو جائیں گے تو ہمارے Central Asia کو پہنچنے کے جو راستے ہیں وہ بند ہو جائیں گے اور اس طرح سے ہنود ' یہود اور دوسرے غیر مسلم ممالک کو وہ چیز نصیب ہو جائے گی جو کہ اس وقت ان کو نصیب ہونا مشکل ہے ۔ میں ایک سوال کرتا ہوں اپنے آپ سے' پشاور سے بس اغوا ہوتی ہے ہمیشہ جب کوئی پشاور سے اغواء ہوتا ہے یا لاہور سے کوئی اغواء ہوتا ہے یا اسلام آباد سے جو اغواء ہوتے ہیں وہ تو وہاں کے قریب قبائلی علاقے میں جاتے ہیں یہ بس جو بچوں سے بھری ہوئی ہے یہ اسلام آباد کیوں لائی گئی؟ کیا اس سے پہلے بھی کوئی اغواء پشاور سے کرکے اسلام آباد لائے گئے ہیں ؟ جواب ہے "نہیں" پھر ایسا کیوں ہوا کہ جب بس پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے کھڑی ہوگئی تو پھر اس کو افغان سفارت خانے میں کیوں حفاظت سے پہنچایا گیا؟ کس نے پہنچایا ؟ آپ نے پہنچایا' صحیح ہے ' میرا بھی یہی مطلب ہے کہ وزارت داخلہ نے پہنچایا ہے۔ میرا یقین ہے کہ سارا ڈرامہ تیار کیا گیا ہے ۔ یہ یا تو ایک شخص کے دماغ کا کرشمہ ہے یا وزارت داخلہ کر سکتی ہے ۔ یہ کہنا کہ جو ادارے چیکنگ کے لئے یا اطلاع دینے کے لئے کام کر رہے ہیں انہوں نے بر وقت اطلاع نہیں دی ' کیسے دیتے ' ان کو بتایا گیا تھا وہ تو اعتماد میں لئے گئے تھے اس کرشمہ کو تیار کرنے میں ان کا بھی ہاتھ ہوگا۔ جناب والا! اب یہ کڑیاں آہستہ آہستہ ملنے والی ہیں ۔ ایک طرف اقرار کیا جاتا ہے افغانستان کے ساتھ ہمارا بارڈر کھلا ہے لیکن آج تسلیم کیا گیا ہے کہ افغانستان کے ساتھ ہمارا بارڈر seal ہو گیا ہے ۔ بسیں دکھاتے ہیں اس میں غلہ جا رہا ہے وہ تو باہر سے آنے ہوئے ہیں وہ جا رہے ہیں اس کا credit آپ کیوں لیتے ہیں ؟ جناب والا! افغانستان کا اس کے ساتھ ' فوجی نکتہ نگاہ سے پاکستان کو جو فائدہ ملتا ہے ' جنرل صاحب جانتے ہیں ' وہ انڈیا کو برداشت نہیں ہے ۔ یہاں پر انڈیا کے ساتھ جو ہمدردی رکھنے والے ہیں وہ اس پر کام کر رہے ہیں کہ پاکستان کو یہ نصیب نہ ہو۔ اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ ایک ذی ہوش آدمی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ ایک بچوں سے بھری ہوئی بس صبح سے لے کر ' فرنٹیئر گورنمنٹ نے اس کو چیک نہیں کیا' فرنٹیئر گورنمنٹ کو کوئی چیک کرنے دیتا تو' فرنٹیئر گورنمنٹ کو تو آپ نے حبس بے جا میں رکھا ہے' آپ ہیلی کاپٹر میں MPAs کو custodyمیں کرکے وہاں پہنچاتے ہیں ۔ جنرل صاحب اسے کمانڈ کر رہے ہیں اور ہم انشاء اللہ کل پھر پہنچا دیں گے تو فرنٹیئر گورنمنٹ کے ساتھ آپ نہیں ہیں ۔ صاحب اگر وہاں کوئی ہے تو

جنرل صاحب ہے ۔ اس کا ڈنڈا ہے ' اس کی حکومت ہے ' اس کی فرمائشیں ۔

میں ایک دوسرا سوال کرتا ہوں کہ جنرل صاحب آپ تو میرے صوبے کے ہیں آپ کیوں صوبہ سرحد کو war theatre میں convert کرنے کی سازش میں شامل ہیں ' ایسا کیوں کر رہے ہیں ۔ آپ کہیں افغانستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کو خراب تر بنانے میں معاون ثابت تو نہیں ہو رہے ۔ جناب والا! یہ ایک نیشنل یا انٹر نیشنل سازش ہے یعنی عجیب سی بات ہو گئی پشاور سے بس آ رہی ہے ' خود ہی فرماتے ہیں کہ چیک نہیں ہو رہی ۔ ارے بھائی چیک کیسے ہو جب بادشاہ خود اس کے ساتھ ہے ۔ چیک نہیں ہوں گے ۔ یہاں پارلیمنٹ میں آئے یہاں سے واپس پہنچائے گئے ' کیوں پہنچائے گئے اور پھر جو ڈراپ سین ہے negotiations ہو رہی ہیں اور پھر آخر میں ان تینوں کو یہ کہتے ہیں کہ افغان تھے ' ان تینوں کو قتل کیا جاتا ہے تاکہ پھر evidenceباقی نہ رہے ۔ وہی چیز ہوئی جو خان لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد اس شخص کو قتل کر دیا گیا تاکہ evidence باقی نہ رہے ۔

جناب والا! میرے ایک دوست فرماتے ہیں یہ terrorism ہے ۔ فلاں جنرل صاحب نے اس کو terrorism میں encourage کیا ہے ۔ میں یہ سوال پوچھتا ہوں کہ terrorism کا طریقہ کس نے ایجاد کیا ؟ کیا ضیاء صاحب نے " الذوالفقار " بنائی تھی ۔ کیا ضیاء صاحب کے حکم پر وہ جہاز افغانستان پہنچایا گیا تھا ہاں اگر اس وقت بھی آپ اس کے ساتھ پارٹی تھے تو مبارک ہو آپ کو اس گورنمنٹ کے ساتھ بھی پارٹی ۔ واہ جنرل صاحب' I also salute you ۔

جناب والا! میں عرض کر رہا تھا اب ایک چیز باہر آئے گی اور وہ ایسی چیز ہے جس سے پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات مزید خراب ہوں' جس سے پاکستان مزید بدنام ہو' جس سے پاکستان کو بدترین سٹیٹ ظاہر کرنے کی attemptہو رہی ہو۔ آج کتنے سالوں کے بعد' اگر کسی کو یاد ہے اس وقت جب ایک وزیر داخلہ کو دہلی بھیجا گیا اس وقت میں نے شور مچایا کہ اس کے پاس documents ہیں مشرقی پنجاب کے' کشمیر کے اور وہ فہرستیں لے جا رہے ہیں۔ اس وقت کسی نے بات نہیں کی کیونکہ وہ غریب آدمی کی بات تھی۔ اب وہ ہماری ملکہ خود فرماتی ہیں کہ یہ میں نے کروایا ہے۔ مبارک ہو آپ اگر ایسا نہیں کریں گے تو آپ نہرو خاندان کے ساتھ کیسے تعلقات خوشگوار رکھیں گے' آپ اگر ایسے نہ کرتے تو راجیو بھائی کیسے بھائی بنتے' آپ ایسا نہ کرتے ---

**جناب چیئرمین**۔ اب آپ wind up کر لیں ۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید**۔ جناب والا! یہ تو ایک ایسی سازش ہے ---

**جناب چیئرمین**۔ نہیں ٹھیک ہے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ دیکھیں اس بحث کے لئے دو گھنٹے ہوتے ہیں ' بہت سے لوگ بولنا چاہ رہے ہیں ۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید**۔ بہت لوگ تو بول چکے جناب ۔

**جناب احسان شاہ**۔ جناب اس طرح کے ذاتی حملے تقریر میں نہ کئے جائیں کسی کا نام لے کر ۔

**جناب چیئرمین**۔ مسئلہ تو اہم ہی ہوتا ہے لیکن سب کو موقع دینا ہوتا ہے مہربانی کرکے اس کو wind up کریں۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید**۔جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ بچوں کے اغوا، کے مسئلے کو ایک ایسی چیز بنا دی گئی ہے جس کے انچارج میرے خیال میں ہمارے وزیر داخلہ تھے اور اختتام بھی انہی کے ہاتھوں ہوا۔ اور وہ تین بندے اس لئے افغان کہلائے گئے ' اگر تفتیش کی جائے تو افغان نہیں ہوں گے ' ہو سکتا ہے سارے نہ ہوں لیکن افغانستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کو مزید خراب کرنے کے لئے یہ شوشہ چھوڑا گیا ہے ۔ اس کو ایمبیسی میں رکھنا اور اس کو وہاں تک پہنچانا اس میں کیا تک ہے ؟ یہاں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے اس کو گھیرے میں لیتے' کیوں نہیں لیا؛ ابھی ڈرامے میں کچھ فاصلہ باقی تھا اس واسطے انہوں نے وہاں پہنچایا تو جناب یہ پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے ' بدنام کرنے کے لئے آج شوشہ نکلا کہ سکھوں کے لئے میں نے راجیو بھائی کی مدد کی ۔ اس وقت میں موجود نہیں تھا اس لئے یہ جو اقبال جرم ہوا ہے جس کے ثبوت میں اس کے بعد جو چیزیں ہو رہی ہیں یہ اسی کی کڑی ہیں ۔ جو 'Raw' چاہتا ہے ' جو ہندو چاہتا ہے ' جو یہود چاہتا ہے اور اس کے بڑے کارندے یہاں کام کر رہے ہیں ۔ مجھے بڑا افسوس ہے اگر اس میں ہمارے وزیر داخلہ شامل ہیں ' بڑا دکھ ہے لیکن جناب والا! میں عرض کروں گا کہ یہ الزام لگانا کہ جنرل ضیاء الحق ' انہیں خدا بخشے ' نے ایسا کیا ' وہ آمر تھا یا نہیں ' آمر مطلق کو آپ یاد کریں جس نے عبوری آئین بنایا جس میں تحریر یہ کیا کہ He will be Mr. Zulfiqar

Ali Bhutto. He will be the first President.

(مداخلت)

Mr. Chairman: But you see the point is ,

وہ صحیح فرما رہے ہیں ۔

why to bring up these issues which divert the debate from the real thing to something else. It is not necessary.

پھر کر لیں گے ۔ جی جناب بشیر احمد مٹہ صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب میں پیاسا ہی رہ گیا۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے سب کچھ تو کہہ دیا ہے ۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب چیئرمین! میں بہت زیادہ وقت نہیں لوں گا جیسے آپ نے کہا ہے میں اس debate کو اصلی محور سے divert نہیں کروں گا ۔ جہاں تک پالیسی کا تعلق ہے اس پر کئی دفعہ ہم بول چکے ہیں جب موقع آئے گا تو اس پر اظہار خیال کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ موضوع لمبا ہے اس پر اگر ہم dilate کریں تو I think it will take a long time, longer than is available now. اس میں جو ابھی incident ہوا ہے اس کو اگر ہم coolly دیکھیں تو یہ کوئی ایسا بہت بڑا غیر متوقع واقعہ بھی نہیں ہے پاکستان کے context میں۔ ابھی پچھل دو ، تین مہینے پہلے آپ کے سامنے پارلیمنٹ ہاؤس میں آگ لگی اس وقت بھی لوگوں نے کہا کہ یہ دنیا کا عجیب ترین واقعہ ہوا ہے تو اس قسم کے عجیب ترین واقعات یہاں ہوتے رہتے ہیں اور یہ ان سے چشم پوشی ہے اگر ہم یہ کہیں کہ یہ واقعہ ہوا تو بہت بڑا ہوا ۔ وہ واقعہ ہوا تو بہت بڑا واقعہ ہوا ۔ وقتاً فوقتاً بلکہ consistently اس ملک میں ایسا دستور رہا ہے کہ لوگ negligent رہے ہیں ۔

and they have only paid lip-service to the duty which is assigned to them. There is a lot of lamentations when a thing happens but before that there is no foolproof arrangement to stall things which are undesirable and which are detrimental to the peace and tranquillity of the society. So, to say that 'it is

something which is unprecedented, something which has fallen from the sky, and which is extraordinary, I think it is a bit of exaggeration. People by and large, in this coduntry who are supposed to be vigilant are usually negligent and this is one of the classical examples of that attitude.

Now here sir, in this incident, had it been a simple incident, then we would concentrate on that part of it which I just mentioned but there are certain intriguing missing links in this whole episode. First of all, sir, my honourable colleague here in a very presentable way, has alleged that crossisng of the Attock Bridge was a lapse on the part of the Frontier's Government. I would like to inform him that the bridge is on that side of the checkpost and when you cross the bridge then you enter the territory of Punjab and the checkpost is in the territory of the Province of Punjab. Now, I keep on coming and goding from Fontier very ofter, every two or three days, we keep shuttling between Peshawar and Islamabad. On each occasion, the Police people or the Customs people (there are two or three agencies) stop us and they enquire from us. Once a junior Police Officer, after I disclosed my indentity to him and told him that I was a Senator and I was going towards Rawalpindi, then he asked me ," where are you going"? I said " this is not your concern. I am a citizen of this country and it is my sweet wish to go where-ever I want to go. You can check my card if you like but as far as where I am going, this is my own concern and my sweet wish". So, I did not tell him all the details. He said, no, you are a Senator and somebody might enquire about you from us. I said, "this is something very far-fetched and nobody will enquire from you about my whereabouts". In certain cases they are so strict ; may be, they want to victimise the people who travel from that side into the territory of Punjab. Otherwise, I don't know what is the purpose

bnehind it. But in this case when this bus crossed, I wonder, why nobody signalled to the bus and stopped it on the way. So, there is this first missing link in it. Then, the other missing link is that as you enter Islamabad sir, from that side, from the side where the road comes from Peshawar, there are two major check posts. One is at the juncture of Cantonment and the territory of Islamabad and the other one is right here near the Zero Point. Now, how could this bus cross these two checkposts, check points without being identified, or without being interrogated. So, if these missisng links had any purpose behind them, and if they had anything intriguing in them, I cannot assert with any certainty. But if it was due to anybody's negligence, then the Interior Minister must take strict notice of it and to avoid such eventualities in fututre, these people who are incharge there, they must be taken to task. One tragedy in this country is that therer is no sense of accountability. Here you do anything and there will be people who will protect you, who will get you off the hole. Even if you commit a big crime, there will be very worthy people who will come and will intercede with the highest authority on your behalf. So, I would impress upon the Interior Minister who has a reputation for strictness that he should be very strict in this matter and whoever is negligent in this matter, he should be brought to book, he should be taken to task, he should be asked and he should be punished. An no commissions and committees should be instituted to enquire into these matters.

The other matter, sir, that I want to point out is that I am not very sure whether by killing these three hijackers, we have not missed a chance of unearthing the real motive behind this incident. Sir, because, if these people really wanted what they professed that they wanted, then, they could have hijacked this bus and parked it right somewhere near Peshawar, because they

were armed and they took the risk that they have already taken. But to drive the bus into Islamabad, to make a drama of it in Islamabad, to bring it in such limelight, means that there was something behind this whole incident and now we are deprived of knowing what was really behind it. So, I think, in that respect a bit of haste appears to have been shown. I am not sure, because I don't know what the actual position there was, may be, the position of the boys was very critical but, I think, if we could have captured atleast one of these hijackers alive something more would have come to light.

As far as policy, sir, I don't want to express any opinion with regard to that because that is a wide subject. How we initiated the Afghan policy, how we reaped the bitter fruit of that policy, and how still the people of Afghanistan and the people particularly of those areas in Pakistan which are adjacent to Afghanistan are reaping the bitter fruit of that policy.

Mr. Chairman: I think that is a big subject-----

Mr. Bashir Ahmed Matta: Yes sir, that is big subject and I don't want to dilate on that. I thank you very much sir.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Ehsan Shah Sahib.

مولانا سمیع الحق ۔جناب میرا نام بھی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ میں چاہ رہا ہوں کہ ہر ایک پارٹی کا ایک ایک آدمی بول لے۔ مولانا صاحب آپ کو بھی وقت دیتے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ سب کو وقت مل جائے لیکن پہلے ایک ایک ہر پارٹی کا ہو جائے تو کیا وقت پانچ منٹ کر دیں؟

مولانا سمیع الحق۔ پانچ منٹ کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ چلیں احسان صاحب پانچ منٹ میں ختم کرنے کی کوشش کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ آپ priority کے لحاظ سے موقع دیں۔ جب آپ نام مانگتے ہیں ----

جناب چیئرمین ۔ میں نام مانگتا ہوں کہ کون کون بولنا چاہتا ہے۔

I fix the priority and I have balance the debate. That is my responsibility.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ responsibility آپ کی ہے ۔ یہ نہیں کہ جو پہلے تھے---

Mr. Chairman: I know what is my responsibility. Dr. Sahib please sit down. Yes, Ehsah Shah Sahib.

سید احسان شاہ ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس موقع پر اپنی جماعت کا موقف بیان کرنے کا موقع فراہم کیا ۔ جناب دیکھا جائے تو میرے خیال میں یہ اتنا سنگین واقعہ نہیں ہے لیکن دوسرے معنوں میں کہ آیا اس طرح کے واقعات روز ہوتے رہیں گے یا آئندہ ان کے تدارک کے لئے کیا لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ اس طرح یقیناً یہ ایک سنگین واقعہ ہے ۔

جناب والا! یہاں پر میرے کئی دوستوں نے ایک صوبائی حکومت کے فیل ہونے کا ذکر کیا دوسرے دوستوں نے وفاقی اور دو صوبائی حکومتوں کے فیل ہونے کا ذکر کیا ۔ سچ بات تو یہ ہے کہ اس میں مرکزی حکومت سمیت دو صوبائی حکومتیں بھی ناکام ہو چکی ہیں ۔ ایک بس پشاور سے اغواء ہوتی ہے ہائی جیکرز کے پاس بم ہیں اور وہ مسلح ہیں اور راستے میں چیکنگ کے باوجود ان کا کوئی چیک نہیں ہوتا اور وہ آ کر اسلام آباد میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے اور وہ خود آ کر بتاتے ہیں کہ جی ہم نے اس بس کو اغواء کیا ہے ۔تو اس سے بھی شبہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی سوچے سمجھے منصوبے کا نتیجہ تو نہیں ہے ۔ اب خدا جانے کہ اس میں صوبائی حکومت کا کتنا رول ہے یا مرکزی حکومت کا کتنا رول ہے ، یہ ہم نہیں کہہ سکتے۔ بہرحال ایک بات جناب والا! سامنے آتی ہے کہ وہاں کی صوبائی حکومت کو وفاقی حکومت نے کسی کام کے قابل نہیں چھوڑا۔ غیر جمہوری انداز سے جس طرح کہ ممبروں کی خرید و فروخت جاری ہے وہ اپوزیشن کے

حوالے سے بھی اور حکومت کے حوالے سے بھی ہے ۔ اس سے حکومتیں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر سکتیں۔

جناب والا! اس الیکشن سے ذرا ہم پیچھے جائیں تو ملک 1970 جیسے حالات سے دوچار ہے ۔ اس وقت بھی مرکز میں اور دو صوبوں میں اپوزیشن کی حکومت تھی اور دوسرے دو صوبوں میں اپوزیشن کی حکومت تھی ۔ اس وقت بھی صورتحال ویسی ہی ہے ۔ اس وقت کے وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈروں کی کشمکش کے نتیجے میں ملک کو کیا نقصان پہنچا، عوام کو کیا نقصان پہنچا وہ ہم سب پر عیاں ہے۔ آج جو لوگ کہتے ہیں ضیاء الحق آمر تھا یا ایوب خان آمر تھا ، ٹھیک ہے ان آمروں کو بھی لانے میں سیاستدانوں کا ہاتھ تھا۔ NAP کے زمانے میں اگر اسلام آباد کی حکومت ان دو صوبائی حکومتوں سے ٹکر نہ لیتی ، اگر ان دونوں صوبوں میں جن کو عوام نے حکومت کرنے کا مینڈیٹ دیا تھا ان کو مان لیا جاتا تو حالات یہ نہ ہوتے ۔ نہ ضیاء الحق آتا اور نہ اس ملک میں کچھ اور ہوتا۔ جناب والا! اس وقت بھی NAP کے لیڈروں نے ولی خان صاحب نے میر غوث بخش بزنجو صاحب نے مرکزی حکومت کے وزیر اعظم کو غیرمشروط طور پر پیشکش کی کہ ہم آپ کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔

**جناب چیئرمین** ۔ وہ تو ایک اور مسئلہ ہے آپ بس کے اغواء کے مسئلہ پر بات کریں۔

**سید احسان شاہ** ۔ جناب یہ اسی سے متعلق ہے ۔ جب ایسا ہوگا تو گاڑیاں بھی اغواء ہوں گی ،بسیں بھی اغوا ہوں گی اور لوگ بھی بارڈر کے پار جا سکتے ہیں

**جناب چیئرمین** ۔ جو کل کا واقعہ ہوا ہے آپ اس پر بات کریں ۔ بہرہ ور سعید صاحب آج قاضی صاحب نے کتنی اچھی بات کی ہے کہ ایسی چیزوں کو کیوں raise کیا جائے جو خواہ مخواہ تلخی پیدا کرتی ہیں اور debate کو advance نہیں کرتیں۔

**سید احسان شاہ** ۔ اب بھی وہی صورتحال ہے کہ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتیں آپس میں لڑیں گی تو امن قائم نہیں ہوگا اور یہی حال ہوگا کہ گاڑیاں اغوا ہو رہی ہیں ، لوگ اغوا ہو رہے ہیں ، جہاز اغوا ہو رہے ہیں اور یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے ۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ افضل خان صاحب ۔

**جناب محمد افضل خان:** جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں ۔ واقعہ بالکل اس ملک میں خلاف معمول بھی ہے انوکھا بھی ہے اور میڈیا کے ذریعے سے اس ملک میں میرے خیال میں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ہے جس کو اس واقعہ کی سنگینی اور اس کے انجام کا علم نہ ہوا ہو ۔ جناب چیئرمین! دیکھنا یہ ہے کہ ملک کی جو security agencies ہیں ان کی کتنی غفلت ہے' وہ کتنے alert ہیں اور خدانخواستہ اگر ایسے واقعات اور رونما ہوتے ہیں تو اس کا مقابلہ وہ کیسے کریں گی ۔ اس سلسلے میں جناب چیئرمین! دو صوبوں کی حدود کراس کر کے اور تین انتظامیہ ' کیپیٹل کی الگ ایڈمنسٹریشن ہے ' ہمارے صوبے پختون خواہ کی الگ ایڈمنسٹریشن ہے ' پنجاب کی الگ ہے ۔ تین انتظامیہ کو یہ لوگ کراس کر کے گئے ہیں ۔ اس سلسلے میں جب دیکھا جائے تو یقیناً" یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہماری security agencies نے کما حقہ اپنا کام ادا نہیں کیا ۔ لیکن یہ بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اکیلے یہ اس ملک کا واقعہ نہیں ہے دو سپر پاورز دنیا کی اور ان کی جو ایجنسیز ہیں وہ کتنی الرٹ ہیں ۔ میں ان کے واقعات پیش کرتا ہوں ۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں ۔ ایک مہم جو نے جہاز اڑا کر گھنٹوں روس کی خلائی حدود میں پرواز کی اور جب وہ ریڈ سکوائر میں اترا اس کے بعد جس طرح کہ یہاں پر ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے یہ اغواء کیا ' وہ وہاں اترا تو انہیں پتہ لگا کہ یہ آدمی یورپ سے آیا ہے اور یہاں اتر گیا ہے ۔ اس طرح نیو یارک میں سی آئی اے جو کہ بڑا حساس ادارہ ہے وہاں کے دو افراد قتل کئے جاتے ہیں ' قاتل فرار ہو جاتا ہے تو ایسے بھی نہیں ہے وہ جو ہماری ایجنسیز ہیں وہ بھی اس ملک کی ہیں ' اس پاکستان کی ہیں ۔ جو بھی واقعہ ہو جاتا ہے یہاں یہ بھی طریقہ ہے کہ کچھ سوچے بغیر الزامات کے الزامات ہم دے جاتے ہیں ' یہ نہیں ہے کہ وہ مبرا ہیں اور ان کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب جب مرکزی حکومت کے پاس مرکزی انتظامیہ کے پاس وہ لوگ آ جاتے ہیں تو یہاں پر پھر دیکھنا یہ ہے کہ ان لوگوں نے کیا کیا ۔ مجھے خوشی ہے کہ قاضی صاحب نے بھی خود اور وہاں سے ایک دو حضرات نے اور بھی اپوزیشن سے ' ان حقائق کو تسلیم کیا اور اس کی تعریف کی۔ یہاں پر وزارت داخلہ خاص کر ۔۔۔

(اس مرحلے پر اذان کی آواز سنائی دی)

**جناب محمد افضل خان**۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا تھا---

**جناب چیئرمین**۔ حافظ حسین احمد ' پوائنٹ آف آرڈر۔

**حافظ حسین احمد**۔ جناب چیئرمین! میرے خیال میں نماز کا وقفہ کر دینا چاہیئے۔

**جناب چیئرمین**۔ وقفہ نماز کے وقت پر کریں گے۔

**حافظ حسین احمد**۔ اذان کے بعد کارروائی کو کس طرح سے چلایا جا سکتا ہے۔

**جناب چیئرمین**۔ میرا خیال ہے کہ جس وقت نماز کا وقت ہوگا اس وقت وقفہ کر دیں گے۔ قاضی حسین احمد on a point of order۔

**قاضی حسین احمد**۔ جناب چیئرمین! ہماری بہت اچھی روایات ہیں کہ ہم اذان کے بعد وقفہ کرتے ہیں تو اس اچھی روایت کو قائم رکھیں۔

**جناب چیئرمین**۔ اگر آپ کا اصرار ہے تو ضرور کرتے ہیں۔ لیکن میرا خیال تھا کہ جس وقت جماعت کا وقت ہو اس وقت ہم اس کو adjourn کر دیں گے۔

**قاضی حسین احمد**۔ نماز کا وقت تو اذان کے بعد ہو جاتا ہے۔ ڈیڑھ بجے نماز ہوتی ہے۔

**جناب چیئرمین**۔ ڈیڑھ بجے adjourn کر دیں گے۔

**قاضی حسین احمد**۔ ان کو پانچ منٹ دے دیں کہ وہ اپنی بات ختم کر لیں۔

**جناب چیئرمین**۔ پانچ منٹ ان کو دے دیں گے اور پانچ منٹ مولانا سمیع الحق کو پھر اس کے بعد adjourn کر دیں گے۔

**جناب محمد افضل خان**۔ پانچ منٹ کی بجائے دس منٹ دے دیں یہ نہ ہو کہ گلوٹین مجھ پہ آ جائے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس سلسلے میں جو وفاقی ادارے ہیں خاص کر جنرل نصیر اللہ بابر صاحب ' کور کمانڈر غلام محمد صاحب اور ایس ایس جی کے جوان یقیناً" مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے جس انداز سے ان مذاکرات کو چلایا اور جس انداز سے انہوں نے tackle کیا یقیناً" وہ مبارک باد کے مستحق ہیں اور قاضی صاحب نے کہا ہے کہ ہم پیپلز پارٹی کے وزیر کو نہیں مانیں گے لیکن فوج کے ایک سپاہی کو مانیں گے۔ ہم سب کو اپنی فوج پر فخر ہے کہ

پاکستان کی فوج قابل اعتماد ہے اور ملک کی سرحدات کی حفاظت انشاء اللہ بخوبی کر سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین! اب دیکھنا یہ ہے کہ ایسے واقعات سے ہم دوچار کیسے ہو رہے ہیں۔ میں نام نہیں لوں گا کیونکہ میرے بھائی قاضی حسین احمد صاحب ابھی ناراض ہوگئے' میں کم از کم ان کو ناراضگی کا موقع نہیں دوں گا لیکن میں یہی عرض کروں گا کہ گذشتہ 14, 15, 16, سال کی جو افغان پالیسی ہے جس کے خلاف جناب چیئرمین! ہم چیختے رہے ہیں کہ اس پالیسی کے باقیات پاکستان میں ہوں گی اور اس کے اثرات اب پاکستان میں شروع ہوگئے ہیں۔ میں نے یہی عرض کرنا ہے کہ یہ وہی اثرات اور خرابیاں ہیں جن سے آج ہم دو چار ہیں۔ کس کے بدلے دو چار ہیں؟ امریکہ سرکار' امریکنوں نے اور مغرب نے پختونوں کے خون کی قیمت پر اپنی پالیسی' اپنی سیاست روس کے خلاف چلائی۔ وہ اس میں کامیاب ہوگئے لیکن اب ہم اس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! اب اس کے غلط نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ یہ واقعہ بھی بڑا تلخ ہے۔ بچے اغواء ہوگئے' معصوم بچے تھے' رمضان کا مہینہ ہے۔ اتنا بڑا فاصلہ طے کرکے انہیں اسلام آباد لے آنے اور اتنے طویل مذاکرات ہوئے۔ میں یہی عرض کروں گا کہ اس پالیسی کے تباہ کن نتائج سے اب ہم دوچار ہیں۔ اس پالیسی کی خوبیاں بھی ہیں۔

**جناب چیئرمین** ۔ یہ پالیسی پر بحث تو بہت لمبی ہے' آپ اس واقعہ پر آئیں۔ افغان پالیسی پر پھر کسی وقت بحث کر لیں گے۔

**جناب محمد افضل خان** ۔ میں اس واقعہ پر آتا ہوں۔ جی ہاں اس کی خوبیاں بھی ہیں اور وہ یہ کہ اس نے ان دو ملکوں اور دو قوموں کو بہت نزدیک کیا۔ ان ملکوں کے درمیان سرحدات پر جو چیکنگ تھی وہ تقریباً" عملاً" ختم ہے۔ میں عرض کروں گا کہ اس واقعہ کی وجہ سے' جتنا بھی یہ تلخ ہے' کی وجہ سے یہ نہ ہو کہ یہاں پر ایسا ردعمل ہو جائے جیسا کہ ہمارے دوست لگے رہتے ہیں اور اس کو اچھالتے رہتے ہیں' اس کا ردعمل یہ نہ ہو کہ ان خرابیوں سے ہم دو چار ہو جائیں اور جو خوبیاں ہیں وہ گنوا بیٹھیں۔ اور پاکستان نے جو کچھ خدمت کی ہے اس کا وہاں پر ایک بڑا اثر ہے یہ دونوں ملک بڑے قریب ہو گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ اس کو اس انداز میں لینا ہے کہ یہ کوئی سازش تو نہیں ہے یا ایسا کوئی اتفاق یا incidence تو نہیں ہے۔ اس سلسلے میں کوشش کی گئی ہے کہ یہ جو اغواء کنندہ ہیں ان کو

زندہ پکڑا جائے لیکن بچوں کی حالت ایسی حد تک پہنچ گئی تھی کہ وہاں پر کور کمانڈر اور وزیر داخلہ جو ڈیل کر رہے تھے ان کی صوابدید آ گئی کہ اگر ہم اس سے زیادہ ان کو ڈھیل دیتے ہیں تو اس سے خرابی آ جائے گی چنانچہ وہ زندہ نہ پکڑے گئے لیکن میں عرض کروں گا کہ اگر یہ واقعہ اس خاطر ہوا ہے یہ آدمی جو کابل میں ہیں جو محصور قوتیں ہیں ان کے آدمی ہیں اور وہ مایوس ہو کر، کیونکہ ان کی ہر طرف سے ناکہ بندی ہوگئی ہے اور وہ بڑی مشکل سے فاقہ کشی میں ہیں، اگر ان کے آدمی ہیں اور مایوس ہو کر انہوں نے یہ کام کیا ہے تو یہ ایک واقعہ تھا جو گزر گیا لیکن حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ وہ اس کی مکمل جانچ پڑتال کے درپے ہے وہ کوشش کر رہی ہے کہ وہ معلوم کر رہی ہے کہ یہ واقعہ ہوا کیوں؟ اس کے پیچھے کوئی conspiracy تو نہیں ہے، کوئی قوت تو نہیں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ یہ پہلا واقعہ ہے اور اس کے بعد اس قسم کے واقعات آئیں گے۔

جناب چیئرمین! یہ اب حکومت کی پالیسی ہے کہ اس کی مکمل تفتیش کرے، تحقیق کرکے قوم کو یہ اشارہ کر دے۔ لیکن اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ ایسے واقعات جو ہیں یہ قومی واقعات ہوتے ہیں۔ ایسے مسائل جو ہیں وہ قومی مسائل ہوتے ہیں وہ کسی حکومت کے مسائل نہیں ہوتے، وہ کسی پارٹی یا فریق کے مسائل نہیں ہوتے۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ قائد حزب اختلاف اور ڈپٹی قائد حزب اختلاف کے جو بیانات آئے ہیں کم از کم وہ ان کے شایان شان نہیں ہیں۔ یہ واقعہ، قومی واقعہ ہے اور یہ بچوں کے اغواء کا واقعہ ہے اور یہ ساری قوم کا واقعہ ہے۔ اس کو اگر ہم politicise کر دیں اس پر اگر ہم ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی شروع کر دیں تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ ملک اور قوم کے ساتھ ہم اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔ جو بیانات میری نظر سے گزرے ہیں وہ کم از کم ان کی حیثیت اور ان کے status سے مطابقت نہیں رکھتے۔ میں اب بھی عرض کروں گا کہ ایسے وقت کو ہم بحیثیت قوم لیں۔ حزب اقتدار کی ذمہ داری ہے، no doubt اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ حکومت کی پالیسی ہے کہ وہ اس واقعہ کی حقیقت میں جانا چاہتی ہے اور یہ چاہتی ہے کہ قوم کے سامنے یہ حقائق رکھ دے کہ یہ واقعہ کیوں ہوا ہے اور اس کے پیچھے کوئی سازش تو نہیں ہے لیکن میں جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے حزب اختلاف کے لیڈر صاحبان سے استدعا کروں گا کہ کم از کم وہ بھی اس واقعہ کو قومی مسئلہ سمجھ کر، اس کو اس انداز میں لیں اور اس کے نتائج سے بھی

اپنے آپ کو آگاہ رکھیں کہ یہ آغاز کیسے ہوا اور آغاز کی جو جستجو ہے اب اگر وہ بیان بازی میں لگیں تو اس کے بعد وہ آ جائیں۔ حکومت کے ساتھ تعاون کریں تاکہ حکومت اصل جڑ پر پہنچ جائے اور قوم آئندہ اس قسم کے واقعات سے نجات حاصل کرے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

**جناب چیئرمین۔** شکریہ جی، مولانا سمیع الحق۔

**جناب محمد ابراہیم خان۔** پوائنٹ آف آرڈر، جناب ہم نے بھی نام دیئے ہوئے ہیں۔

**جناب چیئرمین۔** آپ کا نام ہے لیکن بشیر احمد مٹہ صاحب آپ کی جانب سے بول چکے ہیں جب سارے بول لیں گے تو پھر دوبارہ آپ کو موقع دیا جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر پارٹی کا ایک ایک ممبر بول لے۔

**جناب محمد ابراہیم خان۔** جناب چیئرمین! آپ یہ بتائیں کہ یہ بحث جاری رہنی ہے یا اگلے سیشن میں------

**جناب چیئرمین۔** میرا خیال ہے کہ یہ جاری رہے گی کیونکہ ابھی کچھ لوگ بولنا چاہتے ہیں، ابھی وقت ہے۔

**جناب محمد ابراہیم خان۔** اگر جاری رہے گی تو پھر ٹھیک ہے۔

**جناب چیئرمین۔** ٹھیک ہے آپ کو موقع دیں گے۔

**جناب محمد ابراہیم خان۔** اور اگر نماز کے وقفے کے بعد بھی---

**جناب چیئرمین۔** نہیں نماز کے وقفہ کے بعد شاید مناسب نہیں ہوگا۔ میرے خیال میں اس کو صرف پرسوں رکھیں گے۔

**جناب محمد ابراہیم خان۔** ٹھیک ہے جی۔

**جناب چیئرمین۔** مولانا سمیع الحق صاحب۔

**مولانا سمیع الحق** ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب، چونکہ وقت کی تلوار بھی سر پر لٹک رہی ہے اس لئے میں زیادہ تفصیلی طور پر اس معاملے میں عرض

نہیں کر سکتا ' منٹ پانچ ہیں لیکن مسئلہ بڑا اہم ہے اور اس کے ساتھ بڑے گھمبیر مسائل وابستہ ہیں وقتی طور پر تو الحمد للہ ' ایک بہت بڑا مسلہ تھا جو گزر گیا اور بچے صحیح و سالم اپنے اپنے گھروں کو پہنچ گئے ہیں اور جس طرح سے قاضی صاحب نے کہا اور نصیر اللہ خان بابر صاحب نے بھی جو میرے حلقہ انتخاب کے ایم این اے ہیں ' میں بھی ان کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے رمضان کے مہینے میں شب و روز ایک کرکے بڑی حسن و خوبی اور تدبیر سے اس معاملے کو نمٹایا ہے لیکن اس کے پیچھے کیا محرکات ہو سکتے ہیں ان کا پورا جائزہ لینا چاہیئے۔ یہ چند افراد کا جنونی اقدام نہیں ہو سکتا اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ افغانستان کے مجبور اور بے بس مسلمانوں کے لئے اور مشکلات پیدا کرنے کا بیرونی طاقتوں نے ارادہ کیا ہو۔ کیونکہ ان کا سہارا پاکستان ہی تھا اور پاکستان نے اس جہاد میں بہت بڑا اسلامی و تاریخی کردار ادا کیا ہے ۔ انصار مدینہ کی روایات تازہ کیں۔ اب ان حالات میں کہ افغانستان میں بھی خانہ جنگی ہے اور مہاجرین مشکلات میں ہیں یہ مہاجرین اور پاکستانیوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے کی ایک سازش بھی ہو سکتی ہے کہ ادھر خانہ جنگی شروع ہو جائے بہرحال میں اپیل کروں گا کہ عمومی نفرت کا ذریعہ اس معاملہ کو نہ بنایا جائے۔ چند افراد کے جنونی اقدامات ہو سکتے ہیں عمومی طور پر افغان مہاجرین الحمد للہ یہاں امن و امان سے ' عزت نفس کے ساتھ انتہائی مشکلات میں بھی رہ رہے ہیں ۔ ایک تو یہ مسئلہ ہے کہ اسے عمومی نفرت کا ذریعہ نہ بنایا جائے اور انصار اسی طرح اپنے سلوک کا مہاجرین کے ساتھ مظاہرہ کریں جیسے کہ اب تک ہو رہا ہے ' انسانی ہمدردی کا تقاضہ یہی ہے ۔ دوسری بات حکومت کے لئے قابل توجہ یہ ہے کہ جب تک اس معاملہ کا بنیادی حل نہ نکالا جائے تو یہ مشکلات مزید بڑھتی جائیں گی۔ اس وقت کئی طاقتیں افغانستان کی تباہی کا ذریعہ بنی ہیں ۔ پاکستان اس معاملہ سے لا تعلق نہیں رہ سکتا ۔ اسی طرح ایران اور سعودی عرب ان تینوں ملکوں نے ابتدا سے ایک موثر کردار ادا کیا ہے ۔ ان تینوں نے مل بیٹھ کر ' سر جوڑ کر مسئلہ افغانستان کا حل نکالنا ہوگا۔ میری ان تینوں حکومتوں سے مودبانہ گزارش ہوگی کہ وہ مایوس نہ ہوں اور افغانستان میں جو اب کئی ہاتھ داخل ہو چکے ہیں اس کے باوجود وہ اس معاملہ کو حل کروانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں ورنہ یہ آج نہیں تو کل پتہ نہیں " مرتا کیا نہ کرتا " --- آج افغان مہاجرین کو ایک ایسے قید خانے میں ' ایک ایسے محاصرے میں لایا گیا ہے کہ وہ سب کچھ کرنے پر مجبور ہیں اور سب سے بڑی وارننگ اس واقعہ سے افغان مجاہدین کو ہے ' افغان لیڈروں کو ہے ۔ میں اس فلور کی وساطت

سے ربانی صاحب سے اور حکمت یار سے اور دیگر افغان لیڈروں سے مطالبہ کروں گا کہ خدا را وہ ملت مسلمہ پر رحم کریں اور یہ تین آدمی جو ان کے قتل ہوئے ہیں یہ ان کے منہ پر تھپڑ ہے ۔ ان کو شرم آنی چاہیئے کہ انہوں نے ملت اسلامیہ کی اتنی بڑی تاریخ کے ساتھ مذاق شروع کیا ہے جہاد کو جنگ اقتدار میں تبدیل کیا ہے ۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ آج افغانستان کے مجبور و بےبس لوگوں نے معصوم بچوں کو اغواء کیا ' اگر ان کا بس چلے تو وہ اپنے لیڈروں کے ساتھ بھی یہی کر سکتے ہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ تینوں آدمی ویسے ہی ضائع ہو گئے ہیں ۔ انہیں یہ محنت وہاں ربانی اور حکمت یار پر کرنی چاہیے تھی آج پاکستان اور ملت اسلامیہ آزاد ہو جاتے۔ میں بالآخر یہ کہوں گا کہ اگر یہ فساد ختم نہیں کرتے تو ہم افغانیوں کو فتوٰی دیں گے کہ جاؤ اپنے لیڈروں کے سات نمٹ لو ۔ ان لیڈروں کو تہ تیغ کرنے کے بعد ہی وہاں امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں ۔ یہ جنگ صرف ان کی نہیں تھی یہ پاکستان ' افغانستان اور دیگر کئی ملکوں کی جنگ تھی ۔ یہ پوری ملت اسلامیہ کی جنگ تھی۔ اور کرسی کی ہوس میں ہم کسی لیڈر کو یہ اختیار نہیں دیتے ہیں کہ جس قوم کی قربانیوں سے روس تہس نہس ہوا' کیمونسٹ ممالک آزاد ہوئے' غلاموں کو آزادی ملی آج ان کی اپنی قوم کو عذاب میں ڈالا گیا ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس واقعہ سے ربانی اور حکمت یار کو سبق لینا چاہیئے اور خدا را افغان قوم کو انہیں معاف کر دینا چاہیئے کہ اپنے لئے وہ خود کوئی راستہ نکالیں ۔ شکریہ!

**جناب چیئرمین ۔** شکریہ ' اقبال حیدر صاحب' اجلاس کو پرسوں تک کے لئے ملتوی کر دیں اب نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

**سید اقبال حیدر۔** جی پرسوں تک۔

**Mr. Chairman:** So, this House is adjourned to meet again on 24th of February, 1994 at 10.00.

-----------------

*[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, the 24th February, 1994.]*

-----------------

PCPPI—4465(97) Senate—29-10-97—180.